شعور کی سچائی

رانا احتشام ربانی

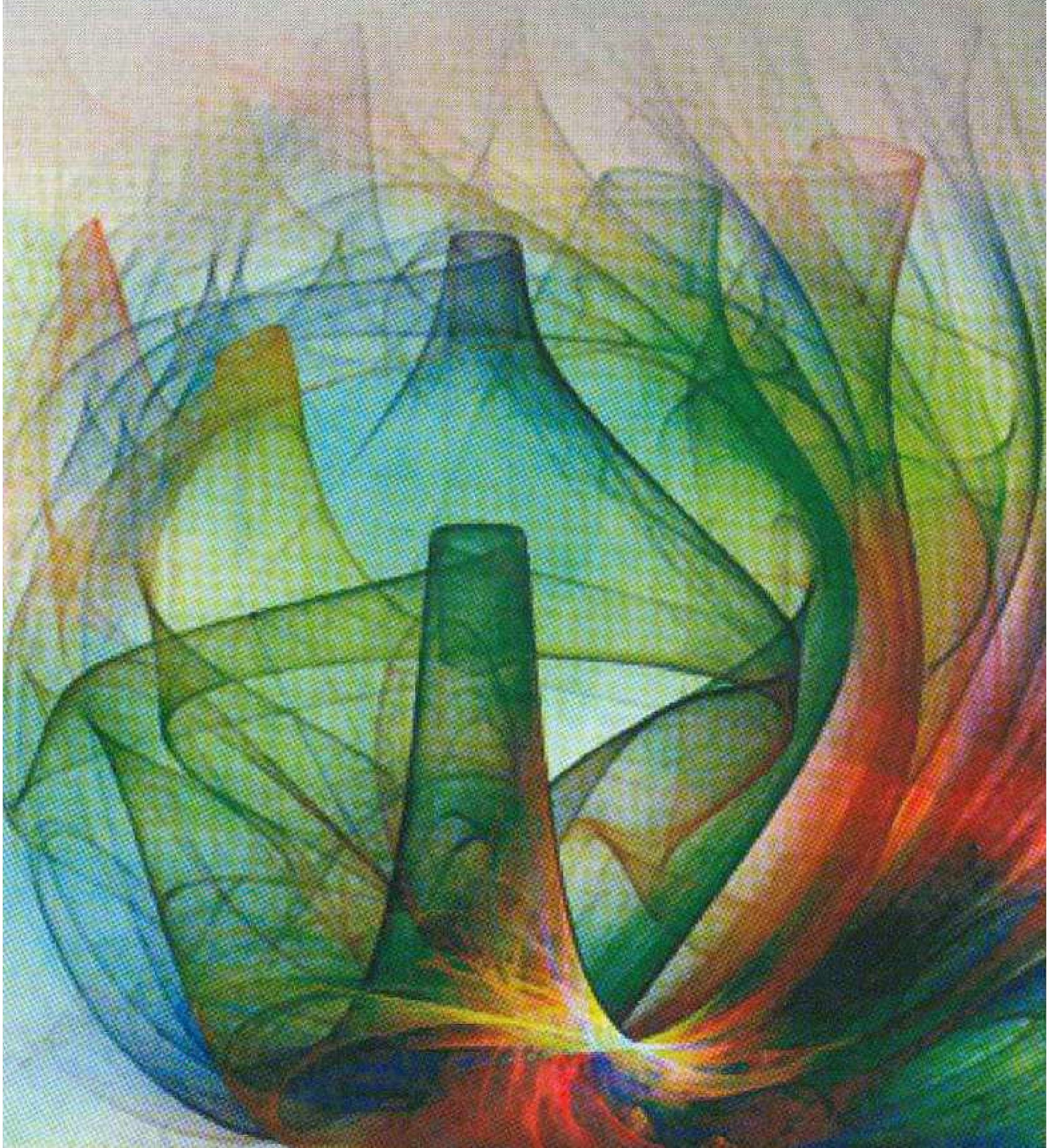

Independent & Progressive Books

نام کتاب۔شعور کی سچائی ● مصنف۔رانا احتشام ربانی

●اشاعت۔فروری2010ء ●سرورق: مصباح سرفراز

●ناشر۔جمہوری پبلیکیشنز لاہور ●جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

ISBN:978-969-8455-63-7

قیمت-/350روپے

اہتمام:
فرخ سہیل گوئندی

اس کتاب کے کسی بھی حصے کی کسی شکل میں دوبارہ اشاعت کی اجازت نہیں ہے۔باقاعدہ قانونی معاہدے کے تحت جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔کتاب پر ریویو، تبصرہ یا حوالہ دینے کے لیے پبلشرز سے اجازت ضروری ہے بصورت دیگر پبلشر قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے۔

JUMHOORI PUBLICATIONS
2-Aiwan-e-Tijarat Road Lahore, Pakistan
Tel # 042-36314140 Fax # 042-36306939
E-mail:jumhoori@yahoo.com

انتساب

خدا نے انسان کو تخلیق کیا۔ دنیا میں انسان کو جنم دینے والی ہستی

عورت، ماں

اپنی والدہ محترمہ زہرہ بیگم کے نام

Soul

The soul flies in the air
From one place to another
Assumes shape of a human
Through breath of a male
And egg of a female
Baby comes to the world and cries
In childhood some die
In continuous journey of
Sleep and awake
Food and hunger
Rich and poor
Fortune and misfortune
Good and bad deeds
Suddenly the soul
Leaves the human
Unable to breathe
Flies back in the air
To a destiny
Unknown yet
Perhaps ever.

دیباچہ

راقم کو کوتحریر لکھنے کی تحریک 1995ء میں ایک واقعے کی وجہ سے ہوئی۔ میرے شہر اوکاڑہ کی ضلع کچہری میں تحصیل دار آفس کے متصل مقدمات کی پیشی پر آنے والے قیدیوں کو پابند سلاسل رکھنے کے لیے بخشی خانہ موجود ہے۔ ایک دن قیدیوں کی نظر پر گاڑی پڑی۔ قیدی گاڑی سے اتر کر بخشی خانے میں داخل ہو رہے تھے۔ کوئی ہتھکڑی میں جکڑا ہوا اور کوئی پاؤں میں بیڑی پہنے ہوئے تھا۔

خیال آیا کہ یہ بظاہر سب انسان ہیں لیکن ان کو آہنی سلاخوں کے پیچھے بند رکھا جاتا ہے ایسا کیوں ہے؟ جس پر یہ تحریر لکھی:

خطرناک جانور......مقام چڑیا گھر کی سلاخیں

خطرناک انسان......مقام جیل کی سلاخیں

کیا فرق ہے؟

انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔

انسان کو جرائم سے پرہیز اور گریز کرنا چاہیے۔

یہ تحریر ''چھوٹی سی ایک بات'' کے عنوان سے پمفلٹ کی صورت میں شہر اور قریبی دیہاتوں میں تقسیم کی گئی۔ اس طرح عوامی طور پر انسانی شعور میں آگہی کی تحریک شروع ہوگئی۔ تب سے اب تک زندگی کے مختلف موضوعات مذہبی، اخلاقی، معاشی، سیاسی اور سماجی معاملات کے مسائل پر بے شمار پمفلٹ مختلف شہروں، دیہات، ٹرینوں، بسوں، ویگنوں میں عوامی رابطہ مہم کے انچارج برادرم ندیم بٹ ورانا محمد عثمان اور معاونین محمد اکرم، محمد مشتاق کے ذریعے تقسیم کیے گئے۔

کچھ کالم اخبارات میں بھی چھپے۔ چند ایک اخبارات میں اشتہارات کی صورت میں چھپوائے۔ اس ساری مہم کے دوران زندگی کا مقصد واضح ہوتا گیا کہ خدا کی بہترین تخلیق انسان ہیں۔ دنیا میں بہترین زندگی گزارنے کے لیے انسان کی رہنمائی کے لیے پیغمبر اور دیگر ہدایت دینے والے انسان آئے۔ ساری تعلیمات کا مطمعٔ نظر یہی رہا کہ کوئی ایک انسان کسی دوسرے انسان کو بلاوجہ نقصان نہ پہنچائے۔ بلاتفریق مرد و عورت مذہب، عقیدہ، نظریہ، ذات، قبیلہ، رنگ و نسل، علاقہ دوسرے کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھے۔ دنیا میں پیدا ہونے والے ہر انسان کو زندہ رہنے اور زندگی کی بنیادی سہولتیں خوراک، لباس، چھت، صحت کا علاج، روزگار، انصاف اور جان و مال کا تحفظ حاصل ہو۔

علم، سچ، مثبت سوچ، انصاف، دیانت، امانت، عزت، محبت، برداشت، اتفاق، برابری اور درگزر جیسے انسانیت کے اصولوں پر انسانی زندگی گزاری جائے تو اچھی گزر جائے یہ زندگی۔ ''انسان قدرت کی ایک عظیم شے ہے اگر وہ زندگی گزارنے میں مثبت سوچ نہ اپنائے تو وہ دنیا اور خود اپنے لیے بھی اجنبی رہتا ہے۔''

راقم یورپ اور امریکہ کا سفر بھی کر چکا ہے۔ وہاں طرز وتمدن اور نظام زندگی دیکھنے کا موقع ملا۔ اپریل 2007ء میں دہلی انڈیا میں منعقدہ جنوبی ایشیا ممالک کی بین المذاہب ہم آہنگی کانفرنس میں پاکستانی وفد (سردار آصف احمد علی سابق وزیر خارجہ، عمران خاں سربراہ تحریک انصاف، دانشور ڈاکٹر انور سجاد، فرخ سہیل گوئندی اور مولانا عبدالخبیر آزاد خطیب بادشاہی مسجد) کے ساتھ شرکت کی۔

دانش (Wisdom) کی تعریف کچھ یوں کی ہے۔

"Wisdom is the positive thinking, good act and deeds for the welfare of human beings, based on the principles of Truth, Knowledge, Justice, Honesty, Equality, Love, Respect, Tolerance and Forgiveness, established through the process of evolution of humanity for the safety, peace, prosperity and tranquality of humanity."(www.wisdompage.com)

''دانش ایسی مثبت سوچ اور اچھے عمل کا نام ہے جو انسانوں کی بہتری بھلائی کے لیے

انسانیت کے ارتقائی عمل کے ذریعے پا جانے والے اصولوں سچ، علم، انصاف، دیانت، برابری، عزت، محبت، برداشت، درگزر کی بنیاد پر انسانیت کے تحفظ، امن، خوشحالی اور فلاح کے لیے ہوں۔"

میرے والد رانا غلام صابر خاں مرحوم اپنے زمانے (1951-1969) میں ایم ایل اے ، ایم این اے ہونے کے باوجود ہمیشہ ٹرین کے تھرڈ کلاس، عام مسافر بس اور عوامی تانگے پر سفر کیا زندگی بھر کھدر کا لباس پہنا، تمام عمر سادگی اور ایک اصول کے ساتھ بسر کی کہ کوئی ان کے کردار پر کسی قسم کی انگلی نہ اُٹھا سکے۔ عوام کی بے لوث خدمت کی، لالچ دباؤ کا دیانتداری، ایمانداری کے جذبے کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اپنی اولاد کی تربیت انہی خطوط پر کی۔ والدہ محترمہ کی خصوصی دعائیں زندگی بھر میرے ساتھ رہیں۔ مجھے اپنی زندگی کے لائحہ عمل طے کرنے میں اپنے سکول کے استاد جناب ماسٹر انور صاحب اور پولٹیکل سائنس کے پروفیسر جناب جاوید شیخ مرحوم سابق وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کی رہنمائی حاصل رہی۔

مجھے اپنی تحریروں کے لیے میرے لیے ہر وقت راحت و آرام کا سامان کرنے والی میری بیگم دُرِ جہاں اور میری تمام توجہ کا مرکز بیٹی مہر رانا کی مدد اور تعاون حاصل رہا۔ میرا داماد ڈاکٹر طلحہ رانا اور پیارا نواسہ محمد رائد رانا میرے لیے محبت اور خوشی کا پیغام بنا۔ زندگی میں بڑے بھائی رانا انعام ربانی، رانا اکرام ربانی کی خصوصی سرپرستی اور بہنوئی رانا حق داد، ڈاکٹر رانا عبدالرحیم کی شفقت اور بہنوں عاصمہ رانا، طاہرہ رانا و چھوٹے بھائی رانا صمصام ربانی، رانا انصرام ربانی کی طرف سے عزت و ادب کا مقام ملا۔ قریبی دوستوں شائیگان شریف ملک، ڈاکٹر طارق سعید، تنویر حسن، خالد سیف اللہ اور ایثار رانا کا تعاون بھی شامل حال رہا۔ میں محترم دوست جناب سلیم رضا صاحب اور بزرگ دوست بشیر اے۔ گل صاحب و دیگر رفقائے کار کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ بچپن میں میرا خیال رکھنے والے اور میرے متعلق درست پشین گوئیاں کرنے والے بابا دیدار مرحوم کی یاد بھی ہمیشہ میرے ہمرکاب رہی۔ والدِ محترم کے دوست اور روحانی شخصیت سید صبغت اللہ شاہ صاحب مرحوم کی دعائیں اور رانا محمد صادق و فرزند علی بٹ کی معاونت بھی زندگی میں شاملِ حال رہی۔

انسانیت کے جاری سفر کے راستے میں بکھرے کانٹوں سے خبردار کرنے والے محترم

اسلام......دیگر مذاہب

(پہلا حصہ)

قرآن کا فرمان: جیسی امت ہوگی ویسے حکمران مسلط کر دیئے جائیں گے...............39

عبادات اور معاملات زندگی...............40

قیامت جلد آنے کی نشانیاں بتانے والے اس پر بھی غور کریں...............41

قرآن میں انسانیت کی بھلائی کے اصول اور دنیا میں ترقی یافتہ ممالک میں رائج نظام......43

چھوٹی سی ایک بات...............44

چھوٹی سی ایک بات...............44

مسلمان...............45

اسلام اور بم دھماکے...............45

مجاہد...............45

خون کا قطرہ/ معاشی نظام۔ مسلم ممالک اور مسلم دشمن سازشیں...............46

دنیا کے حکمرانوں کا ایک ہی انداز...............47

اسلام امن کا دین ہے...............47

ہندوؤں کا ایک جھوٹا الزام...............47

دنیا میں مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ یہ تو نہیں؟...............48

چھوٹی سی ایک بات...............48

چھوٹی سی ایک بات...............49

کیا یہ عالمی سازش تو نہیں؟ 49
چھوٹی سی ایک بات 50
چھوٹی سی ایک بات 50
چھوٹی سی ایک بات 50
چھوٹی سی ایک بات 50
چھوٹی سی ایک بات 51
چھوٹی سی ایک بات 51
اسلامی نظام کا نفاذ 51
خودکشی کا ارادہ رکھنے والوں کی خدمت میں 51
چھوٹی سی ایک بات 52
چھوٹی سی ایک بات 52
چھوٹی سی ایک بات 53
چھوٹی سی ایک بات 53
چھوٹی سی ایک بات 53
حیرت کی بات ہے! 54
مہذب اسلامی معاشرہ 54
چھوٹی سی ایک بات 54
چھوٹی سی ایک بات 55
اسلام کو دشمنوں سے کوئی خطرہ ہے؟ 55
چھوٹی سی ایک بات 55
خودکش بم دھماکہ کروانے اور کرنے والے یہ بھی خیال کریں 55
دینی علوم کے ساتھ دنیاوی علوم کا حصول بھی ضروری ہے 56
بڑے عذاب اور چھوٹے عذاب 56

انسانی آزادی...... یہ دنیا کوئی کھیل تماشا نہیں ہے........ 57

مسلمانوں کے لیے غیر مسلم کا تبصرہ........ 58

تمام مذاہب کے لوگ اپنے مذہب کو ہی اچھا سمجھتے ہوئے اس پر قائم رہتے ہیں........ 58

خدا غیر مسلم لوگوں کو مسلمانوں جیسی زندگی گزارنے کی ہدایت اور توفیق دے........ 59

انبیائے کرام اور اُن کی اُمتیں........ 59

انسانوں کی مذہب/عقیدہ کی بنا پر لڑائی........ 60

مذاہب کی تعلیمات کا غلط اور ناجائز فائدہ اٹھانے کا نقصان........ 61

فرمان الٰہی...... بجلی کی بچت...... اور...... لوڈ شیڈنگ سے نجات........ 61

رسول کا کام صرف پیغام دینا ہے وما علینا الاّ البلاغ........ 62

نماز اور زکوٰۃ کا قرآن مجید میں ذکر اور مسلمان........ 62

مذہب...... محبت یا نفرت........ 63

اللہ کے بھیجے ہوئے مذاہب اور دنیا میں رائج مختلف مذاہب........ 64

کیا آج کے مسلمانوں میں مسلمانوں جیسی خوبیاں ہیں؟........ 64

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں........ 65

انسانی زندگی کا زمین پر عرصہ........ 65

کیا مسلمان اسلام میں پورے پورے داخل ہیں؟........ 66

قرآن کو ماننے والوں کیلئے........ 66

انسان روشنی چاہتا ہے........ 67

خدا اپنی مخلوق سے باخبر ہے......اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں........ 68

نماز کا قائم کرنا........ 68

ظالم........ مظلوم اور مظلوم انسانوں کی خواہش؟........ 68

رہنما اور اُن کے محافظ/ گن مین اللہ اور اُس کے رسول محمدؐ کے ماننے والوں کیلئے........ 69

حضرت عمرؓ کے اقدام کی تقلید اور پاکستان........ 69

اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہے؟ 70
تلاوت قرآن پاک اور اس پر عمل کی برکتیں 70
دوسروں کو دھوکہ دینے والے خود اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں 71
سفارش کرنے والے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا فرمان 71
چھوٹی سی ایک بات 71
یہ بات تمام مذاہب میں یکساں ہے 72
دنیا کے مذاہب سچے ہیں 72
مذہب عیسائیت کے پیروکاروں کیلئے سوال 72
فرمان الٰہی 73
دنیا میں اسلام کیونکر اور کس طرح پھیلے گا؟ 73
مسلمانوں میں فرقہ وارانہ نفرت پھیلانا 74
مسلمانوں کیلئے فکر کا مقام 74
دنیا کے مسلمانوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ 75
چھوٹی سی ایک بات 75
مسلمانوں کا قرآن پر یقین اور عمل 76
گذشتہ صدیوں میں مسلمانوں کا علم کے میدان میں کوشش نہ کرنا 76
کیا مسلمانوں کیلئے علم کے حصول میں کوئی رکاوٹ تھی 77
چھوٹی سی ایک بات 77
دنیا کے مسلمانوں کی نا اتفاقی اور دنیا میں عزت یا ذلت 78
دعوت حق اور مسلمان معاشرہ 78
انسان کا وارث 79
اللہ کہتا ہے 79
ہر مسلمان کی ایک بنیادی ذمہ داری 79

دنیا میں مسلمان کیوں کمزور ہیں ؟ 80
تکبر Stiff Neck گردن میں سریا 80
سب جانیں ..... سیدھی بات 81
قرآن کریم کی لامحدود برکتوں میں سے چند برکتیں 81
عید کا چاند اور ایک غیر مسلم کا مسلمانوں سے سوال 82
تنقید اور رہنما 82
اللہ کی رحمت کا تصور 83
دنیا میں انسانی زندگی کیلئے روشنی کا واحد سرچشمہ 84
چھوٹی سی ایک بات 84
اٹھارہ اور پینتالیس سال کے درمیانی عمر کے مسلمان 84
گناہوں کی معافی اور دنیا میں برائی 84
قیامت سے پہلے دنیا میں چھوٹی قیامت 84
دنیا کا مستقبل سچ میں ہے 85
ماہ رمضان اور اعتکاف میں بیٹھنے والے خوش نصیب 85
مذہب کو ماننے والوں کا مذہب سے دور ہونا 86
دنیا کے مذاہب اور انسانوں کی محرومی ۔ نئی نسل کیلئے سوچ 86
نیکی اچھی زندگی ...... برائی بری زندگی 87
اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے 87
دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کا گروپ جی ایٹ اور غیر ترقی یافتہ مسلم ممالک 88
مسلمانوں کیلئے ذہنی دوزخ 89
اسلام پر یقین کرنا اور عمل کرنا 89
اسلام کا بول بالا 90
اللہ اکبر 90

بش بھائی ۔ بطور انسان ہم سب بھائی بھائی ہیں 91
بشکریہ محاورہ آدھا تیتر آدھا بٹیر 92
قرآن شریف ایک سچ ہے اور ہم مسلمان کیا ہیں؟ 92
دنیا میں غیر مسلم لوگوں کی برتری اور مسلمان 93
اسلام کی تبلیغ کرنے والوں سے ایک عام مسلمان کا سوال اور درخواست 93
نماز 94
اسلامی ملک ان کے سربراہ اور ہر سطح کے نمائندے 94
ایمان..... آیات اور اعمال 95
ایک غیر مسلم کا مسلمانوں سے سوال 95
لفظ حکمران اور لفظ خدمت گار 95
اسلام کی جنگ 96
نیکی کا پھل اور برائی کا نقصان 96
اسلام کی تبلیغ اور دوسرے مذاہب کا پرچار 97
کیا دنیا کے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک دوسرے کو سچا ثابت کرنے کی بجائے لوگوں کی بھلائی کیلئے کام کرنا چاہیے؟ 97
پاکستان، دنیا کا واحد ملک جو مذہب اسلام کی بنیاد پر وجود میں آیا 98
اللہ تعالیٰ سے کلام نہیں کیا جا سکتا نہ کسی پر اب وحی نازل ہو سکتی ہے 98
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار یہودی مذہب کے لوگوں کیلئے 98
دنیا کے غیر عربی مسلمانوں سے ایک اپیل 99
دنیا کے مسلمانوں سے ایک درخواست ایک اپیل 100
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون 100
ظالم طاقتور انسانوں کی قیامت کے روز اللہ کے روبرو حاضری 101
چھوٹی سی ایک بات 101

کیا بچی کو فروخت کرنا زندہ دفن کر دینے کے مترادف عمل نہیں ہے؟ 102
نیکی کرنے میں دیر نہ کیجئے 102
اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس سے زندگی کیلئے استفادہ حاصل کرنا 102
دنیا میں اللہ پر یقین رکھنے والوں کیلئے اور ان کی بے رخی کے ایک پہلو کا جائزہ 103
لباس میں ملبوس بے لباس لوگوں کے معاشرے کی ایک تصویر 104
اگر پاکستان میں بعض سیاست دان کرپٹ ہیں تو ان کا ساتھ دینے والے لوگوں کی خدمت میں ایک گذارش 104
عالم آن لائن کو ایک سوال 105
کہتے ہیں شیطان غالب آ جاتا ہے 105
اللہ کے نام کا احترام اور کرنسی نوٹ 105
معاشرے میں برائیاں دور کرنے کا ایک طریقہ، ایک حل، ایک مشورہ 106
اسلامی جہاد 106
مسلمان ۔ زندگی ۔ سفر ۔ ٹریفک اشارے اور چالان 107
چھوٹی سی ایک بات 107
اللہ کا انعام 107
شان رسالت میں گستاخی کرنے والوں کیلئے 108
دنیا کے بڑے مذاہب کے عالم کونسی تعلیم حاصل کرتے ہیں 108
صرف مسلمانوں کیلئے جو قرآن پر یقین رکھتے ہیں 108
چھوٹی سی ایک بات 109
غیر مسلم کا ایک سوال 110
مذہبی سیاح 110
ایک جہاد کے بعد مسلمانوں کی حالت 111
صرف ایک لمحہ کیلئے خیال کیجئے 111

چھوٹی سی ایک بات 111
زندگی کے لیے قرآن شریف سے روشنی حاصل کیجئے 112
دنیا میں مذاہب یا عقائد کی بنا پر بے فائدہ جھگڑے 113
مسلمان اُمہ اور دنیا 113
غیر مسلم طاقتوں کا مشترکہ مفاد اور مسلمانوں کی حالت زار 114
مسلمان خبردار رہیں 115
بے عمل مسلمان 116
کچھ ایسے مسلمان! 116
غیر ملکی نومسلم کی آمد اور پاکستان میں اذان کا وقت 117
دنیاوی علوم اور عالم اسلام کے لوگ 117
ایک خیال 118
کچھ ایسے مسلمان! 118
ثواب کے ساتھ رہنمائی بھی حاصل کیجئے 119
غازی کون اور شہید کون؟ 119
کیا وینزویلا کے صدر ہیوگو شاویز نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ 120
نماز اور امامت کیلئے ایک تجویز 120
دنیا کے تمام مذاہب عالمی پیغام رکھتے ہیں 120
مذہب، فرقہ، تعصب، نفرت 121
مذہب ...... رہنمائی کیلئے روشنی اور انسانوں کے مادی مفاد 121
دنیا میں رائج مذاہب، مہلک ہتھیار اور انسانی ہلاکتیں 122
مسلمان، مسلمان کو کیوں مارے 123
اسلامی اور غیر اسلامی ممالک کی پہچان 124
فرعون، انسان اور فرعونیت کا بخار 125

بنی نوع انسان کو مذہب اور عقائد کی بنیاد پر جھگڑا کرنا اور برا بھلا کہنا منع ہے 125
قرآن میں سائنسی حقیقتیں 126
صراط مستقیم ...... سیدھا راستہ اور حکمت 126
ایک خیال، ایک رائے 126
یقین رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا الگ الگ کام ہیں 127
اسلام اور جمہوریت بطور نظام زندگی 127
اپنی نظر میں ...... خدا کی نظر میں 128
مسلمان اور غیر مسلمان ...... کردار اور عمل 129
شیطان کتنا خوش ہوتا ہوگا......؟ 129
آخری منزل ...... دینِ اسلام ہی ہے 129
قبر اور دوزخ کے عذاب ...... دنیا کے عذاب 130
عقیدے کا مالک 131
مسلمان ایک امت ...... تعداد ایک ارب تیس کروڑ 132
دنیا میں مسلمان مر رہے ہیں ...... مارنے والے کون 133
عبادات ...... ثواب کمایئے زندگی بنایئے 133
اسلام کی سربلندی 135
کچھ لوگ حرم میں جا کر بھی بے فیض رہتے ہیں 135
صد آفرین اے مسلمان! 136
دنیا میں انسانوں کی بھلائی کا طریقہ 136
دنیا میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں سے چند سوال 137
زمینی خدا اور سدباب 138
خدا کے پیارے اور شیطان کے چہیتے 138
مسلمان ...... سفر رواں 138

جنت کے امیدوار 139
ایک خیال 139
دنیا کے اسلامی ممالک کا نظام 139
خدا سب کا خالق و مالک ہے 140
قرآن پاک 140
لمحۂ فکریہ 141
مذہب سے دوری اور نزدیکی 141
شیشے کی ایجاد، تصویر، ٹی وی اور انسانی زندگی 141
قسمت اور آخرت کے بارے میں چند سوال 142
آدم، آدم کو مارتا ہے ..... ایک سوال ..... ؟ 143
انسان ..... اعلیٰ اور ارفع مقام اور انسان کے دُکھ 143
تعصب رکھنا انسانیت کی توہین ہے 143
مذہب کی سچائی 144
دنیا میں امن و سلامتی کیوں نہیں ہوسکتی؟ 144
پرانے زمانے کی دنیا کا نظام 145
چھوٹی سی ایک بات 145
مذہب اور سیاست 146
دنیا میں انصاف 146
دوزخ کی آگ 147
خود پرستی ..... بت پرستی 148
خیالوں کا روشن ملک 148
حسینہ دوزخ کی پکار 149
سجدہ کی اہمیت 149

کسی شہر۔۔۔۔گاؤں۔۔۔۔بستی میں ایک ہی وقت میں اذان 150
غریب مسلمان اور قسمت کا چکر 151
دنیا میں رہنے والے ایک غریب کا علما سے سوال 153
ایک خیال......! 153
عقیدہ مذہب انسان کی پیدائشی مجبوری ہے؟ 153
پانی کی بھی بات سنیے 154
مختلف مذاہب کے مابین مقابلہ اور انسانیت 155
حج 156

انسان اور انسانیت

(دوسرا حصہ)

دنیا میں غریب انسان زندگی کی بنیادی سہولتوں سے کیوں محروم رہتے ہیں؟ 161
چھوٹی سی ایک بات 162
پرندہ اور انسانی روح 162
کسی انسان کا قتل 163
انسان کا جسم اور انسانوں کا ملک 163
چھوٹی سی ایک بات 163
چھوٹی سی ایک بات 164
چھوٹی سی ایک بات 164
اللہ پر یقین رکھنے والوں کا ملک 164
چھوٹی سی ایک بات 164
چھوٹی سی ایک بات 165
چھوٹی سی ایک بات 165
چھوٹی سی ایک بات 165

چھوٹی سی ایک بات 166
چھوٹی سی ایک بات 166
چھوٹی سی ایک بات 166
چھوٹی سی ایک بات 167
چھوٹی سی ایک بات 167
چھوٹی سی ایک بات 167
چھوٹی سی ایک بات 167
چھوٹی سی ایک بات 168
چھوٹی سی ایک بات 168
چھوٹی سی ایک بات 168
چھوٹی سی ایک بات 169
چھوٹی سی ایک بات 169
چھوٹی سی ایک بات 169
چھوٹی سی ایک بات 170
چھوٹی سی ایک بات 170
انسانوں کو تعلیم ۔ میرٹ اور انصاف سے محروم رکھنا اور دنیا کا نقصان 170
چھوٹی سی ایک بات 171
انسان اور بھلائی 171
بہت بھولے انسان ...... یا ...... بہت عقل مند لوگ 172
کون سا شخص بطور انسان بہتر ہوتا ہے 173
چھوٹی سی ایک بات 173
صحت مند روح کا مالک انسان 173
صاف ستھرا انسان 174

خدا کا کلام اور انسانیت 174

طاقت ور ملک اور انسانیت کا اصول 175

تعصب سے پاک دنیا 175

سچ اور انسان 175

کچھ انسان اپنی پہچان نہیں کر پاتے 176

انسانیت کو نقصان پہنچانے والوں سے نفرت 176

دولت ، احسان اور مستحق انسان 177

انسانی جان خدا کی امانت ہے 177

دنیا جاگتے میں سوتے ہوئے انسان 178

دنیا کے نقشے میں تبدیلی یا دنیا کا ایک ہونا انسانیت کے لحاظ سے 178

کسی بھی انسان کا اپنے آپ کو مختارِ کُل سمجھنا 179

بین الاقوامی انسانی ہم آہنگی کا اصول 179

دنیا میں اچھے انسان 180

ایسے انسان کی کیا تعریف ہوسکتی ہے؟ 180

خاندانِ انسان ......نئی نسل کیلئے ایک سوچ 180

اصولوں سے انحراف 181

کسی دوسرے سیارے کی مخلوق کا زمین پر رہنے والے انسانوں کو دیکھنا 181

انسانی دماغ کے خلیوں کا استعمال 182

انسانوں کے خود ہی بنائے ہوئے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرنا 182

چھوٹی سی ایک بات 183

انسانوں کی کونسی صنف برائیوں میں زیادہ ملوث ہے؟ 183

جنگ کی تیاری کی بجائے انسانوں کی فلاح بہتر ہے 183

چھوٹی سی ایک بات 184

جو انسان کوئی ایسا جرم کر بیٹھتا ہے 184
کیا انسان کا کردار اس کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے؟ 185
مل جل کر کھانے کا اصول اور اچھے لوگ 185
چھوٹی سی ایک بات 186
دنیا میں نابینا انسان اور آخرت کا اندھا انسان 186
رہنما اور جنگی جنون 187
انسانوں کی ایک قسم 187
دنیا میں انسان ایک ہی ہے 187
ہاتھوں کی لکیریں..... بڑے لوگ اور محروم انسان 188
چھوت یا Untochables 188
چھوٹی سی ایک بات 189
ضدی انسان کی اپنی ضد پوری کرنا 189
انصاف کرنے کیلئے انسانوں کو مقرر کرنے والے انسانوں کی ذمہ داری 189
دنیا کی قومیں آپس میں کیوں لڑتی ہیں؟ 190
آسمانی صحیفے اور مذاہب کے ماننے والے 190
دنیا میں وافر خوراک کے علاقے اور خوراک سے محروم انسان 191
انسان برے بھلے کی تمیز کب نہیں رکھ پاتا 191
انسان کا اپنے برے بھلے کی تمیز نہ رکھ سکنا 191
انسانوں کو لوٹنے والے 192
انسانوں کے مسائل اور ملکوں کا اشتراک 192
انسانیت کا خیال 193
انسان، غلط فہمی، بدگمانی اور بغض و کینہ 193
بزرگ انسان کی مدد کرنا 194

دنیا میں رہنے والے ہر انسان کے خود اپنے آپ سے چند سوال 194

انسان ۔ مذہب ۔ نفرت 195

انسانوں کی ایسی مجبوری کیوں ہے؟ 195

کیا ہر انسان اللہ کی عبادت کر رہا ہے؟ 196

دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کی انسانیت کے بارے میں دو رخی پالیسی 197

اسرائیل ، لبنان اور فلسطین 197

ایک خیال 198

اچھائی کی اچھائی سے لڑائی 198

کیسی انسانیت جو بچوں کو تعصب اور نفرت کا سبق دیتی ہے 199

انسان اپنے اعمالوں کا پہریدار 199

انسان اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ خود اپنی ذات میں ایک گولڈ میڈل 200

انسانیت کا مفاد، ملکی مفاد اور سپر طاقت کا مفاد 200

انسان کی ایک نسل محنت کرتی ہے تو دوسری نسل اس کا پھل کھاتی ہے 201

کیا امیر آدمی خیال کرتا ہے کہ وہ مرے گا نہیں؟ 201

ایسے انسانوں میں کیا فرق ہوتا ہے؟ 201

طاقت یا دولت کا خمار /نشہ 202

انسانیت سے محبت میں عظمت ہے 203

کرپٹ انسان کا المیہ ..... سزا 203

چھوٹی سی ایک بات 204

دنیا کے انسانوں کا ایک خوف 204

اگر ایک نومسلم پاکستانی معاشرے میں آجائے 204

خوش قسمت یا بدقسمت انسان 205

انسانوں کی آبادی میں اضافہ ..... ایک مثبت پہلو 205

بعض ارب پتی انسان 205
انسانی جوہر 206
چھوٹی سی ایک بات 206
اشیاء میں ملاوٹ کرنے والے کی دعا ایسی ہو سکتی ہے 206
چھوٹی سی ایک بات 207
برداشت اور انسان کی عزت 207
رب شہ رگ کے نزدیک ہے
ایک پنجابی کہاوت .... رب نیڑے یا گھسن نیڑے 207
کسی مشین کو چلانے کیلئے مینوئل اور انسانی زندگی گزارنے کیلئے مینوئل 208
کیا ترقی پذیر غریب ملکوں کے رہنے والوں کی قسمت میں یہی لکھا ہوا ہے 208
خدا ہر بات سے باخبر ہے ...... انسانوں کا جھوٹ بولنا 209
جیتی جاگتی دنیا اور عقل مند انسان 209
ہر انسان خوبصورت ہے 209
شیطانی عمل اور انسانی زندگی 210
جب ''ضمیر'' ...... زندہ تھا 210
انسانی زندگی کا تحفظ 211
انسان کا دوسرے انسان سے روٹی چھیننے کا سفر 211
سچ اور جھوٹ کے مکسچر کی دنیا اور صرف سچ کی دنیا 212
طوطے اور انسان 212
چھوٹی سی ایک بات 213
مستقبل میں روٹی مانگنے والے کو اچھا نہیں سمجھا جائے گا 213
ملک کے تمام شہری برابر ہوتے ہیں 214
زندگی کے سفر میں بھولے بھالے انسانوں کے قافلے 214

انسانیت کا مفاد اور ملکی مفاد 215
کیا یہ انسان اسی آدم کی اولاد ہے؟ 215
کیا ہم اس دنیا کے رہنے والے عقلمند ہیں؟ 215
دنیا کا نظام ...... انسان اور حیوان 216
انسان، ظلم، ناانصافی 217
انسانیت کی اس دنیا میں...... زندہ انسانوں کو جلانا 217
انسان خود سے ناراض 217
لفظ ''ظالم'' 218
اے انسان ذرا سوچ......! 219
انسانؑ ...... نصیب کی کڑوی میٹھی گولی 220
پاگل جانور اور ڈاکو انسان 221
اعتبار اور انسان 222
غریب ترقی پذیر ملکوں میں تعلیم اور غریب کا بچہ 222
انسان، انسان سے کیوں جھگڑے کیوں جان سے مارے؟ 223
سفر میں ساتھ ساتھ انسان ...... پھر بھی دوری 224
عوام 225
اچھا انسان 225
انسان مجبور ہے کیا کرے...... کر بھی کیا سکتا ہے؟ 225
خدا انسان دوست ہے 226
دنیا کے مجبور انسان 226
انسانی سفر اور ڈاکو 227
قاتل، نفرت اور انسانیت 227
دنیا میں سب انسان برابر ہیں 227

کسی انسان کو گالی دینا انسانیت کی توہین ہے 228
انسان کے قتل کے سائے 228
انسانیت کی منزل ...... ایک رائے! 229
جھوٹ سے تنگ انسان 229
نظام کوئی بھی ہو ...... عام انسان 230
انسانوں کے لیے دنیا میں جنت کا نمونہ 231
انسان دنیا میں قید ...... یا ...... آزاد 232
سردار لوگوں کے لیے 232
مستقبل میں بین الاقوامی قانون کی ایک شق 232
تعصب کی رنگین عینک اور انسانیت کی صاف شفاف عینک 233
ایک انسان ...... دوسرا انسان 234
کئی انسان عمر میں چھوٹے لیکن سوچ میں بڑے ہوتے ہیں 234
انسانیت کے مسلمہ اصول 235
قانون فطرت اور رہنما 235
وہ قوم کیسی ہوگی؟ 235
دنیا میں انسانیت 236
انسان جو اپنے انسان ہونے کی قدر کرتے ہیں 236
نور ...... روشنی ...... اور انسان کی خوبی 237
کسی انسان کو حقارت سے دیکھو نہ ہتک سے پکارو 238
انصاف ...... انسان ...... اور گھوڑے 238
غربت اور محرومیت ...... ایک انسان یا ایک ملک 239
انسانیت کی رہنمائی، قرآن حکیم ثواب کے ساتھ رہنمائی بھی ...... ایک مشورہ 239
غلط بیانی اور جھوٹ کا سہارا 239

انسان خدا کی عطا 240

انسان کا ذاتی کردار ..... اعلیٰ خاندان 241

انسانوں کے معاشرے ٹھیک کیسے ہوتے ہیں؟ 241

دنیا میں ہر جگہ انسان 242

انسانی زندگی گزارنے کے چند فرق 242

انسانی زندگی اور اعمال 243

برائیوں کی آگ، نفرت کے سائے ..... بھلائی میں رکاوٹ ..... ایک خیال 244

نفرت کے سایہ تلے 244

معاشرہ جہاں الفاظ شرمندہ ہوتے ہوں 245

اپنا مذاق بننے والے لوگ 245

آنے والا کل 246

فرد کی تعلیم ہر ملک وقوم کی اپنی ضرورت ہے 247

مردم خور (Man eator) ..... انسان ..... ملک 247

اپنی ذات سے باہر نکلنے کو کوئی تیار نہیں بہتری کیسے ہو؟ 248

انسانی زندگی کے مختلف کردار 249

اچھے انسان اور برے انسان کی تعریف 249

انسانی شکل ..... کردار اور آئینہ 250

جھوٹ ایک بیماری اور معاشرہ 251

نفرت کی شراب 251

انسانی شعور کی جدید دنیا 252

بندر ..... انسان نما بندر اور معاشرے 253

ایک انسان کی دعا 254

یہ کیسی خوشی 254

دنیا میں مذہب یا عقائد کی بنا پر بے فائدہ جھگڑے 255
کرپشن سے انسانوں کے دکھ بڑھتے ہیں.....مثال پاکستان 257
دُکھ دینا اور دکھ دور کرنا 258
انسان خود ہی ظالم اور خود ہی مظلوم ہے 258
نسل در نسل زندگی کا جاری عمل 258
دنیا میں انسانیت 259
کیا انسانیت کو قتل کرنے پر جنت مل سکتی ہے؟ 259
میں کیا ہوں 260
انسان کی بھلائی کر سکتے ہو 260

ریاست' حکومت' ادارے

(تیسرا حصہ)

دنیا میں ساٹھ فیصد بے وارث لوگ 265
عوام کا آپس میں شریکہ اور ان کے مسائل 265
پاکستان میں انصاف کی فراہمی میں تاخیر سے کون نجات دلائے گا؟ 266
ٹریفک قوانین، ترقی یافتہ ملک اور ترقی پذیر ملک 266
گھرانہ/ محلہ/ گاؤں/ شہر/ ملک ۔ نمائندے اور حکمران 267
تاریخ اور حکمرانوں کے عہد کی نشانیاں 267
پاکستان کے صابر اور شاکر عوام 268
جمہوریت میں الیکشن اور اس کے تقاضے 268
سرکاری ملازمین کی زندگی کا گزارہ 269
ملازمت سیاست، خدمت اور کاروبار 269
ایک ملک کا نظام کیسے چلتا ہے؟ 270
دنیا کے بعض ملکوں کی حکومتوں کے اقتدار کو جلد ختم کرنے کی سازشیں اور مفادات 271

چھوٹی سی ایک بات 271

چھوٹی سی ایک بات 272

چھوٹی سی ایک بات 272

چھوٹی سی ایک بات 273

چھوٹی سی ایک بات 273

منتخب ہونا عزت بھی ہے اور عبادت بھی 273

چھوٹی سی ایک بات 274

جس کا کام اُسی کو ساجھے۔معاشرہ مثالی 274

کسی بھی ملک کو چلانے کے لیے ایک بنیادی اصول 276

حکمرانی اور بے بس معصوم بہن بھائی 276

چھوٹی سی ایک بات 277

عوام سے ووٹ کا حق استعمال کرنے کیلئے ایک درخواست 277

ایک درد مند پاکستانی کی خواہش 278

محمد حسین ریڑھی والا ...... ایک سیاسی کارکن بطور سربراہ مملکت یا پارٹی 279

امن وامان یا نظم ونسق میں ایک کمزوری 279

ملکوں کے سربراہ بطور باپ 280

ترقی پذیر ملکوں کی سیاست کا المیہ / دکھ 280

چھوٹی سی ایک بات 280

جو برائی کرے گا اس کا نقصان اسی کو ہوگا 281

کسی ملک کے نظام میں بہتری کس طرح ہوسکتی ہے 281

آدھی جمہوریت + آدھی غلامی = نفسانفسی 282

بڑے بڑے اجتماع اور رہنما 282

مفادات کے قیدی 283

سرداری نظام...... کلچر...... قبیلے...... دنیا 284
ملک...... پلاٹ ......اور عوام 285
بارش اور گندہ پانی...... الیکشن اور کھینچا تانی 285
محبت ایک دماغی کھیل ہے...... ایک رائے 286
سپر طاقت کی سلامتی کو خطرہ 287
کسی ملک کے شہریوں کی آپس میں دولت کی رشتہ داری 287
کیا سارے کے سارے ذمہ دار لوگ 288
معاشرے میں تبدیلی ناگزیر 289
ملک کی ترقی کی ذمہ داری سب کی ہوتی ہے 289
کیا ملکوں کی سرکار (گورنمنٹ) کوئی الگ مذہب ہے؟ 290
ناکامی اور ادارے کا سربراہ 290
احترام اور خراب نظام 290
غریب ملک، حکومتی عہدیدار، بیرونی دورے اور عوام کی حالت 291
قومی مفاد 292
غلامی کا دور اور ایک سوال 292
شہری آزادی کی تعریف 292
انصاف کا نافذ ہونا ضروری ہے 293
مقتدر شخصیات اور مسائل 293
چھوٹی سی ایک بات 294
چھوٹی سی بات 294
منتخب نمائندوں کا پروٹوکول 294
چھوٹی سی ایک بات 295
پاکستانی لوگوں کے لیے انصاف کا نظام بہتر بنانے کی کوشش! 295

جمہوریت، نمائندے، عوام عقل مند پھر نادان 296

جمہور عقل مند یا ایک عقل مند 296

ناشکرے لوگ ..... خود اپنے اور اپنی نئی نسل کے دشمن 297

ملکوں کی ترقی کا ایک راز ..... عوام و خواص میں کوئی فرق نہیں سمجھا جاتا 298

کسی بھی ملک کے سربراہ بننے کی خواہش رکھنے والے لوگوں کیلئے 299

سربراہان کو قیمتی تحفے اور غریب ملک 300

مارشل لاء ..... ملک کے گلے میں رسی 301

آئین، قانون کی خلاف ورزی، ذمہ دار کو سزا 301

میرا وطن 302

ایک مثالی نظام 303

ملکوں کی ترقی کے لیے ایک یہ بھی اصول ہوتا ہے 303

چھوٹی سی ایک بات 304

حکومت کا نشہ ..... خدمت کی خوشی 304

چھوٹی سی ایک بات 305

عوام کی خدمت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے جدوجہد، لڑائیاں اور ہنگامے 305

آپ سربراہی ..... چھوٹی سطح سے لے بڑی سطح تک 306

یہ ضروری ہے ..... تو یہ بھی ضروری ہے 306

معاشرے کی بدقسمتی کی ایک وجہ 307

نظام چلانے والے اور ملک کی حالت 307

ملک کے حالات بتلائیں 308

اے پاکستانی قوم ..... کچھ خیال کرلو 308

قانون بھائی جان اور ملکوں کے نظام 309

قومی خزانہ ..... اندھا فقیر 309

پاکستان......تریسٹھ سالہ سفر...... ایک تبصرہ 310

جمہوریت ......سیاسی اغراض و مقاصد 311

راہنما......راہبر 311

عوامی نمائندے، اسمبلیوں کے ارکان 312

ایک ملک کیسے قائم رہتا ہے 312

کسی ملک کی تباہی و بربادی کا سامان 313

کچھ راہنما ایسے بھی ہوتے ہیں 314

شیطان بھی شرما جائے 314

عوامی نمائندوں کی عزت ......عوام کے بھلائی کے کاموں میں ہے 315

عقل دانش، حکمران اور دنیا 315

عوامی نمائندگی کیلئے ایک تجویز 316

ایسا ملک......؟ 316

کانٹوں کی فصل 317

چھوٹی سی ایک بات 317

ملک کا احساس 318

حلف، آئین، قانون اور وفاداری 318

پیارا پاکستان......! 319

ڈکٹیٹر یا جمہوری رہنما، دولت مند، طاقتور لوگ 320

اے خواب ......تیری یاد آئی 320

وطن سے محبت 321

ایسے فیصلے کون کرتا ہے؟ 322

حکمران/ رہنما ......اور محروم لوگوں کے آنسو 322

محبّ وطن...... حب الوطنی 323

رہنما قسم کے لوگوں کے کردار اور بدلتے حالات 324
اپنے دکھ خود خریدنے والے اور دکھ حاصل کرنے والے لوگ 325
سول حکمران اور فوجی حکمران 326
راہ نما...... منزل کی طرف راستے کی قیادت کرنے والے راہ نما کہلاتے ہیں 326
ملکی اداروں کی ذمہ داری 327
پرانے زمانے کی دنیا کا نظام 328
عوام کے حقوق سے انصاف کیا جائے 328
سیاست ایک طرز عبادت 328
کسی ملک میں فوج اور باقی سول اداروں کے کام کرنے کا انداز 329
کوئی کھا گیا ...... وہ کھا گیا 329
کسی مفکر کا قول...... بچے سے بڑا ہونا 330
جذبہ اور لالچ 330
رشوت اور نا انصافی 331
سب سے بڑی عوامی پارٹی 331
خوش قسمت غریب عوام یا رہنما 332
رہنما ذمہ دار نہیں تو پھر کون ذمہ دار ہیں 332
غلامی کا دور اور ایک سوال 332
دنیا کے چند ملکوں کے سربراہ 333
باپ اور کتاب ۔ بچے کیسے اچھے 333
ماہر حیوانات سے انصاف کے بارے میں ایک بچے کے سوال 334
عوام کے حقوق سے انصاف کیا جائے 334
خدا کے پیارے اور شیطان کے چہیتے 334
ہلاکوں خان اور خودکش حملہ آور کے بارے میں ایک اور بچے کے چند سوال 335

سرکاری ملازم اور نارمل نظام زندگی 335

عوامی نمائندگی فارمولہ 336

عوام اور جذبات ۔ حقیقت اور خواب 336

کیا عوام کو اس بات کا علم ہے 337

الیکشن معاشرے کے لئے، صحت افزا انجکشن 338

اس ملک نے کیا ترقی کرنی؟ 338

ایسے ملک کی ترقی ایک خواب .....؟ 339

صرف ایسے رہنماؤں کے لیے جو عوام کا پیسہ کھا جاتے ہیں 339

اسلام...... دیگر مذاہب

(پہلا حصہ)

قرآن کا فرمان: جیسی امّت ہوگی ویسے حکمران مسلط کر دیئے جائیں گے

دنیا میں تقریباً 200 ملک ہیں۔ ہر ملک کا اپنا آئین ہے۔ یہ آئین قوانین کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جس کے تحت اس ملک کے تمام ادارے اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے کام کرتے ہیں اور جو ایک ملک کے عوام کے منتخب شدہ نمائندے آپس میں باہمی مشورہ کرنے کے بعد پاس کرتے ہیں۔ پھر انہیں نمائندوں کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ ملک کے نظام کو اچھی طرح چلانے کا خیال رکھیں۔ وقتاً فوقتاً نئے قانون بنانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور وہ بنائے جاتے ہیں۔ جن ملکوں میں زندگی نارمل انداز (مارشل لاء نہ نافذ ہو) میں چلتی ہے وہاں عوام کے نمائندے ہی یہ سب کام کرتے ہیں۔ کسی ملک میں ہر چار یا پانچ سال کے بعد عام لوگوں کو موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے نمائندے منتخب کریں۔ یہی وہ موقع ہوتا ہے جس میں انہوں نے اپنے ملک کی اچھائی/ برائی کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ انسانیت کے اصولوں (جس میں بلا تفریق سب کا خیال رکھا جاتا ہے) کے مطابق اپنے درمیان میں سے ہی سے ایسے لوگوں کو منتخب کریں گے تو اُن کی آئندہ زندگی اچھی طرح گزرے گی۔ اگر وہ کسی وقتی، ذاتی مفاد، کسی برادری قبیلہ کے مفاد، یا کوئی اور مفاد پیش نظر رکھ کر جذباتی فیصلے کریں گے تو زندگی ان کے کیے گئے فیصلوں کے مطابق برے اثرات میں رہے گی۔ کیونکہ ایسے اصول انسانیت کے خلاف ہوتے ہیں۔ جمہوریت میں فیصلہ عام لوگوں کا ہی ہوتا ہے۔ ہر فرد کے ووٹ کی ایک ہی جیسی اہمیت اور قدر ہوتی ہے چاہے غریب ہو یا امیر ہو، کمزور ہو یا طاقتور ہو۔ تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ ملکوں میں روپے پیسہ کی خاطر ووٹ دینے والے کو نہایت برا سمجھا

جاتا ہے۔ ہر ایک کا ووٹ گنتی میں شمار ہوتا ہے لہٰذا ایک ایک ووٹ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کا واحد شعبہ ہے جس میں ایک انسان یا ووٹر کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ایک امیدوار کو منتخب کرے یا اسے نمائندگی سے محروم رکھے۔ اسی بات کیلئے قرآن میں یہ کہا گیا ہے ''جیسی امت ہوگی ویسے حکمران ان پر مسلط کر دیئے جائیں گے'' اگر امت الیکشن میں ایسے انسانوں کو ایک بار یا دوبارہ منتخب کرلیتی ہے جو ان کی بھلائی کیلئے کام نہیں کرتے تو ان کی وجہ سے لوگوں کی زندگی ہمیشہ مسائل سے دوچار رہتی ہے اور بھوک، ننگ، افلاس کا سامنا رہتا ہے۔

کمزور، غلط اور برے فیصلے برائی کی صورت بن جاتے ہیں۔ زندگی میں انسانوں سے جس طرح دوسرے گناہ سرزد ہوتے ہیں کیا ان فیصلوں کو بھی گناہ تصور کیا جاسکتا ہے؟

خدا نے ہر انسان کو عقل جیسی نعمت عطا کر رکھی ہے جو قوم اچھے فیصلے کرتی ہے وہ دنیا میں کامیاب زندگی گزارتی ہے۔

☆☆☆

عبادات اور معاملاتِ زندگی

دنیا کے تمام مذاہب کی تعلیمات میں دو حصے بیان کیے گئے ہیں ایک حصہ عبادات اور دوسرا حصہ زندگی کے معاملات کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ ہر مذہب کی عبادات کا الگ الگ طریقہ ہے لیکن زندگی کے معاملات یکساں ہیں۔ کیونکہ تمام انسان یکساں ہیں، انسانی عادات وہی ہیں چاہے وہ دنیا کے ایک حصے میں رہنے والے ہوں یا دوسرے حصے میں رہ رہے ہوں، ان کی رنگت مختلف ہوسکتی ہے، خوراک مختلف ہوسکتی ہے، لیکن عادات وحرکات ایک جیسی ہونگی۔ ہر مذہب کے علم رکھنے والے مذہبی عالموں نے مذہب کے عبادات والے حصہ کو زیادہ اجاگر کیا ہے جس میں یہ کہا جاتا ہے کہ انسان اگر کوئی برائی کرلے تو اُس کو خدا کی طرف سے سزا ملے گی۔ انسان کو پروردگار کا خوف دلایا جاتا ہے۔ ایسے عالموں کے ہر بیان میں ڈر اور خوف کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے جس سے انسان خوف اور سہمی حالت میں رہتے ہیں۔ ایسا دانستہ یا نادانستہ طور پر بھی ہوسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کی سوچ وفکر کا دائرہ انہی نکات پر محدود رہتا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی پیغمبر

آدم ان کی زندگی کے تفصیلی حالات آج کے دور میں سامنے نہیں ہیں۔صرف آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو کے متعلق تفصیل موجود ہے۔عبادت انسان کی ذات سے متعلق ہے جبکہ معاملات معاشرتی زندگی کے متعلق ہیں۔اگر صرف ایک چیز،عبادت پر زور دیا جائے لیکن اعمال برے کیے جائیں گے تو ان کے برے اثرات انسان کی ذات پر اور اس کے خاندان پر بھی اثر پڑیں گے۔انسان چاہے جتنی عبادت کر لے برے اعمالوں کے اثرات سے نہیں بچ سکے گا۔ دنیا میں عام طور پر غریب ممالک میں روزمرہ کی زندگی میں مذہبی،سیاسی اور دیگر مفاد پرست رہنما ایک ملی جلی سازش کے تحت انسانوں کو مصلحتوں کا ڈرامہ بیان کر کے یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے کسی برے فیصلے میں بھی لوگوں کی بھلائی کا جذبہ یا عنصر کارفرما ہے۔ وہ اس بات کا قطعاً ادراک نہیں کر پاتے یا ان کو احساس نہیں ہوتا کہ اُن کے فیصلے کا اثر اُن پر بھی اور اُن کی آنے والی نسلوں پر بھی پڑتا ہے۔اگر کسی معاشرتی برائی کو بروقت نہ روکا جائے تو وہ برائی معاشرے کا حصہ بن جاتی ہے۔ اس کی یہ مثال ہو سکتی ہے کہ بعض ملکوں میں ''رشوت'' زندگی کا لازمی جزو بن چکی ہے۔ایسے ملکوں میں غریب کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ غریب کو یہی کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کی قسمت ہی ایسی ہے۔خدا اتنا انصافی نہیں کر سکتا دنیا میں مفاد پرست انسان دوسروں سے ناانصافی کرتے ہیں،حق تلفی کرتے ہیں، استحصال کرتے ہیں،ایسی بات بڑے ملک چھوٹے ملکوں کے ساتھ بھی کرتے ہیں جس طرح غریب طاقتور کے آگے بے بس ہوتا ہے اسی طرح چھوٹے ملک بھی بڑے ملک کے سامنے بے بسی کا شکار رہتے ہیں۔اگر ملکوں کے ذمہ دار لوگ اور رہنما اپنے ملکوں کے معاشرتی معاملات کو مذہب میں بیان کیے گئے انسانیت کے بہترین اصولوں (حق،سچ،انصاف،دیانت، امانت) پر عمل کریں تو دنیا میں تمام لوگ امن و آشتی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

قیامت جلد آنے کی نشانیاں بتانے والے اس پر بھی غور کریں

فرمان الٰہی: پارہ 17 سورۃ الحج آیت نمبر 47 ''خدا کے نزدیک ایک دن دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے'' خدا نے دین اسلام کی تکمیل تقریباً پندرہ سو سال قبل اپنے آخری پیغمبر

نبی الزمان حضرت محمد ﷺ کے ذریعے کی۔ قرآنی حساب سے خدا کے نزدیک یہ عرصہ ڈیڑھ دن بنتا ہے۔ کیا عقل یہ تسلیم کرتی ہے کہ دین کی تکمیل کے ڈیڑھ دن بعد قیامت آجائے گی۔ کیا پوری انسانیت کو آزمائش کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ خدا نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دین اسلام کی روشنی دنیا میں پھیلے گی۔ اس دنیا کی آبادی ساڑے چھ ارب ہے۔ جس میں صرف ایک ارب تیس کروڑ مسلمان ہیں۔ کیا اس لحاظ سے دنیا میں اسلام کی روشنی پھیل چکی ہے؟ اس وقت جو مسلمان ہیں وہ زیادہ پیدائشی مسلمان ہیں۔ وہ بھی اپنی غفلت اور نا اتفاقیوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔

قرآن میں عقل و دلیل کی باتیں بیان کی گئی ہین۔ اور سنت نبویؐ میں عمل کر کے دکھا دیا گیا ہے۔ آج کل دنیا میں میڈیا کی ترقی کی وجہ سے دنیا کے انسانوں کے عقل وشعور میں تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں تعلیم یافتہ لوگ عقل و دلیل سے اسلام کے پیغام کو تسلیم کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوتے جائیں گے۔ اور بھٹکے ہوئے پیدائشی مسلمانوں کو بھی غفلت سے نکال کر صحیح اور سیدھے راستے پر لائیں گے۔ اس آنے والے وقت میں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کی روشنی پھیل جائے گی۔ جلد قیامت آنے کی باتیں کرنے والے دنیا کے ان اکثریتی بے بس مجبور انسانوں کی طرف توجہ دیں جن کو قدم قدم پر قیامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پینے کو صاف پانی نہیں ملتا۔ علاج کے لیے دوائی نہیں ملتی۔ روزگار کیلئے نوکری نہیں ملتی۔ رہنے کے لیے چھت سے محروم ہیں۔ اگر ان محرومیوں میں اضافہ ہوتا گیا تو دنیا میں بڑی قیامت سے پہلے چھوٹی قیامت بھی آسکتی ہے۔ دولت مند، امیر آدمی، ذمہ دار لوگ، علماء کرام، حکمران، کاروباری لوگ، میڈیا والے زندگی کے اس پہلو کی طرف بھی توجہ دیں۔

نوٹ: قیامت کی نشانیوں کی باتیں ایسے لوگ کر سکتے ہیں جن کو زندگی کی تمام سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔

جب سے زمین قائم ہوئی ہے قدرت کا نظام ہے دنیا میں زلزلے اور طوفان ہمیشہ سے آتے رہے ہیں لیکن ایک دوسرے سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے دنیا کے دوسرے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا تھا۔

☆☆☆

قرآن میں انسانیت کی بھلائی کے اصول اور دنیا میں ترقی یافتہ ممالک میں رائج نظام

علم: انسانی حقوق وفرائض سے واقفیت اور ترقی وایجادات کے لیے ہر سطح پر معیاری تعلیم کا انتظام ہے۔

سچ: سچ بولنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے پر بڑی سطح پر بھی سزا ہو جاتی ہے۔

انصاف: بروقت مہیا ہوتا ہے، والدین اپنے ہی بچے کو ماریں یا شوہر بیوی کو مارے تو فوراً پکڑ ہوتی ہے اور دیگر جرائم پر جلد سزا سنائی جاتی ہے

ملاوٹ: کھانے پینے کی اشیاء اور دوائیوں میں ملاوٹ کا تصور نہیں ہے۔ قصوروار کو سخت سزا دی جاتی ہے۔

صفائی: عبادت گاہوں، کاروباری اور رہائشی علاقوں، دفتروں، تعلیمی اداروں غرضیکہ ہر جگہ صفائی پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

میرٹ: نوکری ترقی کے لیے میرٹ کے اصول پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔

کاروبار: جائز شرح منافع کے لیے سخت کنٹرول نافذ ہے۔ ذخیرہ اندوزی کرنے پر سخت سزا دی جاتی ہے۔

روزگار: بیروزگاری کی شرح بہت کم ہے۔ بیروزگاروں کی خوراک وعلاج کا انتظام ہے۔

علاج: ہر انسان کے علاج کے لیے مناسب سہولتیں میسر ہیں۔

بزرگ: بزرگوں کا خیال ہر لحاظ سے کیا جاتا ہے مثلاً عزت، خوراک، رہائش، علاج وغیرہ

نظم وضبط: ٹریفک کا خصوصی طور پر اور باقی انسانی زندگی میں بھی نظم وضبط کا خیال رکھا جاتا ہے۔

خوراک: کھانے پینے کی اشیاء کی سستی قیمتیں سالہا سال برقرار رکھی جاتی ہیں، گندے یا نہری یا جوہڑ کا پانی پینے کا تصور نہیں۔

خیرات: لوگوں کی اکثریت وصیت کرتی ہے کہ ان کی جائیداد رفاہی اداروں کو دی جائے۔ اور وسیع پیمانے پر رفاہی اداروں کو چندہ دیا جاتا ہے۔

کائنات کے راز سیٹلائٹ، کمپیوٹر، ٹی وی، انٹرنیٹ، موبائل فون دیگر بے شمار ایجادات کر کے باقی ممالک پر بالا دستی قائم کی ہوئی ہے۔

فحاشی بے حیائی اور شراب کے بارے میں ان کا عمل قرآنی ہدایات کے برعکس ہے۔ اس کے باوجود اوپر دیئے گئے اصولوں پر کامیابی سے عمل ہو رہا ہے۔ ساری انسانیت کے لیے اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات کے ماننے والے اسلامی ممالک میں ان سب اصولوں کا کیسے خیال رکھا جاتا ہے؟ اس بات کا اندازہ اسلامی ملکوں کے حکمران، انتظامیہ، کاروباری افراد، میڈیا، نوکری پیشہ، مذہبی، سیاسی رہنما اور عام عوام بخوبی لگا سکتے ہیں۔

نوٹ: ترقی یافتہ ممالک میں مسلمان بھی رہتے ہیں، مساجد بھی ہیں۔ مسلمانوں پر اپنے ممالک واپس جانے پر کوئی پابندی عائد نہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اسلامی ملکوں کے لیے ایک فکر

دو متضاد چیزیں

قاضیٔ وقت اپنی مرضی کا ہو ......اور

دعوئ مسلمانی بھی ہو

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جو کوئی برا کام کافر کرے

اور وہی برا کام مسلمان کرے تو کیا فرق رہ جاتا ہے؟

توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں ضرورت صرف صاف نیت کی ہے

اللہ غفور ورحیم ہے

☆☆☆

مسلمان

نماز ادا کرتے ہیں　　　روزے رکھتے ہیں

توبہ کرتے ہیں　　　عمرہ کرتے ہیں

حج کرتے ہیں

لیکن معاشرے میں بہتری نہیں ہوتی۔

کہیں ایسا تو نہیں ہے برائی جاری رکھتے ہیں۔

☆☆☆

اسلام اور بم دھماکے

اسلام تو دنیا میں امن اور سلامتی کا پیغام لے کر آیا ہے۔ یہ امن کا مذہب ہے۔ اس کو اب بم دھماکہ مذہب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ وہ کوئی مسلمان ہے جو بم دھماکہ کر کے انسانوں کو ہلاک کرے۔ لعنت ہے اس پر جس نے یہ بم دھماکہ کیا۔ کہتے ہیں ہٹلر نے یہودیوں کا قتل عام کیا تھا وہ تو ایک مذہب والوں نے دوسرے مذہب والوں کے ساتھ کیا تھا۔ یہاں ایک مذہب والے اپنے ہی ہم مذہبوں کا قتل کر رہے ہیں۔ افسوس ہوتا ہے اس بات پر کہ عراق ایران جنگ میں 25 لاکھ مسلمان مارے گئے۔ دنیا میں جہاں دیکھو زیادہ مسلمان مر رہے ہیں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ کیا لوگ اپنی معصومیت کیوجہ سے مسلمان دشمن اور ان کے مسلمان ایجنٹوں کے ذریعے تو نہیں استعمال ہو رہے۔ شاید کسی دن ان کو یہ خیال آ جائے اور باقی مسلمان ان بم دھماکوں کی وجہ سے مرنے سے بچ جائیں۔

☆☆☆

مجاہد

وہ مجاہد کیسے مجاہد ہونگے جو اشتہاری ہیں، جو مفرور ہیں، جن کی گرفتاری پر کروڑوں کا انعام مقرر ہے جو اپنا بھیس بدل کر سفر کرتے ہیں اور بعض اوقات چہرے کی شناخت اور ولدیت

تبدیل کر لیتے ہیں۔ وہ کیسے مجاہد ہیں اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟ کیا یہ کسی نے فتویٰ دیا ہے کہ اپنے باپ کو باپ کہنے سے انکار کر دو۔

ہاں! اسلام کے پیغام دینے میں، اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں تاریخ میں ایسے کوئی کردار سامنے نہیں آتے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں ہجرت بھی ہوئی تھی تو سب اپنے ناموں کے ساتھ گئے تھے جو پہلے گئے وہ بھی۔ جو بعد میں گئے وہ بھی۔ اسلام کی شان اسی میں ہے۔

☆☆☆

خون کا قطرہ/معاشی نظام۔ مسلم ممالک اور مسلم دشمن سازشیں

خون کا ایک قطرہ بننے میں کئی عنصر شامل ہوتے ہیں اور کئی عوامل یا دَور کے بعد ایک قطرہ خون بنتا ہے۔ اسی طرح ملکوں کے معاشی نظام بہتر ہونے میں بہت ساری محنت اور جد و جہد جیسی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ سابق وزیر اعظم ملائشیا مہاتیر محمد کا کہنا ہے کے مغربی ملکوں کی ایک ہی سازش کرنسی اور سٹہ بازی سے ملائشیا کی سالوں سے کی گئی محنت کی معاشی ترقی ضائع ہوگئی۔ دنیا میں مغربی ممالک مسلمان ملکوں کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں شان رسالتؐ میں گستاخی کے خاکے شائع کروائے گئے جس سے مسلمانوں میں غم وغصہ کا اظہار ہوا، احتجاج ہوئے اور ہڑتالیں ہوئیں۔ ایک ملک میں ہڑتال سے اربوں روپے کا قومی نقصان ہو جاتا ہے۔ سازشیوں نے ایک اخباری بیان کے ذریعے معافی مانگ لی لیکن تمام مسلمان ممالک کو نقصان ہو گیا۔ آئندہ پھر کوئی نہ کوئی قبیح حرکت کی جائے گی جس کیلئے درخواست ہے دنیا کے تمام مسلمان اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار رکھیں اور احتجاج کے طریقے بھی پہلے سے ہی طے کیے جائیں تا کہ مسلمانوں کو نقصان نہ ہو سکے ورنہ مسلمانوں کے دشمن تو کامیاب ہیں۔ انسان اگر اپنے ہاتھ کو دانت سے کاٹے تو اس کا اپنا ہی خون نکلے گا۔ پھر اس خون کو بننے میں یقیناً اپنا وقت درکار ہو گا۔ اسی طرح ملک کا معاشی نظام ہوتا ہے۔

☆☆☆

دنیا کے حکمرانوں کا ایک ہی انداز

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا ہے کہ ''یہ دنیا تو ایک کھیل تماشا ہے، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔'' لگتا ہے دنیا کے حکمرانوں نے قرآن شریف کی اس آیت کا مطالعہ کیا ہے لیکن وہ اس آیت کے صرف آدھے حصے پر عمل کرتے ہیں کہ ''یہ دنیا ایک کھیل تماشا ہے'' آیت کے اگلوں حصوں کے مطلب کا یا تو علم نہیں یا اس پر عمل نہیں کرنا چاہتے۔ یہ اس طرح سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے ستر فیصد افراد غربت کی لکیر پر رہتے ہیں۔

☆☆☆

اسلام امن کا دین ہے

لفظ اسلام لفظ امن سے نکلا ہے یہ ایک آفاقی دین ہے، ایک طرز حیات ہے، پوری انسانیت کی بھلائی اسی میں ہے۔ اس کی روشنی پھیلانے کیلئے مسلمان تبلیغ کا راستہ اپناتے ہیں لیکن جب کوئی مسلمان کسی بھی وجہ سے کوئی بم دھماکہ کرتا ہے جس سے انسان ہلاک ہو جاتے ہیں یا کوئی مسلمان کسی دوسرے عقیدہ یا فرقہ کے مسلمان کو ہلاک کرتا ہے یا اللہ کے گھر مسجد میں نمازیوں کی ہلاکت ہوتی ہے تو ان تبلیغ کرنے والوں کی ساری محنت ضائع ہو جاتی ہے کیونکہ دوسرے مذاہب کے انسان اسلام کو قبول کرنے کی بجائے ڈر جاتے ہیں۔ کہیں مسلمان اپنی معصومیت کیوجہ سے ایسا عمل کرنے سے کسی عالمی سازش کا شکار تو نہیں ہو رہے؟ اللہ ہم سب کو ہدایت دے اور سیدھے رستے پر چلنے کی توفیق دے۔ (آمین)

☆☆☆

ہندوؤں کا ایک جھوٹا الزام

اس برصغیر پر مسلمان حکمران آئے، ہندوؤں نے پہلے تو ان سے جنگ کی لیکن بعد میں ان کے انصاف، رواداری اور اسلام کے سنہری اصولوں کو دیکھتے ہوئے رشتے داریاں قائم کیں

لیکن ان کے غداروں میر جعفر و صادق اور مغلوں کی عیش و نشاط، رقص و سرود کی وجہ سے ہندوؤں کو بھی اپنے ساتھ انگریزوں کا غلام بنا دیا۔

☆☆☆

دنیا میں مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ یہ تو نہیں؟

کیا ماضی میں ایسا ہوتا تھا کہ مسلمان ملکوں کے سربراہ ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے پر جب جاتے تھے تو ان کے سامنے خوبصورت لڑکیاں پیش کی جاتی تھیں، وہ جس کو پسند کریں وہی ان کی خدمت گار ہوتی تھی۔ کہ دنیا میں مسلمانوں کی آج جو حالت زار ہے کہیں وہ مسلمانوں کے ایسے سربراہوں کی وجہ سے تو نہیں ہوئی، جس کی ایک مثال مغل بادشاہوں کی عیش و نشاط میں رہنے کی وجہ سے انگریز اس برصغیر پر قابض ہوئے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

شیطان کو تمام درسی و مذہبی کتابوں میں مردود کہا گیا ہے کیونکہ وہ سراپا برائی ہے اور برائی پھیلاتا ہے۔ دنیا میں جو انسان شیطان کی پیروی کرتے ہوئے برائیاں کرتے ہیں ان کو کیا کہا جائے گا؟

☆☆☆

اسلام کو دشمنوں سے کوئی خطرہ ہے؟

اسلام کے آغاز سے ہی اقتدار کی خاطر مسلمانوں نے ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنا شروع کر دیں۔ اس وقت تو کوئی دوسری عالمی طاقت نہیں تھی۔ جب مسلمان کمزور ہو گئے تو ان میں مسلم دشمنوں نے بھی سازشیں کیں۔ پھر اور زیادہ کمزور کر دیا۔ اور اب صرف ایک ٹیلی فون ۔ پاکستان میں ایک عالمی طاقت کے خلاف جہاد کیا گیا۔ اس دوران اس ملک میں

کلاشنکوف عام ہوئی۔ ہیروئن شہر بہ شہر سپلائی، ملک میں وی سی آر اور انڈین فلموں پر قانوناً پابندی تھی لیکن افغان روس جنگ کے بعد پابندی کے باوجود یہ وبا عام ہوگئی اور پاکستانیوں کا معاشرہ فیتے فیتے ہوگیا۔ اب کسی کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ اس کو کیسے ٹھیک کیا جائے۔ اگر صرف انصاف کی جلد فراہمی اور انصاف دینے والوں اور سرکاری ملازمین کی تنخواہ گزارے کے مطابق کر دی جائے تو ہو سکتا ہے یہ معاشرہ سدھر جائے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

مسلمان کسی سے نہیں ڈرتا

وہ صرف اور صرف زکوٰۃ دینے سے ڈرتا ہے

اللہ کی راہ میں دے کر تو دیکھیں وہ کئی گنا دیتا ہے

☆☆☆

کیا یہ عالمی سازش تو نہیں؟

دنیا کی کل آبادی ساڑھے چھ ارب ہے۔ اس میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً سوا ارب ہے۔ غیر مسلموں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو غیر ترقی یافتہ محتاج اور ان کی آبادی کو کسی نہ کسی طریقے سے کم رکھا جائے۔ مسلمان ملکوں کو آپس میں لڑا کر جیسے ایران عراق اور مسلم ملکوں میں مختلف فرقوں میں کسی نہ کسی اختلافات کو ہوا دے کر آپس میں ایک دوسرے کو مروایا جائے اور ان کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم سے دور رکھا جائے۔ مسلمان اس عالمی سازش سے خبردار رہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے اور مارنے سے گریز کریں کیونکہ اس کا فائدہ مسلم دشمن ممالک کو ہوگا۔ اللہ سب سے بہتر جاننے والا اور بہترین منصف ہے

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اللہ کائنات کا خالق ہے۔ انسان کو سب سے پہلے تو اللہ کا ہی شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس کو اللہ نے انسان بنایا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

نماز ہر مسلمان کا دینی اور ذاتی فرض ہے۔ نماز ادا کرنے والے کو تکبر کی بجائے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے اس کو نماز ادا کرنے کی توفیق اور مہلت دی۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کی کسی مذہبی کتاب یا درسی کتاب میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ
غریب انسان روزی اور حقوق کی خاطر دربدر مارا مارا پھرے
انسان تو اللہ کی سب سے عظیم تخلیق ہے اور زمین پر اس کا نائب ہے
اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا اونٹ پر معصوم بچوں کو باندھ کر اونٹ ریس کروانے والے لوگ مسلمان ہیں؟ بچے تو فرشتوں کی مانند ہیں۔

کیا اُن سے کوئی احتجاج ہو سکتا ہے؟

نوٹ: اونٹ جب بھاگتا ہے تو بچہ ڈر سے رونا شروع کر دیتا ہے جس کی آواز سے

اونٹ تیزی سے بھاگنا شروع کر دیتا ہے۔

چھوٹی سی ایک بات

اسلام دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کا ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

اس کی تعلیمات اور احکامات پر عمل کرنے والے دنیا میں بہتر انسان ہوتے ہیں کیا دنیا کے مسلمان اسلام کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اسلام کو سیکھنے اور اس کے بعد اسلام کی سربلندی کے لیے ذہن کو ہمیشہ کشادہ رکھنا لازمی امر ہے اس کے بغیر آپ ایک تنگ ذہن کے مالک رہیں گے۔

☆☆☆

اسلامی نظام کا نفاذ

جب دنیا میں انسانی شعور کی بلندی اتنی ہو جائے گی کہ انسان خود عقل اور دلیل سے نظام اسلام کو تسلیم کر کے نافذ کرے گا۔ کیونکہ صرف نظام اسلام ہی انسانی بھلائی کا بہترین نظام ہے۔ کوئی چاہے یا نہ چاہے۔ کافر ہو یا مسلمان حکمران۔ دنیا میں یہی نظام نافذ کرنا پڑے گا اور اسلامی نظام میں ہی دنیا کی نجات ہے۔

اللہ قادر مطلق ہے۔

☆☆☆

خودکشی کا ارادہ رکھنے والوں کی خدمت میں

خودکشی کا ارادہ رکھنے والے نے دنیا میں اپنے ذہن میں ایک خیال رکھا ہوتا ہے کہ اگر اس کو اس کی پسند کی چیز نہ ملے تو اس کی زندگی کس کام کی۔ مثلاً بچہ فیل ہو جائے، نوجوان کی شادی

پسند کی نہ ہو، ترقی نہ ہو سکے، تنخواہ نہ مل سکے، غربت کی وجہ سے۔ وہ اپنی زندگی ختم کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ اگر اس کی خواہش پوری ہو جائے تو خودکشی کا ارادہ بدل دے گا۔ اور اپنی خواہش کے پورا ہونے کو ایک نعمت تصور کرے گا۔ زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت ہے۔ انسان نے مر کر اللہ کے پاس حاضر ہونا ہے تو کیا خیال ہے کہ اللہ اپنی دی ہوئی نعمت کو ٹھکرانے والے کو پسند کرے گا؟ بعض اوقات انسان کو کوئی چیز اچھی لگتی ہے وہ اس کے لیے بری ہوتی ہے جو چیز بری لگتی ہے وہ اس کے لیے اچھی ہوتی ہے۔

اپنی زندگی اپنے ہاتھوں سے ختم کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ٹھکرانے کے برابر ہے۔

اللہ سب کا نگہبان ہے۔ محبت کرنے والا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جب تک دنیا میں طاقت کے ذریعے حکومت کرنے کا خیال حکمرانوں کے دماغ میں رہے گا۔ دنیا میں جنگ، افلاس اور بھوک رہے گی۔ تاوقتیکہ انسانوں میں عقل، دلیل اور بھلائی کے لئے حکومت کرنے کا خیال پیدا ہو جائے۔

پھر دنیا میں افلاس، غربت اور بھوک کا خاتمہ ممکن ہو گا۔

عقل، دلیل اور انسانی بھلائی کا سب سے بہترین نظام، نظامِ اسلام ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ہندو نظام میں لوگ پنڈت کو دان (نذرانہ) دیتے ہیں کہ وہ ان کے دکھ اور تکلیفیں دور کرنے کے لئے رام سے سفارش کرے۔ وہ ایک طرح سے ان کی طرف سے ایک خیرات ہوتی ہے۔ اور ان پنڈتوں کا گزارہ ان کی خیرات پر ہوتا ہے۔

کیا ایسے پنڈت دنیا میں ہر جگہ کسی نہ کسی صورت میں ہوتے ہیں؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اللہ نے مرد یا عورت کو اتنی طاقت دی ہے کہ اگر وہ ایک دفعہ کسی ظلم کے آگے کھڑا ہو جائے تو وہ کٹ سکتا ہے مر سکتا ہے لیکن پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

اللہ خالق کائنات ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر اللہ کی بنائی ہوئی کائنات میں سے صرف سورج کی روشنی نہ رہے تو کیا ہوگا؟

اللہ کا ہر حالت میں شکرادا کیجئے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

مسلمان اللہ کے نام پر فوراً جان دے دیتا ہے۔ لیکن اللہ کے نام اور پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے علم حاصل نہیں کرتا۔ جنت میں جانے کے لئے دوسرے مسلمان کو جان سے مار دیتا ہے۔ عید اور جمعہ کی نماز مسجد میں پولیس کے پہرے میں ادا کی جاتی ہے۔

ٹخنوں سے اونچے لباس پر تو زور دیتا ہے لیکن دنیا میں دوسری قوموں کے مقابلے کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل نہیں کرتا۔ عید کی نماز ایک دن ادا نہیں کرتے شاید قیامت کے روز بھی ان کی کوشش ہوگی کہ الگ الگ جھنڈے ہوں۔ مسلمانوں کے دشمن تو ان باتوں سے خوش ہوتے ہوں گے۔

کیا مسلمانوں میں اتفاق ہو سکتا ہے؟ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرنے پر توجہ دے سکتے ہیں۔

☆☆☆

حیرت کی بات ہے!

اللہ نے انسان کو مٹی سے بنایا اور تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کو سجدہ کریں۔ ابلیس (شیطان) کو سجدہ نہ کرنے پر جہنم کی سزا ہوئی۔

حیرت ہے کہ وہ مٹی کا بنا ہوا انسان جس کی عزت کے لئے فرشتوں سے سجدہ کروایا گیا، اپنے ہی خالق اور مالک اللہ کو سجدہ نہیں کرتا۔ لیکن اس سے نعمتیں مانگتا رہتا ہے۔

☆☆☆

مہذب اسلامی معاشرہ

جہاں کوئی دوکاندار اپنے سامان (مال، فروٹ وغیرہ) کی ریڑھی / دوکان کھلی چھوڑ کر کسی کام کے سلسلے میں کہیں چلا جائے اور کوئی دوسرا شخص اس کا سامان نہ اُٹھائے۔

اس لیے کہ وہ مال اس کا نہیں۔ قانون کے ڈر سے یا اللہ کے ڈر سے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

لاکھوں مسلمان حج کے دوران خانہ کعبہ کا طواف اور سعی کرتے ہیں وہاں تو کوئی انسان دوسرے انسانوں کے قدموں تلے آ کر نہیں مرتے۔ کیا ایسا ممکن ہے کے شیطان کو پتھر مارنے کا کوئی طریقہ ایسا بن جائے۔ جس سے انسانی جان ضائع نہ ہو۔

شیطان کو پتھر مارنے کے وقت کو بڑھا دیا جائے یا کوئی کنویئر بیلٹ بنا دی جائے۔ جس پر حاجی لوگ سات پتھر رکھ دیں اور وہ پتھر ڈائریکٹ شیطان پر جا کر گریں۔ اس سے انسانی جانوں کو خطرہ نہیں ہوگا۔

انسان اللہ کی عظیم تخلیق ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

شیطان کو تمام درسی و مذہبی کتابوں میں مردود کہا گیا ہے کیونکہ وہ سراپا برائی ہے اور برائی پھیلاتا ہے۔ دنیا میں جو انسان شیطان کی پیروی کرتے ہوئے برائیاں کرتے ہیں ان کو کیا کہا جائے گا؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

مسلمان کسی سے نہیں ڈرتا، وہ صرف اور صرف زکوٰۃ دینے سے ڈرتا ہے اللہ کی راہ میں دے کر تو دیکھیں وہ کئی گنا دیتا ہے۔

☆☆☆

خودکش بم دھماکہ کروانے اور کرنے والے یہ بھی خیال کریں

فرمان الٰہی پارہ 26 سورۃ الفتح آیت 29 ''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر اور مہربان ہیں آپس میں''

چھ ارب 50 کروڑ انسانوں کی اس دنیا کو اگر ایک سٹیڈیم سمجھا جائے۔ گراؤنڈ میں ایک ارب تیس کروڑ مسلمان موجود ہوں باقی 5 ارب 20 کروڑ غیر مسلم انسان بطور تماشائی محفوظ بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے کہ مسلمان بم دھماکوں سے بے قصور مسلمانوں کو مار رہا ہے۔ مسلمان ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ مسلمانوں کے جنازے اٹھ رہے ہیں۔ مسلمان عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں۔ مسلمان بچے/ بچیاں یتیم ہو رہی ہیں۔ بم دھماکہ کروانے یا کرنے والوں نے کبھی بیوہ اور یتیم بچوں کی چیخ و پکار کو سنا ہے۔ کبھی کسی بیوہ اور بے آسرا یتیم بچے/ بچیوں کو زندگی گزارتے دیکھا ہے کہ ان کو کن حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مسلمانوں کے پیغمبر آخری نبی الزماں حضرت محمد ﷺ نے ہمیشہ صبر سے کام لیا۔ اپنے

اعلیٰ کردار وعمل سے دعوت دے کر غیر مسلم انسانوں کو دائرہ اسلام (امن وسلامتی) میں داخل کیا۔
کفار نے جنگ کی تو آمنے سامنے لڑے، مجاہد کی شان یہی ہے، شہادت کا مقام بھی یہی ہے۔
خدا ہم سب مسلمانوں پر رحم فرمائے۔ (آمین)
نوٹ: کہیں مسلمان نادیدہ عناصر کی سازش کا شکار تو نہیں ہو رہے؟

☆☆☆

دینی علوم کے ساتھ دنیاوی علوم کا حصول بھی ضروری ہے

کسی بھی ریاست کو اچھے انداز میں چلانے کے لیے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ملک کے ہر قسم کے مختلف اداروں کے متعلقہ لوگوں کو اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنے فرائض سرانجام دینے چاہئیں۔ یہ اس لیے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ ان اداروں کی ساخت ایک خاص مقصد کو مدنظر رکھ کر بنائی جاتی ہے۔ ان اداروں میں کام کرنے والوں کی ٹریننگ اسی مقصد کے حصول کے لیے کی جاتی ہے۔ ملکی اداروں میں مذہبی ادارے بھی شامل ہوتے ہیں۔ اگر مذہبی اداروں کے لوگ دینی رہنمائی کے علاوہ پورے معاشرے کی بہتری، بھلائی کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں تو ان کو دوسرے دنیاوی علوم معاشیات، فزکس، کیمسٹری، فلسفہ ٹیکنالوجی، کمپیوٹر سائنس جیسے علوم سے واقف ہونا ضروری ہے وگرنہ دوسرے علوم سے نابلدی کی وجہ سے دوسرے لوگوں کا ہر شعبہ میں مرہونِ منت رہنا پڑتا ہے۔ تاکہ بین الاقوامی طور پر دوسرے ممالک کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ عالمی بھائی چارہ اور امن و امان کے زندگی گزاری جاسکے۔

دنیا میں چھ ارب پچاس کروڑ مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں اور سب کے مفاد ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔

☆☆☆

بڑے عذاب اور چھوٹے عذاب

عذاب کے معنی دکھ، تکلیف، تباہی، بربادی۔ آخرت میں عذاب آنے کے علاوہ دنیا میں بھی چھوٹے بڑے عذاب آتے رہتے ہیں۔

بڑے عذاب: زلزلے، طوفان، سیلاب وغیرہ

چھوٹے عذاب: بیماری، محرومی، ناانصافی، بیروزگاری، مہنگائی وغیرہ

دنیا میں چھوٹے چھوٹے عذابوں سے انسانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے اور ان کو دور کرنے کے لیے معاشرے میں لوگوں کی ذمہ داری لگائی جاتی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ یہ ذمہ دار لوگ کسی کوتاہی اور غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں جس سے انسانوں کے چھوٹے عذابوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

آخرت میں ذمہ داروں کو اپنی ذمہ داری کا حساب دینا ہوگا انسانیت کی خدمت میں عظمت ہے۔

☆☆☆

انسانی آزادی...... یہ دنیا کوئی کھیل تماشا نہیں ہے

خدا نے کائنات کو تخلیق کیا، زمین پر انسان کو اپنا خلیفہ بنایا پھر اس کی رہنمائی کے لیے پیغمبر بھیجے۔ آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے ذریعے رشد و ہدایت، قانون و حکمت کی کتاب قرآن مجید اتاری۔ انسان کو ہی حکم دیا کہ وہ خدائی قوانین کو لاگو کرے۔ چند قوانین کے علاوہ انسان کو عقل عطا کی گئی ہے کہ وہ مل جل کر اپنے معاشرے کو حدود و قیود میں رکھنے کیلئے قوانین بنائے جس سے معاشرے میں کنٹرول رہے اور نفسانفسی اور ابتری نہ پیدا ہو۔ ان میں ایک قانون انسانی آزادی کا بھی ہے۔ ہر انسان کی آزادی ملکی قوانین کی حد میں رہتے ہوئے بنیادی حق ہے۔ کیا اس آزادی کو غیر ضروری، غیر قانونی اور بلا جواز سلب کرنا بھی خدا کی نافرمانی میں شامل نہیں ہوتا۔ ذمہ دار لوگوں کو شاید اس دنیا میں تو نہیں آخرت میں حساب کتاب ضرور دینا ہوگا۔ کیونکہ خدا کا فرمان ہے کہ آخرت کے روز ہر انسان کے ہر عمل کا حساب ہوگا۔

فرمان الٰہی پارہ 17 سورۃ الانبیاء آیت نمبر 16: ''اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو

کچھ ان کے درمیان ہے کھیل تماشا کے طور پر نہیں بنایا ہے۔''
کوئی خیال کرے یا نہ کرے

نوٹ: آزادی سے محروم ہونے والا انسان کسی خاندان کا کفیل بھی ہوتا ہے۔

☆☆☆

مسلمانوں کے لیے غیر مسلم کا تبصرہ

دنیا میں مسلمان معاشروں کے حالات دیکھ کر ایک غیر مسلم کا تبصرہ ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ مسلمانوں کا مسلمان کہلوانا ان کی پیدائشی مجبوری ہے۔

☆☆☆

تمام مذاہب کے لوگ اپنے مذہب کو ہی اچھا سمجھتے ہوئے اس پر قائم رہتے ہیں

بنیادی طور پر دنیا میں جو انسان پیدا ہوتا ہے وہ اپنے والدین کے مذہب کو ہی اختیار کرتا ہے۔ عمر کے ساتھ جب انسان بڑا ہوتا ہے تو پھر اردگرد کے ماحول کو دیکھتا ہے۔ مختلف مذاہب کی تعلیمات کا مطالعہ کرتا ہے اپنی عقل و فہم کو استعمال میں لاتے ہوئے اگر کسی مذہب کی تعلیمات سے متاثر ہو جائے تو تبدیلی مذہب اختیار کر لیتا ہے ورنہ اپنے پیدائشی مذہب پر قائم رہتا ہے۔ ماضی میں طاقت کے ذریعے مذہب کی تبدیلی کے واقعات ضرور ہوئے ہونگے لیکن آج کل کے میڈیا کے دور میں طاقت کے ذریعہ ایسا ممکن نہیں رہا۔ اب دنیا میں کسی مذہب کے ماننے والوں کو کسی سازش کے تحت نقصان پہنچانا یا اپنے ماتحت رکھنا بھی ممکن نہیں رہا۔ ایسی تمام کوششوں کا ردعمل نہایت تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ جب انسان طاقت کا جواب طاقت سے نہ دے سکے تو وہ جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتا جس کی مثالیں خودکش حملے ہیں۔ دنیا میں طاقت رکھنے والے ممالک کو خود اپنی بقا اور دنیا میں انسانیت کی بقا کے لیے اپنی پالیسیوں میں تبدیلی لانا ہوگی۔ دنیا سب کی ہے علم و وسائل سب کیلئے ہیں۔ سب انسانوں کو اس کا حصہ دار بنانا ضروری ہوگا۔

☆☆☆

خدا غیر مسلم لوگوں کو مسلمانوں جیسی زندگی گزارنے کی ہدایت اور توفیق دے

مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ مخصوص سورتیں پڑھی جائیں تو بیمار تندرست ہو جاتا ہے، کاروبار میں برکت ہوتی ہے، دیگر مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ مسلمان یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ سچ بولا جائے، ناپ تول پورا رکھا جائے، انصاف کیا جائے، غریبوں کا خیال رکھا جائے، زنا قتل و چوری نہ کی جائے، امانت میں خیانت نہ کی جائے، حق تلفی نہ کیا جائے، ہمسائے کا خیال رکھا جائے، ہر انسان کو برابر سمجھا جائے، تکبر نہ کیا جائے، دین میں تفرقہ نہ کیا جائے، تہمت نہ لگائی جائے، غیبت نہ کی جائے، منافقت نہ کی جائے، حلال کھایا جائے اور دیگر قرآنی اصولوں پر عمل کیا جائے تو انسان کی زندگی اچھی اور معاشرہ بہتر ہو جاتا ہے۔

تمام اسلامی ملکوں کو دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ مسلمان غیر مسلم لوگوں سے کتنی اچھی اور بہتر زندگی گزار رہے ہیں۔ لہٰذا خدا سے دعا ہے کہ دنیا کے تمام غیر مسلم لوگوں کو مسلمانوں جیسی زندگی گزارنے کی ہدایت و توفیق دے (آمین)

اسلام انسانی زندگی کیلئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے

☆☆☆

انبیائے کرام اور اُن کی اُمتیں

دنیا میں تمام مذاہب کے انبیائے کرام نے انسانوں کو اپنے کردار اور عمل کیساتھ دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ تمام انبیا نے سادہ زندگی گزاری۔ سب ایماندار، دیانت دار، پاکباز اور سچے حق گو اور انصاف کرنے والے تھے۔ یہی تعلیمات انہوں نے اپنے ماننے والوں کو دیں۔

کیا آج کل کے زمانے میں ہر نبی کی اُمت والے زندگی کے انہی اصولوں پر قائم رہتے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں جو اصول ان کے نبیوں نے بتائے تھے؟

کیا کسی بھی نبی کے ماننے والے اسی بات سے نہیں پہچانے جائیں گے کہ وہ ان اصولوں کی پابندی کرتے ہیں؟

اگر نبی کے بتائے ہوئے اصولوں پر زندگی نہیں گزارتے تو کیا پھر بھی وہ اس کی اُمت کہلا سکتے ہیں؟

☆☆☆

انسانوں کی مذہب/عقیدہ کی بنا پر لڑائی

ایک مذہب کے ماننے والے یا فرقہ کے لوگ آپس میں کیوں لڑتے ہیں؟ ایک مذہب کے ماننے والے دوسرے مذہب کے ماننے والوں سے کیوں لڑتے ہیں؟ کیا یہ سب جنت کے لیے کیا جاتا ہے یا کوئی برتری حاصل کرنے کے لیے یا صرف ذہنی تسکین کیلئے؟ اگر کسی مذہب یا فرقہ والے کوئی برتری حاصل کر لیتے ہیں تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ کیا سب لوگوں کو زندگی کی بنیادی ضروریات خوراک، صاف پانی، صحت کا مناسب خیال اور انصاف مہیا ہو جاتا ہے۔ دنیا کو انسانیت کیلئے بنایا گیا ہے کیا انسانیت مل جل کر رہنے، ایک دوسرے کا خیال رکھنے، ایک دوسرے کو برداشت کرنے اور امن وسلامتی کے ساتھ رہنے کا نام نہیں ہے۔ کیا کبھی کوئی ایک مذہب کے ماننے والا یہ دعا کر سکتا ہے کہ خدا صرف اس کے مذہب اور فرقہ کے ماننے والوں کو ہی اولاد کی نعمت سے نوازے۔ دنیا کا ہر بچہ پیدا ہونے کے بعد اپنے والدین کا مذہب/عقیدہ اختیار کرتا ہے۔ وہ صرف بڑا ہو کر ہی مذہب/عقیدے کی تبدیلی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ وگرنہ اپنے پیدائشی مذہب، عقیدے پر قائم رہتا ہے۔

بچے کون عطا کرتا ہے؟ کائنات کا مالک کون ہے؟

کسی انسان کو اس کے مذہبی عقائد کی بنا پر قتل کرنا بھی خدا کی ذات سے انکار کرنے کے مترادف سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی روح کو خدا نے ہی بھیجا ہوتا ہے۔

آدھی دوزخ...... آدھی جنت

اسلام کے ماننے والوں سے سوال ہے کہ قرآن میں ستر سے زائد مرتبہ یہ بات دہرائی گئی

ہے" اور جو ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک عمل بھی وہ ہیں اہل جنت وہ اسی میں رہیں گے ہمیشہ"

ایسے مسلمان جو ایمان تو رکھتے ہیں لیکن نیک عمل نہیں کرتے وہ جنت یا دوزخ کے کس مقام پر ہو سکتے ہیں؟

آدھی جنت	آدھی دوزخ
آدھا جسم جنت میں	آدھا جسم دوزخ میں

نوٹ: ایمان کا مطلب ذہنی و عقلی طور پر خدا، اس کے فرشتوں، آسمانی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کو تسلیم کرنا ہے۔

☆☆☆

مذاہب کی تعلیمات کا غلط اور ناجائز فائدہ اٹھانے کا نقصان

دنیا کے تمام مذاہب آفاقی ہیں ان کی ہدایات اور تعلیمات کو بھی آفاقی گنا جاتا ہے۔ اگر کوئی فرد یا کسی بھی مذہب کی تعلیمات کو اپنے مفاد کی خاطر غلط اور ناجائز طور پر استعمال کرتا ہے تو اس کو اور اس میں شامل لوگوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے جس کا اثر باقی دنیا پر بھی ہوتا ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آج کل دنیا کسی ملک کے ایسے ہی عمل کی وجہ سے امن و سلامتی کے مسئلے سے دوچار ہے۔

☆☆☆

فرمان الٰہی......بجلی کی بچت......اور......لوڈشیڈنگ سے نجات

قرآن مجید کے پارہ 30 سورۃ النباء آیت 11 میں فرمان الٰہی ہے۔ "اور بنایا ہم نے دن کو کمائی کیلئے"

دنیا کے تمام ممالک نے ماسوائے چند کے کاروبار زندگی (سرکاری و نجی) کے اوقات کار فرمان الٰہی کو یا کسی انسان کا آٹھ گھنٹے کام کرنے کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے صبح 9 بجے سے شام 5 بجے تک مقرر کر رکھے ہیں۔ جس سے بجلی کی بے پناہ بچت ہوتی ہے۔ اور عوام لوڈشیڈنگ

کے عذاب سے بچ جاتے ہیں۔اور گھریلو وشہری زندگی نارمل رہتی ہے۔

''مسلمان ملکوں میں کاروبار کے اوقات کیلئے کونسے اصولوں کو سامنے رکھا جاتا ہے؟''

دنیا کے انسانوں کی عزت، بہتری، خوشحالی، ترقی اور سکون فرمان الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے میں ہی ہے۔

☆☆☆

رسول کا کام صرف پیغام دینا ہے: وما علینا الاّ البلاغ

سورۃ البقرہ: 135، 136۔ سورۃ آل عمران: 20، 144، 179۔ سورۃ المائدہ: 92، 99۔ سورۃ الانعام: 136۔ سورۃ الاعراف 85، 86، 87، 193۔ سورۃ یونس: 41، 49، 65، 72، 102، 108، 109۔ سورۃ ھود: 51، 93، 121، 122۔ سورۃ الحجر: 94، 95، 96، 97، 98، 99۔ سورۃ بنی اسرائیل: 93۔ سورۃ الفرقان: 57۔ سورۃ الکھف: 110، سورۃ مریم: 97، سورۃ طٰہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 135۔ سورۃ الانبیاء: 7، 8، 9، 107۔ سورۃ الحج: 49، 67، 68، 69۔ سورۃ الشعرا: 135۔ سورۃ الاحزاب: 45، 46، سورۃ سبا: 50۔ سورۃ یٰسین: 17۔ سورۃ ص: 65، 70، 86۔ سورۃ الزمر: 11، 12، 30، 65۔ سورۃ الشوریٰ: 12، 15۔ سورۃ احقاف: 9۔ سورۃ طور: 31۔ سورۃ مزمل: 10۔ سورۃ الدھر: 23، 24۔

☆☆☆

نماز اور زکوٰۃ کا قرآن مجید میں ذکر اور مسلمان

خدا نے آسمانی کتابوں تورات، انجیل اور قرآن مجید میں انسانوں کو نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے۔قرآن مجید میں یہ حکم تقریباً 40 مرتبہ دہرایا گیا ہے۔نماز میں قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں جس میں خدا کی طرف سے دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کیلئے نصیحت، ہدایت اور رہنمائی ہوتی ہے۔زکوٰۃ دنیا میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے ذریعے معاشی نظام ہے۔کیا آج دنیا میں مسلمانوں کی حالت زار مسلمانوں کے نماز اور زکوٰۃ جیسے بنیادی فرائض ادا کرنے سے کوتاہی اور لا پرواہی کی وجہ سے تو نہیں ہے۔کیا یہ خدا کے احکامات سے روگردانی نہیں ہے۔

مسلمانوں کی عزت وعظمت خدا کے احکامات پر عمل کرنے میں پوشیدہ ہے۔

سورۃ البقرہ: 43، 83، 110، 177، 277۔ سورۃ النساء: 77، 162۔ سورۃ المائدہ: 12، 55۔ سورۃ الاعراف: 156، 169۔ سورۃ توبہ: 5، 11، 18، 81۔ سورۃ ابراہیم: 31، 37۔ بنی اسرائیل: 110۔ سورۃ مریم: 31، 55۔ سورۃ طہٰ 132۔ سورۃ الانبیاء: 77۔ سورۃ الحج 41، 78۔ سورۃ المومنون: 8۔ سورۃ النور: 37، 56۔ سورۃ النمل: 3۔ سورۃ الروم 31، 39۔ سورۃ الاحزاب 33، سورۃ فاطر: 18، 29۔ سورۃ حم سجدہ: 6، 7۔ سورۃ الشوریٰ: 38۔ سورۃ المعارج: 23، 34۔ سورۃ المزمل 20۔ سورۃ الاعلیٰ: 15۔ سورۃ بینہ: 5۔ سورۃ الماعون۔ 4، 5۔ سورۃ الکوثر: 2۔

☆☆☆

مذہب......محبت یا نفرت

دنیا کے کسی مذہب نے انسان سے نفرت کرنے کی تعلیم نہیں دی۔ جو انسان مذہب/ فرقہ، رنگ ونسل، علاقائی، پیشہ ورانہ یا کسی بھی وجہ سے کسی دوسرے انسان سے نفرت کرتا ہے تو وہ انسان اپنے مذہب کی نفی کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب امن، سلامتی اور محبت کا پیغام دیتے ہیں وگرنہ انسان ان کو نہ مانتے۔ اسلام ایک مکمل دین ہے۔ امن وسلامتی، محبت اور انسانیت کی فلاح کا مکمل پیغام ہے۔ اس کو ماننے والوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ آپس میں تفرقہ بازی کی بنا پر نفرت سے پرہیز کریں کیونکہ کسی بھی مذہب کے لوگوں کے آپس میں رویہ کو دیکھ کر ہی اُس مذہب کے متعلق اپنا نظریہ/ خیال قائم کرتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ کے بھیجے ہوئے مذاہب اور دنیا میں رائج مختلف مذاہب

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا زمین پر بھیجا زندگی کو اچھی طرح گزارنے اور اس کی رہنمائی کے لئے مختلف ادوار میں پیغمبر بھیجے۔ اور دنیا میں تین بڑے مذاہب ہیں۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام۔ لیکن ان سب کو ماننے والے انسانوں کے حکمرانوں نے اپنے مذہب سے

ہٹ کر اپنا ایک الگ مذہب رائج کیا ہوا ہے۔ اس کا نام حکمرانی ہے اور اس مذہب کی بالا دستی کے لئے اکثر اوقات اپنے اپنے مذاہب میں دی گئی تعلیمات اور اصولوں کی قربانی دیتے ہیں۔ مثلاً کسی ایک انسان یا کئی انسانوں کی جان لے لینا انسانوں کو قید کر دینا، زندگی کے وسائل و ذرائع چھین لینا، ہیرا پھیریوں اور جھوٹ سے کام لینا وغیرہ وغیرہ۔ اور اس طرح اس وقت دنیا میں نفسا نفسی کا عالم ہے۔ 10% انسان امیر 20% مڈل کلاس اور 70% انسان غربت کی لکیر کے اوپر نیچے رہتے ہیں۔ کیا اس طرح دنیا کے حکمران کہنے کو تو اپنے اپنے مذہب کے پیروکار ہیں۔ لیکن عملی طور پر وہ اپنے مذاہب کی نفی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مذاہب میں ساری انسانیت کی فلاح بہبود کا حکم ہے۔

کیا یہ حکمران اللہ کی حکم عدولی کر رہے ہیں؟

کیا ان کو اللہ کی بیان کی گئی سزاؤں کا بھی علم ہے؟

اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

کیا آج کے مسلمانوں میں مسلمانوں جیسی خوبیاں ہیں؟

1- مسلمان میں کیا خوبیاں ہونی چاہئیں؟

2- مسلمانوں کے نمائندوں میں کیا خوبیاں ہونی چاہئیں؟

3- مسلمانوں کے سربراہ کی کیا خوبیاں ہونی چاہئیں؟

4- آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے کن خوبیوں کے ساتھ بنی نوع انسان کیلئے عملی زندگی کا نمونہ پیش کیا تھا؟

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 208 ”اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے“

☆☆☆

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

اگر انسان آخری نبی حضرت محمدﷺ کے ذریعے بتائے ہوئے اللہ کے احکامات کی پابندی کرتے ہوئے زندگی گزارے تو اس کو سب کچھ ملے گا اور اللہ بھی ساتھ دے گا۔ دنیا میں مسلمان قرآن کی تعلیم سے دور ہونے کی وجہ سے اور اپنے بداعمالوں کی وجہ سے دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ (شاعر سے معذرت کے ساتھ)

نہ کی محمدؐ سے وفا تو نے اگر

نہ ہم تیرے ہیں نہ جہاں تیرا ہے

اللہ کے احکامات جو محمدﷺ نے بنی نوع انسان کو پہنچائے اور جن پر عمل کرتے ہوئے حضرت محمدؐ نے اپنی زندگی میں مصیبتوں اور مشقتوں کا سامنا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کیلئے مشعل راہ بنایا۔ ان کے پیروکاروں کے لیے بھی انہی احکامات پر عمل کرنے سے انسانی زندگی بہتر طریقے سے گزاری جا سکتی ہے۔

ارادہ کیجئے......آغاز کیجئے۔

☆☆☆

انسانی زندگی کا زمین پر عرصہ

انسان دنیا میں ایک نوزائیدہ بچے کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ والدین پرورش کرتے ہیں پہلا چھوٹا بچہ پھر جوان اور پھر بوڑھا ہوتا ہے۔ (مرنے کا کسی کو علم نہیں) جو انسان 60/70 سال کا ہو جاتا ہے اس سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اس نے دنیا میں کتنا عرصہ گزارا؟ عام طور پر یہی جواب ملتا ہے کہ کل کی بات تھی۔ اسے گزرا ہوا کل ایک پل لگتا ہے۔ دنیا میں انسانی زندگی نہایت مختصر ہے۔ خالق کائنات اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کیلئے پیغمبر بھیجے اور آخری پیغمبر حضرت محمدﷺ کے ذریعے زمین پر زندگی گزارنے کے لیے انسان کی رہنمائی کو قرآن میں مکمل کر دیا۔ اس میں بار بار کہا گیا ہے کہ زندگی ایک آزمائش ہے اس کا حساب کتاب ہوگا۔ نیکیاں کرنے والوں کو اچھا اجر

ملے اور برائیاں کرنے والوں کو برا صلہ ملے گا۔

چند روزہ زندگی کی خاطر برائیوں میں ملوث ہو کر اپنے معاشرے کی حالت اور اپنی عاقبت نہ خراب کیجئے۔

☆☆☆

کیا مسلمان اسلام میں پورے پورے داخل ہیں؟

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 208: ''اے ایمان والو، اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے''۔

اگر کوئی پیچ کسی مشین میں پوری طرح فٹ نہ کیا جائے تو وہ مشین جلدی کھڑکھڑاہٹ کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور جس مشین کے پیچ پوری طرح فٹ ہوں وہ مستقل اور اچھا کام کرتی ہے۔ اسی طرح انسان کو کہا گیا ہے کہ وہ اسلام میں پورے پورے داخل ہوں گے تو زندگی بہتر رہے گی۔ کہیں آج کل دنیا میں مسلمانوں کی کھڑکھڑانے کی حالت اسی وجہ سے تو نہیں ہے کہ وہ اسلام میں پورے پورے داخل نہیں ہیں۔

☆☆☆

قرآن کو ماننے والوں کیلئے

قرآن سے بڑھ کر دنیا میں روشنی کا کوئی سرچشمہ نہیں ہے۔ یہ کوئی خیال نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے جو نور ہی نور ہے۔ گر قرآن کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کیا جائے تو ایک معاشرہ کیا پوری دنیا روشن ہو جائے گی۔

نوٹ: کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مسلمان خود ہی اسلام کے اصولوں کی پابندیوں سے ڈرتے ہیں۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

☆☆☆

انسان روشنی چاہتا ہے

انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ روشنی کو پسند کرتا ہے۔ خالق کائنات نے دن اور رات کا نظام قائم کیا ہے کہ دن میں کام کیا جائے اور رات کو آرام کیا جائے۔ اگر دن روشن نہ ہو تو کام کیسے ہوسکتا ہے؟

ہر برائی معاشرے میں معاشرتی اندھیرا پھیلانے کی موجب ہوتی ہے جہاں برائیاں زیادہ ہو جائیں اس معاشرے میں اندھیرا بڑھ جاتا ہے۔ اگر انسان معاشرے میں اندھیرا محسوس کرتا ہے تو وہ خود خیال کرے کہ خود تو معاشرے میں اس اندھیرے کا باعث تو نہیں بن رہا۔ اگر خود ہی اندھیرا پھیلانے میں شامل ہے تو پھر احتجاج کا حق نہیں رکھتا۔

کسی معاشرے کی برائیاں لوگ مل جل کر ہی دور کر سکتے ہیں۔

سورۃ ھود آیت 114 ''کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں یہ اُن کیلئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں''

☆☆☆

خدا اپنی مخلوق سے باخبر ہے......اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں

سورۃ الانعام آیت 59 ''اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غائب کی، نہیں جانتا انہیں کوئی سوائے اس کے اور وہ تو جانتا ہے اسے بھی جو خشکی میں ہے اور جو سمندر میں ہے اور نہیں جھڑتا کوئی پتہ مگر وہ اس کے علم میں ہے اور نہ کوئی دانہ زمین کے تاریک پردوں میں (ایسا ہے) اور نہیں کوئی تر اور نہ کوئی خشک (چیز) مگر وہ روشن کتاب میں درج ہے۔''

سورۃ الملک آیت نمبر 13 ''اور آہستہ کہو تم اپنی بات یا اونچی آواز سے، بے شک وہ پوری طرح باخبر ہے سینوں کے بھیدوں سے''۔

سورۃ لبقرۃ آیت 216: ''مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لیے نقصان دہ ہو، اور ان باتوں کو خدا

ہی، تر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔''

سورۃ البقرۃ آیت 153-152: ''سوتم مجھے یاد کیا کرو میں تجھے یاد کیا کروں گا۔ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

سورۃ البقرۃ آیت 186: ''جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔''

سورۃ النساء آیت 104: ''اور ہے اللہ ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا''

☆☆☆

نماز کا قائم کرنا

تمام الہامی کتابوں میں نماز قائم کرنے پر بار بار زور دیا گیا ہے۔ نماز میں حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ خود انسان کی بہتری و بھلائی پوشیدہ ہے۔ مسلمان دن میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرنے کے دوران قرآن کی آیات تلاوت کرتا ہے۔ قرآنی آیات میں انسانی زندگی کیلئے نصیحت، ہدایت اور رہنمائی ہے۔ ہر نماز کے دوران مسلمان اللہ سے تجدید عہد دہراتا ہے تاکہ نماز کے بعد اس کو زندگی کی مصروفیات میں اللہ کے احکامات کا خیال رہے۔ غیر عربی مسلمان نماز کے دوران تلاوت کی گئی آیات کا مطلب سمجھیں تاکہ ان کو احساس ہو کہ اللہ کی کونسی نصیحت، ہدایت اور رہنمائی کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس سے نماز میں توجہ پیدا ہوگی، وگرنہ نماز کے دوران دنیاوی خیالات ذہن پر حاوی رہیں گے۔ عبادت یکسوئی کے ساتھ کی جاتی ہے۔

نوٹ: مناسب ہوگا کہ نماز کے دوران وہ قرآنی آیات کی تلاوت کی جائیں جس میں نیک اعمال کرنے کا ذکر کیا گیا ہے

☆☆☆

ظالم............مظلوم اور مظلوم انسانوں کی خواہش؟

دنیا میں ظلم کرنے والے کو ظالم اور جس پر ظلم ہو رہا ہو اس کو مظلوم کہتے ہیں۔ دنیا میں

مظلوم انسان بے بس و مجبور لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے مظلوم لوگوں کی اللہ سے دعا۔ ہے کہ اگر اس جہاں میں نہیں تو اگلے جہاں میں دنیا میں ظلم کرنے والے ظالموں کا عبرت ناک حشر (جس کا قرآن میں بار بار ذکر کیا گیا ہے) کا منظر ضرور دکھانا۔

☆☆☆

رہنما اور اُن کے محافظ/ گن مین اللہ اور اُس کے رسول محمدؐ کے ماننے والوں کیلئے

آخری نبی الزمان حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں اُن کے محافظ نہیں ہوتے تھے نہ ہی اُن کے وصال کے بعد خلفائے راشدین کے محافظ ہوتے تھے۔ ورنہ خلفائے کرام شہید نہ ہوتے ۔آج کل کے زمانے میں اسلامی مما لک میں کوئی ایسا ملک نہیں ہے جس کے رہنماؤں کی حفاظت کیلئے اُن کے گن مین نہ ہوں۔ مگر زمانہ حال میں اللہ اور اس کے رسول کو نہ ماننے والے لیکن اُن کے اصولوں پر چلنے والے پالمے نامی ایک شخص کی مثال ملتی ہے جو یورپ کے ایک ملک سویڈن کا وزیر اعظم تھا۔ جو رات کو اکیلا گھر واپسی پر قتل ہو گیا۔ اس کے بعد دوسرا وزیر اعظم مقرر ہو گیا لیکن اُن کی اسمبلی نے نئے وزیر اعظم کو بھی کوئی گن مین رکھنے کی اجازت نہیں دی۔ اس اصول پر کہ ایک شخص چلا جاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔

انسان کا کردار ہی اس کا سب سے بڑا محافظ/ گن مین ہوتا ہے۔

☆☆☆

حضرت عمرؓ کے اقدام کی تقلید اور پاکستان

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں قحط کے وقت چوری کے ملزموں کے ہاتھ کاٹنے کی سزا موقوف کر دی اور اس کا جواز یہ بتایا کہ چونکہ ریاست اس وقت سب لوگوں کو وافر مقدار میں غلہ فراہم نہیں کر سکتی۔ اس لیے ہمیں اختیار نہیں کہ چوری کے مجرموں کو انتہائی سزا دیں۔

کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ اسی اصول پر پاکستان کے حکمرانوں نے روزِ اول سے سرکاری ملازموں کی تنخواہ میں گزارے کے مطابق اضافہ نہیں کیا کہ خزانے میں اتنے پیسے نہیں ہیں کہ تنخواہوں میں اضافہ کیا جا سکے اور سرکاری ملازموں کو توکل پر گزارا کیلئے چھوڑ دیا ہے۔ اور دنیا کو یہ باور کرایا جائے کہ توکل پر گزارا کیسے کیا جاتا ہے؟

نوٹ: کسی بھی ملک، ادارے، کارخانے کے ملازموں کو گزارے کے مطابق تنخواہ نہ ملے تو کرپشن پھیل جاتی ہے اور ان کا چلنا محال ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہے؟

البقرہ آیت نمبر 138 فرمان الٰہی ہے۔

"اللہ کا رنگ اختیار کرو، اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں"

زندگی گزارنے کیلئے قرآن میں دیئے گئے اللہ کے احکامات کو ہی ہم اللہ کا رنگ کہہ سکتے ہیں۔

علم.....حق.....سچ.....نیکی.....انصاف.....جائز.....حلال

اللہ کے رنگ کو دنیا میں کیسے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے والے معاشرے کو دیکھ کر دنیا میں اسلامی ممالک کہلانے والے ملکوں کے معاشروں کو دیکھا جائے کہ وہ اللہ کے رنگ میں کتنے رنگے ہوئے ہیں؟

☆☆☆

تلاوت قرآن پاک اور اس پر عمل کی برکتیں

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت کرنا رحمت اور برکت کا باعث ہے۔ مسلمان اپنے دکھوں، تکلیفوں، بیماریوں سے نجات پانے کیلئے اور ثواب حاصل کرنے کیلئے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کو سمجھ کر اگر اس پر عمل کیا جائے تو کسی بھی معاشرے کو درپیش مسائل تکلیفوں، مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات مل سکتی ہے۔

قرآن کا پیغام بنی نوع انسان کیلئے ہے۔ اگر دنیا کے تمام انسان قرآن پاک میں دیئے گئے احکامات پر عمل کریں تو ساری دنیا خود بخود ایک مثالی معاشرہ بن جائے گی۔

نوٹ: جن کو عربی نہ سمجھ آئے وہ اپنی مقامی زبان میں اس کا ترجمہ پڑھیں۔ مسجدوں میں بھی ترجمہ کے ساتھ قرآن پاک کے نسخے موجود ہونا چاہیئں۔ تاکہ عام سادہ لوح آدمی بھی اس سے استفادہ کر سکے۔

☆☆☆

دوسروں کو دھوکہ دینے والے خود اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (سورۃ الانعام آیت نمبر 124)

''اور اس طرح ہم نے لگا دیا ہر بستی میں ___ اس کے بڑے بڑے مجرموں کو کہ وہ اپنے مکر و فریب کے جال پھیلائیں وہاں ___ اور نہیں مکر و فریب کرتے وہ مگر اپنے ہی ساتھ لیکن انہیں شعور نہیں''۔

☆☆☆

سفارش کرنے والے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا فرمان

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ النساء آیت نمبر 84 میں فرمایا ہے ''جو کرے گا سفارش اچھے کام کی ہوگا اس کیلئے حصہ اس میں سے اور جو کرے گا سفارش برے کام کی ہوگا اس کیلئے حصہ اس میں سے اور ہے اللہ ہر چیز پر قادر و نگران''۔

نوٹ: دنیا میں برے کام کی سفارش کرنے والا برائی پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا مسلمان خود ہی اسلام کی تعلیمات کے خلاف زندگی میں عمل کر کے اسلام جیسے عظیم

مذہب کی بدنامی کا باعث تو نہیں بن رہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنا، فرقہ واریت کی بنا پر ایک دوسرے کو قتل کرنا، ایمانداری، دیانت داری کے اصول سے انحراف کرنا، ناانصافی، خواتین پر ظلم، اشیاءِ خوردنی میں ملاوٹ، گراں فروشی، رشوت ستانی، جھوٹ، غریب کا حق مارنا وغیرہ۔

☆☆☆

یہ بات تمام مذاہب میں یکساں ہے

اگر انسان اچھائی کے راستے پر چلے گا تو پوری دنیا کے انسان اچھے طور پر زندگی گزار سکیں گے۔ اگر برائی کی راہ پر چلیں گے تو دکھ، مصیبتیں، پریشانیاں، بیماریوں میں مبتلا رہیں گے۔

نیکی اچھائی......اللہ کی صفات ہیں۔

☆☆☆

دنیا کے مذاہب سچے ہیں

دنیا کے تمام مذاہب کو ماننے والے ان مذاہب کو سچ کہتے ہیں۔ یہ سچ کیسے ثابت ہوگا اگر وہ اپنے مذاہب پر پوری طرح عمل کریں گے تو پتہ چلے گا کہ یہ سچ ہے۔ اگر عمل نہ کریں تو پھر یہ صرف ایک سچی کتاب کی صورت رہ جائے گی۔

کریں تو ہیرا پھیریاں، ناانصافی، ملاوٹ، چوری، ڈاکہ زنی، لوٹ مار اور کہیں کہ یہ ہمارے مذہب سچے ہیں۔

☆☆☆

مذہب عیسائیت کے پیروکاروں کیلئے سوال

دنیا میں انسانوں کی آبادی تقریباً چھ ارب پچاس کروڑ ہے۔ دنیا میں مذاہب کے ماننے والوں کا مقابلہ کیا جائے تو زیادہ تعداد عیسائیت کے ماننے والے لوگوں کی ہے اور اس وقت وہی دنیا

میں اپنی بالادستی قائم کیے ہوئے ہیں۔ کیا عیسائیت میں کسی جگہ لکھا ہوا ہے کہ چند امیر ملکوں کے لوگ دولت اکٹھی کرتے جائیں اور دنیا میں دوسری جگہوں پر رہنے والے بے شمار عیسائی مذہب کے لوگ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رہیں۔ مقدس انجیل کے کونسے باب میں ایسا سبق ہے؟

دنیا کے دیگر مذاہب اسلام، ہندومت، بدھ مت، یہودیت اور سکھ سے تعلق رکھنے والے بھی اس بات کا خیال کریں کہ کہیں ان کے ہاں تو ایسا نہیں ہو رہا؟ علمی طور پر سب مذاہب سچے اور اچھے ہیں لیکن عملی طور پر کون سچا ہے اور کون اچھا ہے؟ ایسا ان کے ماننے والوں کے اعمالوں سے ثابت ہوتا ہے؟

☆☆☆

فرمان الٰہی

سورۃ النمل آیت نمبر 80: ''کچھ شک نہیں کہ تم مُردوں کو بات نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں آواز سنا سکتے ہو۔''

سورۃ الروم آیت نمبر 52: ''تو تم مُردوں کو بات نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جب وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں آواز سنا سکتے ہو۔''

سورۃ فاطر آیت نمبر 22: ''اور نہ زندہ اور مُردے برابر ہو سکتے ہیں خدا جس کو چاہے سنا دیتا ہے اور تم ان کو جو قبروں میں (مدفون) ہیں سنا نہیں سکتے۔

☆☆☆

دنیا میں اسلام کیونکر اور کس طرح پھیلے گا؟

اللہ تعالیٰ نے انسانی عقل کو اتنا شعور بخشا کہ ماضی قریب میں بے شمار سائنسی ایجادات وجود میں آئیں۔ میڈیا کے شعبے میں سیٹلائٹ کی وجہ سے اتنی ترقی ہو چکی ہے کہ دنیا میں کسی بھی جگہ کوئی واقعہ یا حادثہ رونما ہو جائے تو چند منٹوں میں ساری دنیا کے علم میں آ جاتا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف علوم کی کتابوں میں درج علم بھی انسانوں میں منتقل ہو رہا ہے۔

دنیامیں انسان کی زندگی گزارنے کیلئے سب سے بہترین رہنمائی قرآن میں کی گئی ہے۔
اس میں کائنات کی سچائیاں بیان کی گئی ہیں جوانسان اس کو پڑھتا ہے، سمجھتا ہے وہ سچ کو پالیتا ہے۔
اس طریقے اور ذریعے سے دنیا میں اسلام کی روشنی تیزی سے پھیل رہی ہے اور مزید پھیل جائے گی۔
نوٹ: جو پیدائشی مسلمان ہیں ان پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی اس کو پڑھیں اور سمجھیں تاکہ ان کی تجدید نو ہوتی رہے۔ ہوسکتا ہے کوئی نومسلم ان سے قرآن میں بیان کی گئی حقیقتوں کے بارے میں پوچھ لے۔

☆☆☆

مسلمانوں میں فرقہ وارانہ نفرت پھیلانا

کیا مسلمانوں میں سنی حضرات کا کعبہ کوئی اور ہے اور شیعہ حضرات کا کعبہ کوئی اور ہے؟
کیا سنی شیعہ جھگڑا رک نہیں سکتا؟
کون روکے گا..........؟ مسلمان

عراق میں چھ لاکھ سے زیادہ مسلمان (شیعہ، سنی) ہلاک ہو چکے ہیں۔ کہیں یہ مسلمانوں کو کمزور کرنے کی عالمی سازش تو نہیں ہے؟ یورپ، امریکہ، جاپان اور انڈیا کے انسانیت کے علمبردار لاکھوں انسانوں کی ہلاکت پر پُراسرار طور پر خاموش ہیں۔
کیوں.........؟

☆☆☆

مسلمانوں کیلئے فکر کا مقام

اس وقت دنیا کے ہر حصے میں مسلمانوں کا ہی جانی و مالی طور پر نقصان ہو رہا ہے۔ کسی جگہ مسلمان ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں، مارنے والا اور مرنے والا دونوں مسلمان ہوتے ہیں۔ کسی جگہ غیر مسلم مسلمانوں کو مار رہے ہیں۔ اگر یہ کوئی عالمی سازش ہے کہ مسلمانوں کو مالی و عسکری لحاظ سے حد درجہ کمزور کر دیا جائے اور پھر مستقبل میں خانہ کعبہ کو غیر مسلم یہ کہہ کر ملکیت کا دعویٰ کر

سکتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی تھی اور ان کا تعلق زیادہ قریبی ہے اور اسی بناء پر مسجد اقصیٰ کی طرح نعوذ باللہ خانہ کعبہ پر قبضہ کرلیں۔

اس صورتحال میں مسلمان اپنی مفلوج حالت ہونے کی وجہ سے کیا کرسکیں گے؟

کیا ایران کو ایٹمی طاقت بننے سے روکنا اسی سازش کی ایک کڑی تو نہیں ہے؟

☆☆☆

دنیا کے مسلمانوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ

دنیا میں مسلمانوں کے سائنس و ٹیکنالوجی و فوجی قوت میں کمزوری کے باعث جس طرح تیل کے ذخائر پر دنیا کی ایک سپر طاقت کا قبضہ وسیع ہوتا جارہا ہے کیا مستقبل میں ایسا ہوسکتا ہے کہ سپر طاقت مسلمانوں کو حج یا عمرہ کرنے کے لیے سعودی عرب میں داخل ہونے سے روک دے؟ اگر ایسا ہو جائے تو مسلمان کیا کرسکیں گے؟

1-اپنے اپنے ملک میں ہڑتالیں کریں گے اور احتجاجی جلوس نکالیں گے؟

2-اسلامی کانفرنس منعقد کر کے قرارداد مذمت پاس کریں گے؟

3-اقوام متحدہ میں کوئی قرارداد پیش کریں گے؟

4-................................؟ 5-................................؟

کیا مسلم امہ میں بھی کبھی اتفاق ہوسکتا ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ہر مسلمان اپنی زندگی میں مدینہ جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جب وہاں سے بلاوا آتا ہے تو انسان مدینے جاتا ہے۔ جن کو مدینے بلایا جاتا ہے کیا وہ وہاں سے واپس آکر کاروبارِ زندگی میں قرآن کے مطابق عمل کرتے ہیں جن کا مدینے والے (حضرت محمدؐ) نے خود عملی نمونہ پیش کیا تھا۔ ہر سال لاکھوں مسلمانوں کو مدینہ بلایا جاتا ہے اور کئی لوگوں کو تو بار بار بلایا

جاتا ہے۔ کیا اسلامی ملکوں کے معاشرے کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے معاشرہ کی حالت وہی ہے جن اصولوں پر مدینے والے نے آج سے پندرہ سال پہلے معاشرہ قائم کر دکھایا تھا؟

ایک سوال

☆☆☆

مسلمانوں کا قرآن پر یقین اور عمل

اگر مسلمان قرآن پر کامل یقین رکھتے ہیں تو اس میں دیئے گئے اللہ کے احکامات پر عمل کرنے سے غفلت اور کوتاہی کیوں کرتے ہیں؟ کیا ایسا عمل اپنے آپ کو دھوکا دینے کے برابر نہیں۔ اپنے ہی یقین پر پوری طرح عمل نہ کرنے سے آج تک مسلمانوں کا دنیا میں کیا مقام ہے؟ قرآن پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری چاہے وہ عام مسلمان ہو یا حکمران ہو۔ دنیا کے غیر مسلم لوگ آپس میں خوش ہوتے ہوں گے کہ مسلمان ایک دوسرے کو جان سے مار رہے ہیں۔ شاید غیر مسلم طاقتیں دونوں لڑنے والے فریقین کی در پردہ مدد بھی کرتی ہوں۔

اللہ سب کو ہدایت دے (آمین)

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 208 ''اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے''۔

☆☆☆

گذشتہ صدیوں میں مسلمانوں کا علم کے میدان میں کوشش نہ کرنا

مسلمان سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں دوسری دنیا سے پیچھے رہ گئے۔ دنیا کے دوسرے لوگ ایجادات کرتے رہے اور مسلمان اس عرصہ کے دوران ہر نئی ایجاد کو فوری طور پر بدعت اور حرام قرار دیتے رہے۔ لاؤڈ سپیکر کو شیطان کہا گیا۔ ریل کے انجن کو شیطان کہا گیا۔ ہوائی جہاز کو شیطان کہا گیا۔ تصویر اور ٹیلی ویژن کو بدعت اور حرام قرار دیا گیا۔

اگر سائنس کا حاصل کرنا کفر ہے تو قرآن میں سائنسی سچائیوں اور حقیقتوں کا ذکر کیوں کیا گیا ہے؟ آج قرآن میں بیان کی گئی سائنسی سچائیاں غیر مسلم عملی طور پر ثابت کر رہے ہیں اور اسی وجہ سے وہ برتری حاصل کیے ہوئے ہیں؟

مسلمانوں کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی تعلیم حاصل کرنا اس دور کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

نوٹ: کیا مسلمانوں میں اہلیت ہی اتنی تھی یا وہ کسی سازش کا شکار تھے؟

☆☆☆

کیا مسلمانوں کیلئے علم کے حصول میں کوئی رکاوٹ تھی

پندرہویں صدی کے دوران دنیا کے ایک مذہب کے پیروکاروں نے اپنے مذہب میں پوپ کی اجارہ داری کو ختم کر دیا۔ انسانی ذہن پر لگائی پابندیاں ختم ہوگئیں۔ علم کے حصول اور عقل و دانش کے خیالات کا کھل کر اظہار ہونا شروع ہوگیا۔ یورپ میں یکے بعد دیگرے نئی نئی ایجادات ہوئیں۔ رفتہ رفتہ اٹھارہویں صدی کے دوران وہ لوگ دنیا میں پھیلے۔ انیسویں صدی میں دنیا پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیا، آسٹریلیا۔

کیا مسلمانوں میں ایجادات کرنے میں اور حصول علم عقل و دانش کے اظہار کی راہ میں کوئی رکاوٹ تھی اور وہ رکاوٹ کیا تھی؟

سلطان...... خلیفہ...... بادشاہ...... علماء...... یا...... عام مسلمان

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر انسان اللہ کے دیئے گئے احکامات کے مطابق زندگی گزارے اور اللہ کا خوف دل میں رکھے کیا وہ انسان دنیا میں کسی باطل قوت سے خوفزدہ ہو سکتا ہے؟

☆☆☆

دنیا کے مسلمانوں کی نااتفاقی اور دنیا میں عزت یا ذلت

جب سے آخری نبی الزماں حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اسلام کا بطور مکمل دین ظہور ہوا ہے مسلمانوں کو غیر مسلم لوگوں کی ہمیشہ سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس وقت دنیا کی کل آبادی تقریباً 6 ارب پچاس کروڑ ہے اور اس میں سے مسلمان صرف 1 ارب 25 کروڑ ہیں۔ باقی سب غیر مسلم ہیں۔ تمام غیر مسلم ایک دوسرے سے سخت اختلافات کے باوجود ایک نقطے پر اکٹھے ہیں کہ دنیا میں مسلمانوں کو ذلیل خوار، اقتصادی طور پر اور جسمانی طور پر ختم کیا جائے۔ اس کے برعکس مسلمانوں کا آپس میں اتفاق نہیں ہے۔ اگر مسلمان مسلمان سے لڑتا مارتا رہا تو دنیا میں ان کے لیے عزت یا ذلت کا مقام ہوگا۔ پارہ 10 سورۃ الانفال آیت نمبر 45 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

''اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔

اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

کیا مسلمانوں کا ایک دوسرے سے نفرت کرنا، جھگڑا کرنا اور جان سے مار دینا اللہ تعالیٰ کے فرمان کی صریحاً نافرمانی نہیں ہے؟

اور نافرمانی کی سزا کیا ہے؟''

☆☆☆

دعوت حق اور مسلمان معاشرہ

دنیا کی کل آبادی تقریباً چھ ارب تیس کروڑ ہے۔ ہندو اور بدھ مت کے لوگ تقریباً 40% ہیں۔ عیسائی اور یہودی مذہب کے لوگ تقریباً 35% ہیں۔ مسلمان تقریباً 15% ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر نبی الزماں حضرت محمد ﷺ نے قرآن کے مطابق مدینہ میں اپنی زندگی میں عملی طور پر اسلامی معاشرہ قائم کیا تھا۔ جس کو دیکھتے ہوئے اس وقت کے غیر مسلم لوگوں نے جوق در جوق اسلام قبول کیا تھا۔ آج بھی اگر اسلامی ممالک کے لوگ اسلام کے مطابق

اپنی زندگیوں کو عملی جامہ پہنائیں اور اپنا ایک مثالی معاشرہ قائم کریں تو پھر اُسی طرح غیر مسلم لوگ اسلام قبول کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

انسان کا وارث

دنیا میں عام طور پر انسان خواہش رکھتا ہے کہ اس کی زندگی کے بعد اس کی محنت سے اکٹھی ہوئی دولت و جائیداد کا کوئی وارث ہو۔ یہ وارث لوگ صرف اس کی دولت اور جائیداد خرچ کرنے کے وارث ہوتے ہیں۔ نیک کام کرنے والے انسان کے وارث اس کے اچھے و نیک کاموں اور خیالات کو آگے بڑھانے والے وارث ہوتے ہیں۔ وراثت دوسری یا تیسری نسل تک ختم ہو جاتی ہے۔ انسان کو پیدا کرنے والا، زندگی دینے والا، صحت دینے والا، روزی دینے والا اور آخر میں موت دینے والا صرف اللہ ہی ہے۔

اللہ سب کا وارث ہے۔

☆☆☆

اللہ کہتا ہے

اللہ اپنے بندے سے کہتا ہے کہ

تم میرے ساتھ ہو (اللہ کے رستے پر چلنے والے)

تم میرے ساتھ نہیں ہو (شیطان کے رستے پر چلنے والے)

☆☆☆

ہر مسلمان کی ایک بنیادی ذمہ داری

دنیا کے ہر مسلمان کی ایک بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن مجید کا علم حاصل کرے جو مسلمان عربی زبان نہیں سمجھتے وہ اپنی مقامی زبان میں ترجمہ پڑھیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر مسلم

سوال کرے اور وہ علم نہ ہونے کی وجہ سے تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ اگر مسلمان نے ترجمہ پڑھا ہوگا تو وہ غیر مسلم کو تسلی بخش جواب دے سکتا ہے۔ ہوسکتا ہے سوال کرنے والا غیر مسلم اس کا جواب سن کر اسلام قبول کر لے۔

☆☆☆

دنیا میں مسلمان کیوں کمزور ہیں؟

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مسلمان نہ پورا قرآن کا علم رکھتے ہیں اور نہ ہی قرآن کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ اپنے علم اور کردار کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے سامنے معافیا نہ صفائیاں پیش کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

تکبر Stiff Neck گردن میں سریا

دنیا میں کسی شخص میں کسی بھی وجہ سے مثلاً اقتدار (صدر، وزیر، مشیر، ناظم، کونسلر وغیرہ) سے، مال ودولت سے، عہدہ سے (افسر)، علم ودانش اور فن کی وجہ سے، جسمانی طاقت یا کسی بھی وجہ سے تکبر آجائے تو اُسے متکبر (تکبر کرنے والا) کہتے ہیں۔ پنجابی زبان میں اُس کو گردن میں سریا (لوہے کی سلاخ) کہتے ہیں اور انگریزی میں Stiff Neck کہتے ہیں۔

کیا اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے کسی مسلمان معاشرہ میں اوپر بیان کی گئیں وجوہات کی بنا پر کسی بھی مسلمان کے دماغ میں تکبر یا گردن میں سریا آسکتا ہے۔ ایسے متکبر لوگ خود محسوس نہیں کرسکتے، دوسرے لوگ محسوس کرتے اور دیکھتے ہیں۔

قرآن میں تکبر کرنے والے کے بارے میں سورۃ النحل آیت نمبر 23: ''ضروری بات ہے کہ اللہ ان سب کے احوال پوشیدہ وظاہر جانتے ہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

☆☆☆

سب جانیں......سیدھی بات

سب جانیں......سیدھی بات

حق......سچ......علم......انصاف......امانت......دیانت

ہے قرآن کی بات

ہر انسان کے لیے بہتری کی بات

حکمران ہو یا عام انسان......مسلم ہو یا غیر مسلم

سب کیلئے ایک ہی بات

قرآن کی بات

حق......سچ......علم......انصاف......امانت......دیانت

پوری انسانیت کی بھلائی کا راز......قرآن کی بات

کوئی جتنا دور ہو گیا......اتنا ہی ذلیل ہو گیا

ایک انسان ہو، خاندان ہو، قوم ہو، قبیلہ ہو، ملک ہو

حکمران......زیادہ ذمہ دار

رہنما......سیاسی، مذہبی زیادہ ذمہ دار

سربراہ، گھرانہ، قوم، قبیلہ......زیادہ ذمہ دار

☆☆☆

قرآن کریم کی لامحدود برکتوں میں سے چند برکتیں

قرآن مجید میں زندگی گزارنے کیلئے انسان کو نصیحت و ہدایت کی گئی ہے۔ اس میں عقل و دلائل کے ساتھ انسان کی رہنمائی کی گئی ہے۔ اس میں جرأت و صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ معاشرتی بیماریوں جھوٹ، حق تلفی، چوری کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اس میں اللہ کی رحمت اور فضل کا بیان ہے۔ کائنات کے بارے میں علم بھی اسی میں دیا گیا ہے اور اس کی تسخیر کے بارے میں بار

بار ذکر کیا گیا ہے، کہ "ہے کوئی انسان اس پر غور کرے، سوچے اور سمجھے"۔ ہر انسان مرد وعورت، بوڑھا، جوان، بچے حاکم ومحکوم اس قرآن کو پڑھیں عربی کے ساتھ مقامی زبان میں سمجھیں۔ وہ اپنے اندر ایک ایسی قوت محسوس کریں گے جس سے وہ اس دنیا میں حق سچ با عزت زندگی گزار سکیں گے۔ آخرت کی بھلائی کا راز بھی اسی میں بتایا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

نوٹ: زندگی کی بے شمار پریشانیاں بھی دور ہو سکتی ہیں۔

☆☆☆

عید کا چاند اور ایک غیر مسلم کا مسلمانوں سے سوال

مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام ایک مکمل دین ہے اور اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ تو پھر مسلمان عید الفطر مختلف دنوں میں کیوں مناتے ہیں؟ کیا غیر مسلم سائنس الگ ہے اور مسلم سائنس الگ ہے۔ دنیا میں علم کا ایک شعبہ سائنس ہے۔ اس کی ایک برانچ فلکیات ہے جس کی رو سے اگر سورج یا چاند گرہن لگنا ہو تو دنیا کے انسانوں کو اس سے پہلے ہی اس کا وقت اور مقام بتا دیا جاتا ہے کہ زمین کے کسی بھی حصہ پر فلاں وقت گرہن ہوگا اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ کیا مسلمان عید کا چاند دیکھنے کے ابہام کو دور کرنے کے لیے اس علم فلکیات سے استفادہ نہیں کر سکتے؟

نوٹ: اگر مسلمانوں کے پاس سائنس کا علم نہیں ہے تو کسی غیر مسلم تنظیم کو فیس ادا کر کے یہ معلوم کروا سکتے ہیں کہ دنیا کے ہر حصے میں چاند کس وقت طلوع ہو سکتا ہے؟ جس سے دنیا کے مسلمان اپنے اپنے علاقوں میں عید الفطر کی نماز اکٹھے ادا کر سکیں۔

☆☆☆

تنقید اور رہنما

پرانے زمانے میں حکمران جابر اور ظالم ہوتے تھے ان پر تنقید نہیں ہو سکتی تھی۔ (انسانوں کا ایک دوسرے سے اتنا رابطہ نہیں تھا)۔ آج کل کے زمانے میں رابطے آسان ہو گئے ہیں۔ انسانیت کے حوالے سے کتابوں میں جو پڑھایا جاتا ہے اگر اس کے خلاف کوئی عمل ہو جائے

یا ہور ہا ہو تو نئی نسل بڑوں اور ذمہ دار لوگوں سے سوال پوچھتی ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ زمانۂ قدیم اور زمانۂ حال کو دیکھتے ہوئے مستقبل کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسانیت کے خلاف کوئی حاکم یا شخص عمل کرنے کی جسارت نہیں کر سکے گا اور دنیا سچ پر چلے گی۔

قرآن میں بھی سچ پر ہی زندگی گزارنے کی تلقین کی گئی ہے۔

☆☆☆

اللہ کی رحمت کا تصور

کیا ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، سمگلنگ، ملاوٹ، دھوکہ دہی، رشوت اور دیگر ناجائز طریقوں سے دولت اکٹھی کر کے امیر بن جانے کو اللہ کی رحمت تصور کیا جائے گا۔

مذہب اسلام میں اللہ کی رحمت کا کیا تصور ہے؟

☆☆☆

دنیا میں انسانی زندگی کیلئے روشنی کا واحد سرچشمہ

اس زمین میں مختلف قسم کے بے شمار چشمے موجود ہیں جن کو استعمال میں لا کر انسان اپنی تندرستی و صحت کیلئے فائدے اٹھاتا ہے۔ دنیا میں انسان کیلئے نیکیوں، بھلائیوں اور بہتر زندگی گزارنے کیلئے روشنی کا واحد سرچشمہ قرآن مجید کی صورت میں موجود ہے۔ یہ اللہ کا کلام و پیغام ہے۔ اور تمام انسانوں کیلئے رشد و ہدایت کا منبع ہے۔ اس سے مسلم یا غیر مسلم دونوں فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ اور زندگی کو بہتر انداز میں گزارنے کیلئے اس سرچشمہ سے فیض حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ دنیا کی تمام معاشرتی بیماریاں اسی سرچشمہ کی روشنی سے دور ہو سکتی ہیں۔ جو عربی زبان نہیں جانتے وہ مقامی زبان میں ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔

نوٹ: آخرت کی بھلائی کا راز بھی اسی میں پوشیدہ ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں سچ پھیلنے سے نہیں رُک سکتا۔ بیشک سچ کے آگے جتنی رکاوٹیں بھی کھڑی کردیں۔ بالآخر فتح سچ کی ہی ہوگی۔

قرآن سب سے بڑا سچ ہے۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆☆☆

اٹھارہ اور پینتالیس سال کے درمیانی عمر کے مسلمان

مسلمان ملکوں کی مساجد میں فجر اور عشاء کی نماز میں اٹھارہ سال سے کم عمر اور پینتالیس سال کی عمر سے زیادہ کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اٹھارہ سال اور پینتالیس سال کے درمیانی عمر والے مسلمانوں کی فجر اور عشاء کی نماز کے وقت باجماعت نماز کی ادائیگی سے کیوں کوتاہی ہوجاتی ہے؟

☆☆☆

گناہوں کی معافی اور دنیا میں برائی

دنیا میں سب مذاہب کے لوگ اپنی اپنی عبادت گاہ میں جاکر ماضی میں اپنے کیے گئے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ جب وہ عبادت گاہ سے معافی مانگ کر باہر آتے ہیں تو دوبارہ برائیوں اور گناہوں میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اسی وجہ سے دنیا میں اتنی برائی پھیلی ہوئی ہے؟

☆☆☆

قیامت سے پہلے دنیا میں چھوٹی قیامت

دنیا کی تمام مذہبی کتابوں میں قیامت کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب قیامت آئے گی تو زمین

پر گرمی کی حدت نا قابل برداشت ہو جائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے، زلزلے آئیں گے، سمندر اُبل پڑیں گے، نا قابل سماعت آواز گونجے گی وغیرہ۔

اس دنیا میں جن انسانوں کو پینے کے لیے صاف پانی، تن پہ پورے کپڑے، رہنے کو چھت اور کھانے کیلئے پوری خوراک میسر نہ ہو، اگر بیمار ہو جائے تو علاج دستیاب نہ ہو، روزگار نہ ملتا ہو، انصاف کیلئے در بدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہو، عورت پر بے جا اور بے انتہا ظلم ہو، معصوم بچوں سے بے گار لی جائے۔ ایسے انسانوں کیلئے تو اس دنیا میں ہی ایک انداز کی قیامت واقع ہو جاتی ہے۔ کیا ایسے انسان یہ خیال نہیں کریں گے کہ بڑی قیامت جلد آجائے تا کہ سب لوگ برابر ہو جائیں۔

دنیا کے ذمہ دار لوگوں کو ایسے انسانوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ ورنہ..........

☆☆☆

دنیا کا مستقبل سچ میں ہے

قرآن اللہ کا کلام اور اس کا پیغام ہے اس میں بنی نوع انسان کیلئے دنیا میں نیک اور اچھی زندگی گزارنے کیلئے ہدایت، نصیحت اور راہنمائی فرمائی گئی ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کر کے ثواب حاصل کیجئے اور مقامی زبان میں ترجمہ پڑھ کر زندگی کیلئے راہنمائی حاصل کیجئے۔ قرآن سارا سچ ہے اور دنیا میں آنے والا وقت صرف سچ کا ہے۔

نوٹ: عربی زبان سیکھ کر قرآن مجید پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے

☆☆☆

ماہ رمضان اور اعتکاف میں بیٹھنے والے خوش نصیب

رحمتوں اور برکتوں کے مبارک ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں جن خوش نصیب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشتا ہے، وہ دنیا کی مصروفیات سے الگ تھلگ ہو کر دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادات میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ سے اپنا تعلق جوڑتے ہیں۔

اعتکاف میں بیٹھنے والے تمام خوش نصیبوں سے درخواست ہے کہ جہاں وہ قرآن مجید

کی تلاوت کر کے ثواب حاصل کرتے ہیں وہاں وہ اپنی مقامی زبان میں اس کا ترجمہ بھی ضرور پڑھیں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زندگی کی راہنمائی کیلئے ان پر مزید راز آشکارا کر دے۔ جن سے وہ دیگر مسلمانوں کی راہنمائی بھی فرماسکیں۔

☆☆☆

مذہب کو ماننے والوں کا مذہب سے دور ہونا

اس دنیا میں تمام مذاہب میں اچھی انسانی زندگی گزارنے کیلئے طریقے بتائے گئے ہیں۔ مختلف زمانوں میں مختلف مذاہب ظہور میں آئے۔ ان کے ماننے والوں میں مذہبی عقیدوں کی بناء پر لڑائیاں بھی ہوئیں کیونکہ پرانے عقیدے والے نئے آنے والے مذہب کے لوگوں کو قبول نہیں کرتے تھے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ یہ لڑائیوں سے ایک دوسرے کو ختم نہیں کر سکے نہ کر سکتے ہیں۔ آج کے زمانے میں دیکھنا یہ ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں کہ ان کا مذہب انسانی زندگی کیلئے اچھا ہے۔ کیا یہ اس مذہب کے ماننے والے خود اس مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ اگر یہ سب اپنے مذاہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں تو پھر دنیا برائیوں اور لڑائیوں سے کیوں بھری ہوئی ہے۔ آدھی دنیا (جس میں سب مذاہب کے لوگ شامل ہیں) کی آبادی پینے کے صاف پانی، پوری خوراک اور دیگر سہولتوں سے کیوں محروم ہے؟ ان کے درمیان بحث ومباحثہ اس عنوان پر ہونا چاہیے کہ کس مذہب کے تمام ماننے والوں کو (چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں رہ رہا ہو) زندگی کی پوری بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ اس دنیا میں رہنے والے ہر انسان کا بنیادی حق ہے کہ اس کو زندگی کی بنیادی سہولتیں مہیا ہوں چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

☆☆☆

دنیا کے مذاہب اور انسانوں کی محرومی۔ نئی نسل کیلئے سوچ

دنیا کے تمام مذاہب چاہے وہ الہامی کتابوں والے ہوں یا غیر الہامی کتابوں والے۔ سب میں ایک چیز مشترک ہے اور وہ ہے انسان کی بھلائی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے سب

نسانوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں میسر ہوں۔ پینے کا صاف پانی، پوری خوراک، رہنے کیلئے چھت، صحت کا خیال، زندگی کا تحفظ، روزگار اور انصاف میسر ہوں۔ کیا ان مذاہب کے تمام لوگوں کو یہ بنیادی سہولتیں حاصل ہیں؟ دنیا کے انسانوں میں تقسیم تو مذہب کی بنیاد پر کی جاتی ہے لیکن ان مذاہب کے ماننے والوں میں ماسوائے کچھ فیصد لوگوں کے بیشتر انسان بنیادی سہولتوں سے کیوں محروم رہتے ہیں؟ یہ دنیا میں مسئلہ کیا ہے؟ جھگڑا کیا ہے؟ نئی نسل کیلئے ایک سوچ!

☆☆☆

نیکی اچھی زندگی...... برائی بری زندگی

آخری نبی الزماں حضرت محمد ﷺ نے اللہ کا پیغام قرآن کی صورت میں انسانوں تک پہنچا دیا اور خود اپنی زندگی کو انسانوں کیلئے مشعل راہ بنا دیا۔ اب انسانوں کا کام ہے کہ وہ اپنی حفاظت، پُرسکون زندگی اور عاقبت کیلئے اس کو اپناتے ہیں یا نہیں۔ ہر انسان خود ہی اپنا مسیحا ہے اور اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ اس نے کیسی زندگی گزارنی ہے۔ نیکی کے لیے ذرا کوشش کرنی پڑتی ہے، برائی تو ہر وقت تیار رہتی ہے وہ آواز دینے سے پہلے ہی انسان کے دماغ میں آجاتی ہے۔ یہی انسان کا امتحان ہے کہ وہ برائی سے کیسے بچتا ہے۔

نماز نہ پڑھو	سوئے رہو،	غافل رہو
زکوٰۃ نہ دو	خود کھاؤ پیو	دوسرے انسانوں کو بھوکا رکھو
روزہ نہ رکھو	جسمانی بیماریوں کو دعوت دو	برکت سے محروم رہو

☆☆☆

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے

(اسلام میں اچھی، نیک، صالح اور عزت والی زندگی گزارنے کا مکمل طریقہ موجود ہے)

کیا مسلمان دنیا میں صرف اسی دعوئ پر ہی فخر کرتے ہوئے زندگی گزارتے ہیں یا اس کی عملی تصویر بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔ دنیا میں مسلمانوں کو ہر جگہ ذلیل وخوار کیا جا رہا ہے؟ کیا

یہ سب کچھ مسلمانوں کی آپس میں نا اتفاقی اور اسلام سے عملی طور پر دوری کی وجہ سے نہیں ہو رہا؟ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔ یعنی دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے گناہوں کے کام نہیں کیے جا سکتے۔

کیا مسلمانوں کے لیے زندگی کا مقصد اس دنیا میں باعزت زندگی گزارنا نہیں ہے؟

☆☆☆

دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کا گروپ جی ایٹ اور غیر ترقی یافتہ مسلم ممالک

دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کے گروپ کو جی ایٹ کہا جاتا ہے۔ اس گروپ میں دنیا کے تمام مذاہب کے ملک شامل ہیں۔ حیرت ہے اس گروپ میں کوئی بھی مسلم ملک شامل نہیں ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ

1۔ اس گروپ کی جب میٹنگ ہوتی ہو تو یہ مسلم ممالک کے سربراہوں کے متعلق آپس میں مذاق کرتے ہوں کہ ان سربراہوں کی زندگی ہی اسلامی اقدار کے مطابق نہیں ہے۔

2۔ بعض مسلم ممالک کے سربراہ بڑی طاقتوں کے حکم کے پابند نظر آتے ہیں۔

3۔ مسلم ممالک سربراہ اتنے اہل ہی نہیں ہیں کہ وہ اپنے ملکوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکیں۔

4۔ دنیا کی کل آبادی چھ ارب پچاس کروڑ میں سے میں ایک ارب پچیس کروڑ مسلمان ہیں۔ کیا یہ تمام کے تمام اس قابل نہیں ہیں کہ ان کے کسی سربراہ کو اپنے ملک کی نمائندگی کرنے کے لیے جی ایٹ میں شامل کیا جا سکے۔

کیا یہ غیر مسلم ممالک کی مشترکہ سازش تو نہیں ہے کہ اسلامی ملکوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی نہ کرنے دی جائے۔ کیا مسلمان مل کر ان سازشوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

☆☆☆

مسلمانوں کیلئے ذہنی دوزخ

پچھلے چند سالوں سے پاکستان میں مختلف مساجد میں اور مسلمانوں کے مختلف اجتماعات میں بم دھماکوں سے بے شمار مسلمان شہید ہوئے ہیں۔ ایسے دھماکے کرنے والے جب پکڑے گئے تو انہوں نے یہ بیان دیئے کہ انہوں نے جنت میں جانے کیلئے ایسے دھماکے کیے ہیں۔ اپنی دانست میں تو انہوں نے جنت کا ٹکٹ حاصل کرلیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان دھماکوں سے دھماکہ کرنے والے فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ اور اس ملک میں رہنے والے تمام باقی مسلمان مساجد میں نماز ادا کرنے سے خوفزدہ ہوجاتے ہیں اور مذہبی اجتماعات میں شرکت کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ ایسا طرزِ عمل تمام مسلمانوں کو ذہنی عذاب اور ذہنی دوزخ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور غیر مسلمانوں کے نزدیک شرمندگی کا باعث الگ بنتا ہے کہ اسلام کیسا مذہب ہے کہ اس کے ماننے والے ذرا سے اختلاف پر ایک دوسرے کو جان سے مار دیتے ہیں۔ اسلام تو امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ اور دنیا کے تمام انسانوں کیلئے ہے۔

نوٹ: کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ غیر مسلم طاقتیں مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتی ہوں اور ایسے لوگ غیر شعوری طور پر اپنے ہی مذہب کے خلاف عمل کر جاتے ہوں۔ مسلمانوں کے آپس میں اتفاق میں برکت ہے، عزت ہے اور ان کا اتفاق دنیا کے لیے خوف اور ہیبت ہے۔

☆☆☆

اسلام پر یقین کرنا اور عمل کرنا

1- کیا اسلام قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا دو الگ الگ کام ہیں

2- کیا صرف اسلام قبول کرنے سے مسلمان مکمل ہو جاتا ہے یا اس کی عملی تصویر بن کر مکمل مسلمان کہلاتا ہے۔

3- اللہ کے نزدیک کونسے مسلمان بہتر لوگ ہو سکتے ہیں؟

اسلام کے آغاز اور پھر دنیا میں اس کے پھیلاؤ کے زمانے میں تمام مسلمان اسلام کی مکمل

تصور ہوتے تھے۔ اسی وجہ سے دنیا میں تیزی سے اسلام پھیلا۔ اس وقت دنیا کی آبادی چھ ارب پچاس کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے اس میں صرف ایک ارب پچیس کروڑ مسلمان ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مسلمان اپنے مذہب سے دوری کی وجہ سے دنیا میں اتنی کم تعداد میں رہ گئے ہیں۔ اسلام کسی بھی انسان کیلئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اگر مسلمان پوری طرح اسلام پر عمل پیرا ہوں تو باقی دنیا کے انسان بھی اسلام کی طرف رجوع کریں گے اور اس دنیا میں اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں گے۔

☆☆☆

اسلام کا بول بالا

پاکستان کی تمام مساجد میں چاہے وہ صوبہ سرحد، صوبہ بلوچستان، صوبہ سندھ، صوبہ پنجاب یا کشمیر، تمام مسلمان چاہے وہ آپس میں کتنا ہی اختلاف رکھتے ہوں۔ نماز کے بعد امام صاحب ایک دعا ضرور مانگتے ہیں ''اے اللہ دنیا میں اسلام کا بول بالا فرما دے'' اور تمام نمازی آمین کہتے ہیں۔ اس میں ایک درخواست ہے کہ ایک دعا اور بھی شامل کرلیں کہ ''دنیا میں مسلمانوں کا کردار اسلام کے احکامات کے مطابق کردے، چاہے وہ عام مسلمان ہو، نمائندے ہوں، وزیر ہو، وزیراعظم یا صدر ہو'' اگر ہمارا کردار صحیح نہیں ہوگا تو مسلمان ساری عمر یہی دعا مانگتے رہیں گے۔ مسلمان شاید روٹین میں یہ دعا مانگتے ہیں اور اس میں مخلص نہیں کیونکہ حدیث کے مطابق غافل دل کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ دل سے دعا مانگنے کی صورت میں زندگی کی بہت سی آسائشیں چھوڑنا پڑتی ہیں۔

☆☆☆

اللہ اکبر

کیا ''اللہ اکبر'' مسلمانوں کا خون گرم کرنے کے لئے صرف ایک نعرہ ہے یا اس میں پوشیدہ زندگی کا کوئی نظام بھی ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ و برتر اور پاک ذات کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنے کا کوئی نظام ہے اور اسے اسلام کہتے ہیں اور اس کے

ماننے والے مسلمان ہوتے ہیں۔ اللہ اکبر کا نعرہ وہی لوگ لگاتے ہیں۔ کیا دنیا کے تمام مسلمان اللہ کے بتائے ہوئے اسلام کے طور طریقوں کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں یا صرف نعروں پر گزارہ کرتے ہیں؟ دنیا میں عزت سے رہنے کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کیجئے۔ اپنے اپنے معاشرہ میں اسلام کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاریئے۔ دنیا کا مستقبل آپ کا انتظار کر رہا ہے۔

☆☆☆

بش بھائی ۔ بطور انسان ہم سب بھائی بھائی ہیں

بش بھائی جان! دنیا میں آج کل دہشت گردی ختم کرنے کا بہت شور ہے اور زیادہ الزام دیا جاتا ہے کہ یہ مسلمان ایسا کرتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ اس دنیا سے مل جل کر دہشت گردی کو ختم کیا جائے آپ کے جذبے کو سلام، ہم اپنے مذہبی بھائیوں سے اگر کوئی ایسا کام کرتا ہو تو اس سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پارہ 17 سورۃ الحج آیت نمبر 17 میں فرمایا ہے ''جو لوگ مومن (یعنی مسلمان) ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور مشرک خدا ان (سب) میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ بے شک خدا ہر چیز سے باخبر ہے۔'' اللہ کے اس فرمان کے مطابق تمام مذاہب کے لوگ تا قیامت رہیں گے اور ان کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کر دے گا۔ لہٰذا انسانوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے یا بدتر ثابت کرنا چھوڑ دیں۔ اپنے اعمال اپنے اپنے عقیدہ اور مذاہب کے مطابق درست رکھیں۔ ایک دوسرے کے عقیدہ / مذہب کا احترام کریں۔ خاص طور پر مسلمانوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ بھی ہدایت کی ہے کہ دوسرے انبیاء کرام اور ان کی تعلیمات کا احترام کریں۔ بش بھائی! ہمارے بڑے بھائی صدر صاحب پہلے ہی آپ سے بہت تعاون کر رہے ہیں لیکن آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کا بھی احساس کریں۔ آپ دنیا کے سب سے طاقت ور ملک کے صدر ہیں ایک لحاظ سے دنیا کو کنٹرول کر رہے ہیں یہ اچھی بات ہے کہ آپ جیسے نیک انسان دنیا میں انسانوں کی زندگی کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتے ہیں کہ دنیا میں غربت تیزی سے پھیل رہی ہے اور لوگ

خودکشیوں پر مجبور ہوتے جارہے ہیں یہ غریب لوگ تمام مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں آپ سے درخواست ہے کہ اس دہشت گردی کی طرف بھی توجہ دیں ورنہ آنے والے وقت میں غربت (سوکھی ہڈیوں والے انسان) اس دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہوگی جو کسی فوج یا اسلحہ سے نہیں رک سکے گی اس کا سدباب ابھی کرنا ہوگا۔ بش بھائی! دنیا میں امن کے قیام اور کسی بھی قسم کی دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

اسلام امن کا پیغام ہے۔

☆☆☆

بشکریہ محاورہ آدھا تیتر آدھا بٹیر

اردو زبان میں ایک محاورہ استعمال ہوتا ہے آدھا تیتر بٹیر آدھا بٹیر۔ یہ ایک پرندے کی نسل ہے جو بظاہر شکل وصورت سے تیتر نظر آتا ہے لیکن قد کاٹھ سے چھوٹا بٹیر۔

آج کل کے مسلمان اللہ اور رسول ﷺ پر یقین رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں حج بھی کر لیتے ہیں زکوۃ بھی کئی لوگ دے دیتے ہیں لیکن قرآن شریف میں درج احکامات کے مطابق اپنی زندگی نہیں گزارتے ہیں اس سے دنیا کے تمام مسلمان ممالک کے معاشروں کا اسی محاورے جیسا حال ہوگیا ہے۔

آدھا سفید ۔ آدھا کالا

آدھا مسلمان ۔ آدھا نا مسلمان

آدھا تیتر ۔ آدھا بٹیر

کیا اس دورخی زندگی کی وجہ سے دنیا میں مسلمان ذلیل وخوار نہیں ہورہے؟

☆☆☆

قرآن شریف ایک سچ ہے اور ہم مسلمان کیا ہیں؟

قرآن مجید خالق کائنات اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور انسان کی زندگی کیلئے نصیحت اور رہنمائی

ہے۔ ہم مسلمان ہیں ہم قرآن شریف کے مطابق زندگی نہیں گزار سکتے کیونکہ اس میں سارا سچ ہی سچ ہے۔ کہتے ہیں دنیا میں سارے سچ کے ساتھ گزارا نہیں ہوتا۔ تو پھر کیا ہم مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟

☆☆☆

دنیا میں غیر مسلم لوگوں کی برتری اور مسلمان

غیر مسلم لوگ کیوں برتری حاصل کرتے ہیں؟ اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب قرآن شریف میں بیان کی گئی اللہ کی آیات پر غور کر کے علم حاصل کرتے ہیں۔ اور پھر سائنس ٹیکنالوجی میں محنت کر کے ترقی کی بلندیوں پر پہنچ جاتے ہیں۔ ان کے سماجی نظام میں عام آدمی سے لے کر سربراہ حکومت تک کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ان کے صدر کو بھی انصاف کے کٹہرے میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ صدر کی بیٹی اگر نشہ کرے تو اس کو بھی جیل جانا پڑتا ہے۔ اپنے ملک کے نظام کو دیکھئے یہاں چھوٹے سے صاحب کی صاحبی پر مٹی پڑ جائے تو انسانیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یہی فرق ہے غیر مسلم لوگوں کی برتری اور مسلمانوں کی پسماندگی ہیں۔

☆☆☆

اسلام کی تبلیغ کرنے والوں سے ایک عام مسلمان کا سوال اور درخواست

آپ کے گھر کے اردگرد تو دنیا کی تمام برائیاں موجود ہیں۔ لیکن آپ خود اپنے رہنے والی جگہ چھوڑ کر دوسرے علاقے میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ آپ اسلام کے اصولوں کی بات کرتے ہیں۔ وہ تو ایک مسلمہ سچ اور حقیقت ہے کوئی اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔ بالآخر سب انسانوں نے اسے قبول کرنا ہے۔ لیکن اصل بات تو وہ معاشرہ ہے جس میں آپ سب رہتے ہیں۔ آپ کے بچے تو ملاوٹ شدہ دودھ پیتے ہیں۔ ان کو خالص دودھ کون اور کب پلائے گا؟ جب ساری دنیا مسلمان ہو جائے گی۔ جو پہلے سے ہی مسلمان ہیں۔ ان کے اعمال کیسے ہیں؟ کیا انہی میں سے وہ لوگ ہیں جو ملاوٹ شدہ چیزیں بیچتے ہیں۔ آپ کا کھانا پینا تو ملاوٹ شدہ ہے اس

میں بہتری کون لائے گا۔کوئی الگ مخلوق آئے گی جو اس معاشرے کی اصلاح کرے گی اور بہتری لائے گی۔ وہ کون لوگ ہوں گے۔کیا وہ آپ نہیں ہیں؟ یقیناً آپ ہی وہ اللہ کے منتخب لوگ ہیں۔

اگر کوئی غیر ملک سے نومسلم پاکستان آئے تو ہمارے معاشرے کو دیکھ کر کیا خیال کرے گا؟

اپنے معاشرے کا بھی خیال کیجئے۔

☆☆☆

نماز

نماز اللہ کا شکر ادا کرنے۔۔۔۔۔اللہ سے تعلق جوڑنے۔۔۔۔اللہ سے دعا مانگنے اور انسانی ذہن و جسم کی صفائی رکھنے کا ایک بہترین طریقہ ہے

مسلمانوں کو غیر مسلمانوں سے الگ نظر آنے کی پہچان بھی نماز ہی ہے جو مسلمان اگر وقت پر ادا کریں تو دوسرے مذاہب کے انسانوں سے الگ نظر آتے ہیں دنیا میں چلتے پھرتے تو سب انسان ہیں۔

نماز قائم رکھنا مسلمانوں کا ایک بنیادی فرض ہے۔

☆☆☆

اسلامی ملک ان کے سربراہ اور ہر سطح کے نمائندے

1۔دنیا میں تمام اسلامی ملکوں کے سربراہ مسلمان ہی ہوتے ہیں

2۔کیا کبھی سربراہ مملکت کسی نماز کی امامت بھی کر لیتے ہیں؟(اگر سربراہ خاتون ہو تو وہ خواتین کی امامت کر لیتی ہے؟)

3۔اگر نہیں کرتے تو کیا وہ اپنے کردار میں کوئی کمی محسوس کرتے ہیں؟

4۔اگر امامت نہیں کر سکتے تو پھر اسلامی مملکت کی سربراہی کیسی؟

اسلام انسان کے لئے مکمل ضابطہء حیات ہے

(نوٹ)عوام کے ہر سطح کے نمائندے بھی اسی زمرے میں آتے ہیں بے شک وہ چھوٹی سطح کے سربراہ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

ایمان......آیات اور اعمال

ایمان کی تعریف: خدائے واحد، فرشتوں، الہامی کتابوں، پیغمبروں، آخری پیغمبر اور آخرت پر یقین رکھنا۔

آیات: خدا تعالیٰ کے فرمان جو قرآن حکیم میں درج کیے گئے ہیں، جو دنیا میں اچھی انسانی زندگی گزارنے کیلئے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

(آیات کو جھٹلانا کفر ہے)

آیات پر عمل نہ کرنا اُن کے جھٹلانے کے مترادف ہے۔ آیات پر عمل نہ کرنے کا مطلب آخرت پر یقین نہ رکھنے کے برابر ہے۔ ایمان رکھنے اور نیک عمل کرنے والے انسان ہی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔

☆☆☆

ایک غیر مسلم کا مسلمانوں سے سوال

مسلمان یہ کہتے ہیں کہ اسلام دنیا کا آخری مذہب اور مکمل دین ہے۔ لیکن مسلمان خود نماز جیسے بنیادی رکن کو ادا نہیں کرتے۔ آخرت کے روز مسلمانوں نے اللہ کو کیا جواب دینا ہے پہلے اس دنیا میں تو کسی غیر مسلم کے ایک سوال کا جواب دے دیں کہ بیشتر مسلمان اپنا بنیادی فرض نماز ادا کیوں نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں مسلمان ملکوں کی تمام انجمنِ تاجران، شہریان کیا جواب دے سکتی ہیں؟ کیا نماز کے دوران کاروبار میں وقفہ نہیں ہو سکتا؟ اس کیلئے تو کسی حکومت کا حکم ضروری نہیں ہے؟

☆☆☆

لفظ حکمران اور لفظ خدمت گار

ہزاروں سال سے انسان کو غلامی میں رکھا جاتا رہا۔ چند صدیوں سے انسانی زندگی کے نظام حکومت میں تبدیلی ہوئی جس میں جمہوریت کو فروغ ملا۔ جو عوام کے نمائندوں کے ذریعے

حکومت کرنے کا ایک طریقہ ہے۔اس میں صاحب لوگ اور عام لوگوں کا فرق رہا۔اب ایک نئے دور کا سورج طلوع ہو رہا ہے جس میں سب انسانوں کو عملی طور پر برابری کا درجہ دیا جائے گا۔حاکم لوگ حکم نہیں چلائیں گے بلکہ عوام کی خدمت کرنے کو اپنی عظمت سمجھیں گے۔حکومت کا لفظ خدمت اور حکمرانوں کے لفظ کی جگہ خدمت گار آئے گا۔ڈکشنری میں تبدیلی آجائے گی۔اور عوامی نمائندوں میں عوام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا مقابلہ ہوا کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆☆

اسلام کی جنگ

کیا روس اور افغانستان کے درمیان واقعی اسلام کی جنگ تھی؟ اگر ایسا تھا تو اسرائیل اور لبنان و فلسطین کی جنگ میں پوری دنیا کے مجاہدین وہاں کیوں نہیں پہنچے؟ کیا وہاں فنڈ کی کمی ہے؟ پہلے یہ فنڈ کہاں سے آتے تھے؟ اب اسلامی دنیا میں خاموشی کیوں؟

☆☆☆

نیکی کا پھل اور برائی کا نقصان

مسلمان کا ایمان ہے کہ جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر کوئی ایسی نیکی کرتا ہے جس کا فائدہ اس کی زندگی کے بعد بھی انسان اٹھاتے رہتے ہیں۔مثلاً ہسپتال کا قیام،سکول،خیراتی ادارہ تو اس کا اجر بھی اسی انسان کو ملے گا۔بالکل اسی طرح اگر کوئی انسان برائی کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی وہی بھگتے گا اگر وہ کوئی ایسی برائی کی بنیاد رکھ دیتا ہے جس کا نقصان اس کے بعد میں آنے والے لوگوں کو ہوتا ہے تو اس کا برا اثر بھی اس برائی کرنے والے انسان کے کھاتے میں ہی جائے گا۔جیسے کوئی حکمران یا جج ایسا غلط فیصلہ کر جاتا ہے جس کا اثر اس کے بعد میں آنے والی نسلوں پر بھی پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ برائی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

☆☆☆

اسلام کی تبلیغ اور دوسرے مذاہب کا پرچار

اسلام کی تبلیغ کیلئے کچھ مسلم افراد پر مشتمل ایک جماعت ایک ملک سے دوسرے ملک جا کر اسلام کی تعلیمات کی روشنی پھیلاتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے مذاہب کے ماننے والے لوگ بھی ایک ملک سے دوسرے ملک جا کر اپنے مذہب کی تعلیمات کا پرچار کرتے ہیں۔ دنیا میں ہر مسلمان اپنے دین کی پوری تعلیم رکھے تو وہ دوسرے مذہب کے پرچار کرنے والوں کو اپنے مذہب اسلام کی اچھائیاں بیان کر سکتا ہے۔ چہ جائیکہ وہ جذباتی طور پر دوسرے مذہب والوں کو پرچار کرنے سے روکے یا کوئی نقصان پہنچائے۔ اور ہر مسلمان ملک اپنے معاشرے کو اسلامی رول ماڈل کے طور پر پیش کرے تو اسلام کی تبلیغ خود بخود ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

کیا دنیا کے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک دوسرے کو سچا ثابت کرنے کی بجائے لوگوں کی بھلائی کیلئے کام کرنا چاہیے؟

یہ انسانی فطرت ہے کہ دنیا میں کسی بھی دوسرے مذہب کو انسان تسلیم نہیں کرتے اگر اس میں انسان کی بہتری اور بھلائی کا ذکر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام مذاہب انسانیت کے بھلائی کیلئے اپنے مختلف پیغمبروں کے ذریعے نازل فرمائے۔ لہٰذا بجائے ایک مذہب والے دوسرے کو نیچا دکھانے یا اپنی برتری ثابت کرنے کی بجائے ملت انسانیت کی بہتری اور بھلائی، سلامتی اور امن کیلئے آپس میں مل جل کر کام کریں۔ اگر آپس میں لڑائی کریں گے تو سوائے تباہی کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ یہ کیسے مذہبی لوگ ہیں کہ ان میں جو امیر ہیں وہ اپنے غریب مذہبی بھائیوں کا چاہے وہ کہیں بھی رہتے ہوں خیال نہیں کرتے۔ کہ وہ غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ کیا یہ ان کی اپنے مذہب کی تعلیمات سے وفاداری ہے؟ ہونا تو چاہیے کہ اگر کوئی مسلمان ہے، عیسائی ہے، یہودی ہے، ہندو ہے، سکھ ہے، بدھ ہے تو دنیا میں کوئی بھی انسان بھوکا نہ رہے۔ کیا عملی طور پر ایسا ہی ہوتا ہے؟

☆☆☆

پاکستان، دنیا کا واحد ملک جو مذہب اسلام کی بنیاد پر وجود میں آیا

ایک نسل جس نے بڑی قربانیوں کے بعد مسلمانوں کیلئے ایک وطن پاکستان حاصل کیا اور ایک نسل جو اس آزاد مسلمان ملک میں پیدا ہوئی۔ گذشتہ تریسٹھ سالوں سے اپنے مسائل کے حل کیلئے ایک ہی فلم دیکھتی رہی ''انتظار فرمائیے'' کیا اس نئے دور کی نسل اس فلم کا دوسرا حصہ ''مزید انتظار فرمائیے'' دیکھنے کے لیے تیار ہے۔ نئی نسل سے اپیل ہے کہ وہ آگے بڑھے اور اس وطن عزیز کو اس کے گھمبیر مسائل سے نکالنے کی کوشش کرے۔

اللہ سب کا مددگار ہے

☆☆☆

اللہ تعالیٰ سے کلام نہیں کیا جا سکتا نہ کسی پر اب وحی نازل ہو سکتی ہے

قرآن شریف میں ذکر ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام وحی کے ذریعے حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا اور ساتھ فرمایا کہ اب دین مکمل کر دیا گیا ہے اور آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہم مسلمان نہ اللہ سے بات کر سکتے ہیں نہ ہی کسی پر کوئی وحی نازل ہو سکتی ہے۔ اچھی زندگی کی رہنمائی کیلئے ہم اللہ تعالیٰ کے کلام کو جو قرآن شریف کی صورت میں محفوظ و موجود ہے، تلاوت کے ذریعے سن سکتے ہیں اور اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اچھی و کامیاب زندگی کیلئے کیا نصیحت و ہدایت فرمائی ہے اور اس میں کائنات کے کیا کیا راز بتائے گئے ہیں۔ قرآن شریف کا بغور مطالعہ فرما کر انسان دنیا کی مختصر سی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں جس کی جزا و سزا کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرما دیا ہے۔

☆☆☆

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار یہودی مذہب کے لوگوں کے لیے

شاید یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب اس کو اللہ تعالیٰ کا پیغام ملتا تھا اور اس پر کچھ دیر اس کا اثر رہتا تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ پھر بتوں کو پوجنا شروع کر دیتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جب وہ کچھ دیر کیلئے اپنے لوگوں سے دور ہوئے تو انہوں نے پھر سونے کے بچھڑے کو ماننا شروع کر دیا۔ اپنے واپس آنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بات پر غصہ بھی کیا۔ اس کا ذکر توریت میں بھی ہے اور مسلمانوں کی کتاب قرآن شریف میں بھی ہے۔ توریت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو اس وقت دنیا کی بہتر قوم ٹھہرایا تھا اور ساتھ یہ بھی شرط رکھی تھی کہ اگر وہ اللہ کے فرمانوں کے مطابق زندگی گزاریں گے تو بہتر ٹھہرایا جائے گا اور اگر نافرمانی کی تو دنیا کی دربدر کی ٹھوکریں کھائیں گے۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے ماننے والے جو یہودی کہلاتے ہیں، انہوں نے اللہ کی نافرمانی تو نہیں کی جس کی وجہ سے انہوں نے دنیا میں دربدر کی ٹھوکریں کھائیں۔ کیا وہ آج بھی اللہ کے فرمانوں کی نافرمانی نہیں کیے چلے جا رہے ہیں؟ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ اپنے آپ کو اعلیٰ و برتر نسل سمجھیں لیکن آپ کے اعمال اللہ کے بتائے ہوئے احکامات کے خلاف ہوں۔ اور پھر بھی آپ اللہ سے امید لگائے رکھتے ہوں کہ وہ دنیا میں آپ کو برتر رکھے۔ توریت میں ایسا ذکر کسی جگہ پر نہیں ہے۔ اور ایسا ذکر دنیا کی باقی مذاہب کی کتابوں میں بھی نہیں ہے۔ اچھے اعمال والے ہی اچھے لوگ کہلاتے ہیں۔ چاہے ان کا تعلق دنیا کے کسی مذہب سے بھی ہو۔

اسلام انسانیت سے محبت اور امن و سلامتی کا مذہب ہے۔

☆☆☆

دنیا کے غیر عربی مسلمانوں سے ایک اپیل

دنیا میں جو بھی کوئی غیر عربی مسلمان ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا کلام جو عربی زبان میں قرآن شریف کی صورت میں موجود و محفوظ ہے سنایا گیا پھر اس کو اس کا مطلب و مقصد سمجھانے کے لیے غیر عربی کی مقامی زبان میں ترجمہ بتایا گیا تب غیر عربی نے اسلام قبول کیا۔ اس دنیا میں انسان کیلئے اچھے طریقے سے زندگی گزارنے کیلئے نصیحت اور ہدایت کی یہ کتاب قرآن شریف اللہ کے

آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔ تمام غیر عربی مسلمانوں سے جن کو عربی زبان نہیں آتی اپیل ہے کہ وہ قرآن شریف کا بغور مطالعہ عربی و اپنی مقامی زبان میں فرمائیں۔ کائنات کے تمام راز اس میں بتائے گئے ہیں۔ دنیا میں جن ملکوں نے ترقی کی ہے انہوں نے قرآن شریف کے مطالعے سے ہی اپنے ملکوں کے نظام کو بہتر بنایا ہے اور سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی کی ہے۔ دنیا میں جو علم کا طالب ہوتا ہے وہ ہر اس کتاب سے علم حاصل کرتا ہے جس سے اس کو روشنی و رہنمائی ملے۔ قرآن شریف تو دنیا کی واحد روشنی کی کتاب ہے لیکن اس کو ماننے والے دنیا کی رفتار سے سب سے پیچھے ہیں۔ قرآن شریف کا مطالعہ کیجئے، اس پر غور کیجئے اور دنیا میں اپنا مقام پیدا کیجئے۔

☆☆☆

دنیا کے مسلمانوں سے ایک درخواست ایک اپیل

آج کل پوری دنیا میں مسلمان زیر عتاب ہیں۔ اس کی بڑی وجہ مسلمانوں کی اپنی بد اعمالیاں اور اسلام دشمنوں کی سازشیں ہیں جس کے نتیجے میں مسلمان کمزور اور بے بس نظر آتے ہیں۔ بظاہر مسلمانوں کو کوئی حل نظر نہیں آرہا۔ لہٰذا ظالموں کے ظلم کے خلاف مسلمان اللہ ہی کو مدد کیلئے پکاریں گے۔ اس سلسلہ میں دنیا کے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ رات کو سوتے وقت کم از کم دو دفعہ ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' کہہ کر سوئیں اور صبح جب اٹھیں تو سب سے پہلا کلام ان کا دو دفعہ ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' ہو (جو زیادہ دفعہ کہہ سکیں وہ ان کی صوابدید پر) انشاء اللہ پہلے مسلمان اپنی ذہن کی حالت کو تبدیل ہوتا محسوس کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مدد سے دنیا کو تبدیل کر سکیں گے۔ انشاء اللہ عنقریب وہ وقت آئے گا جب اس دنیا کا ذرہ ذرہ پکارے گا۔

''اللہ اکبر...... اللہ اکبر''

☆☆☆

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون

تاریخ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعہ کو نیکی اور بدی کے درمیان جنگ

کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کواللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہونے کی وجہ سے معجزاتی طاقت بھی حاصل تھی ۔ یہ مظلوم اور ظالم کی اس دنیا میں سب سے بڑی مثال ہے۔آج کل کے مظلوموں کے پاس یہ معجزاتی طاقت نہیں ہے۔لہٰذا مظلوم لوگ آپس میں اتحاد و اتفاق کر کے ہی آج کل کے ظالم فرعونیت کے دعویداروں کو شکست دے سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کا مالک ہے۔

☆☆☆

ظالم طاقتور انسانوں کی قیامت کے روز اللہ کے روبرو حاضری

دنیا میں جولوگ اپنے آپ کو طاقتور سمجھتے ہیں وہ کمزور، بے بس اور مظلوم انسانوں پر ظلم کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں یا کوئی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔اگر ایک کمزور کو کسی دوسرے بڑے طاقتور کا تحفظ مل جائے تو وہ چھوٹے طاقتور کی شکایت کرتا ہے اور دوسرا بڑا طاقتور پہلے چھوٹے طاقتور کو سزا دیتا ہے اور کمزور کو تسلی ہوتی ہے کہ اس پر ظلم کرنے والے کو بھی کوئی پوچھنے والا ہے۔ بالکل اسی طرح قیامت کے روز دنیا کے کمزور، بے بس اور مظلوم انسان اللہ تعالیٰ کے پاس مطمئن کھڑے ہونگے اور اس دنیا کے ظالم، طاقتور انسان اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بے بس و لاچار کھڑے ہونگے۔ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ان ظالموں کی پہلی سزا کے طور پر کھلے میدان میں بچوں کی طرح کان پکڑوادے۔وہ وقت کمزور انسان کی خوشی کا مقام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت دے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

پارہ نمبر 30 سورۃ النباء آیت نمبر 28 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔"اور جو ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے"۔

کافر لوگ ذہنی اور زبانی طور پر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے رہتے ہیں۔کہیں ایسا تو

نہیں ہے کہ مسلمان اپنے بداعمالوں سے (ناانصافی، ناجائز دولت، عورت کے ساتھ ظلم، حق تلفی، قتل، جھوٹ وغیرہ) اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے رہتے ہیں۔ ان کی سزا بھی وہی ہے جو کافروں کیلئے ہے۔ دوزخ۔

☆☆☆

کیا بچی کو فروخت کرنا زندہ دفن کر دینے کے مترادف عمل نہیں ہے؟

پارہ 30 سورۃ التکویر آیت نمبر 8 اور 9 اللہ کا فرمان ہے ''اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی ہو پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی''۔

جو لوگ اپنی بچیوں کو بیچ دیتے ہیں۔ کیا وہ ان بچیوں کو زندہ دفنانے کے مترادف عمل نہیں کرتے؟ کیونکہ خریدنے والے لوگ ان بچیوں سے کیا سلوک کرتے ہیں؟ یہ بیچنے والے والدین کو تو علم نہیں ہوتا۔ ایسی بے شمار بچیاں جن کو غلط مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ساری عمر روزانہ مرتی اور جیتی ہیں۔ کیا بچی کو فروخت اور خریدنے والے انسان اور مسلمان کہلاتے ہیں؟

☆☆☆

نیکی کرنے میں دیر نہ کیجئے

اللہ تعالیٰ دنیا میں انسان کو زندگی ایک ہی دفعہ عطا کرتا ہے اور اسی زندگی کا نیکی اور برائی کرنے کا حساب ہوگا۔

نیکی کرنے میں دیر نہ کیجئے زندگی گزرتی جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو نیکی کرنے کی توفیق دے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس سے زندگی کیلئے استفادہ حاصل کرنا

مسلمانوں کا ایمان ہے ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اس دنیا میں بھیجا۔ اس میں زندگی گزارنے کے لیے پوری رہنمائی موجود ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں اسلام کی روشنی، علاقائی، مقامی زبان میں تبلیغ کرنے سے ہی پھیلی ہے۔ زیادہ تر مسلمان صرف عربی زبان میں اس کی تلاوت کر کے ثواب حاصل کرتے ہیں اگر مسلمان اپنی اپنی مقامی زبان میں اس کا ترجمہ بھی پڑھیں تو ان کو یہ علم ہو جائے گا کہ زندگی کا نظام کیا ہے؟ اگر ترجمہ پڑھتے ہوئے کسی مسلمان کے ذہن میں کوئی سوال اٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا جواب ضرور اس کے ذہن میں ڈال دے گا۔ اگر ایسا جواب ذہن میں نہیں آتا تو پھر صبر کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کی ضرور رہنمائی فرمائے گا۔ اگر سائنسی نقطہ ہے تو کسی سائنس کے پروفیسر سے یا دینی نقطہ ہے تو اسلامیات کے پروفیسر اور عالم دین سے رابطہ کیجئے۔

یاد رکھئے حاضر دنیا کے کامیاب نظاموں میں ان ملکوں نے قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کی ہے۔ مسلمان تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے ہی علم میں ان سے آگے ہیں۔ ضرورت صرف اس علم سے استفادہ حاصل کرنے کی ہے۔

☆☆☆

دنیا میں اللہ پر یقین رکھنے والوں کیلئے اور ان کی بے رخی کے ایک پہلو کا جائزہ

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بطور انسان زندگی بخشی۔ (وہ جانور بھی بنا سکتا تھا) اور ہم انسانوں کا فرض ہے کہ دنیا کی زندگی میں نیک زندگی گزاریں۔ جس کے لیے اس نے پیغمبر بھیجے۔ اور تمام پیغمبروں نے انسانوں کی اچھائی اور بھلائی کیلئے تعلیم دی۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب کے لوگ نفسانفسی میں مبتلا ہیں۔ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور مختلف طریقوں سے زندگی کے ذرائع چھیننے میں بھول جاتے ہیں کہ ہم سب انسان ہیں۔ کیا دنیا کے امیر ملکوں کے تمام مذہبی بھائی جو باقی دنیا کے ملکوں میں رہتے ہیں انہی کی طرح زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ خود تو عیش میں ہیں اور ان کے فیلو مذہبی بھائی غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ

مذہبی طور پر کوئی رشتہ داری اور تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف اپنے ملک کے مفاد کا خیال ہوتا ہے اور حکمران ان لوگوں کیلئے کام کرتے ہیں جو اس ملک کے اندر رہتے ہیں وہ تو اپنے فیلو مذہبی غریب بھائیوں کو ویزہ دینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ، برطانیہ، سعودی عرب۔

کیا ایسا کرنے سے دنیا کے تمام مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کی نفی نہیں کر رہے؟

☆☆☆

لباس میں ملبوس بے لباس لوگوں کے معاشرے کی ایک تصویر

وہ معاشرہ کتنا خوبصورت ہوگا جس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کو کہتے ہوں کہ ''تم بھی ننگے ہو، تم بھی ننگے ہو'' حالانکہ انہوں نے مہنگے مہنگے مختلف اسٹائل کے لباس پہنے ہوتے ہیں۔ بشکریہ محاورہ ''اس حمام میں سب ننگے ہیں''

اے پروردگار ان لباس میں ملبوس ننگے لوگوں کو وہ لباس مہیا کر دے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو ننگے کہتے رہتے ہیں۔ آمین ثم آمین!

☆☆☆

اگر پاکستان میں بعض سیاست دان کرپٹ ہیں تو ان کا ساتھ دینے والے لوگوں کی خدمت میں ایک گذارش

دلوں کے بھید اور نیتوں کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پارہ 13 سورۃ الرعد آیت نمبر 37 میں فرمایا ہے کہ

''اگر تم علم آجانے کے بعد ان لوگوں کی خواہشوں کے مطابق چلو گے تو اللہ کے سامنے نہ کوئی تمہارا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔''

بے شک اللہ زبردست بدلہ لینے والا اور جلد حساب لینے والا ہے (پارہ 13 سورۃ ابراہیم)

☆☆☆

عالم آن لائن کو ایک سوال

اگر کسی گھر کا سربراہ شراب پیتا ہو تو کیا اس کو شراب پلانے والے اس کے ملازم کسی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں کیونکہ وہ مالک کے لیے شراب کی بوتل لاتے ہیں۔ گلاس میں ڈالتے ہیں۔ پیش کرتے ہیں اور گلاس صاف کرتے ہیں۔ وہ کتنے قصوروار ہیں؟ کیا وہ اسلامی طور پر کسی سزا کے مستوجب ہونگے۔

☆☆☆

کہتے ہیں شیطان غالب آجاتا ہے

مسلمانوں میں ایک خیال پایا جاتا ہے کہ جب کبھی وہ گناہ کرتے اس وقت ان پر شیطان غالب آجاتا ہے یہ صریحاً اسلام کے اصولوں سے انحراف کرنے کا ایک بہانہ اور فرار ہے۔

دنیا میں ہوش مند انسان اپنے فائدے کیلئے سب کام کرتا ہے جس کام میں اس کو فائدہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ میں نے اپنی عقل سے حاصل کیا ہے۔ اس وقت تو اس پر کوئی شیطان غالب نہیں آتا۔ دنیا میں بڑے بڑے انسان جب حکومت کرتے ہیں تو اپنے آپ کو دوسرے انسانوں سے عقل میں برتر سمجھتے ہیں۔ حکومت کرنے کے عمل کو خیال کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ان کو انعام ملا ہے۔ جب کبھی کوئی غلط کام کرتے ہیں تو ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرا دیتے ہیں۔ ایسے کمزور انسانوں کا دوسرے انسانوں پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں بنتا۔ معلوم نہیں دشمن سے مقابلے کے وقت ان پر شیطان غالب آجائے اور وہ ہتھیار ڈال دیں۔ ایسے لوگ اپنے ساتھ ہزاروں معصوموں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ کے نام کا احترام اور کرنسی نوٹ

آج کل کی نفسا نفسی کی دنیا میں مسلمانوں کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ اگر اللہ کا نام کسی چیز پر لکھا ہوا ہو اور وہ زمین پر گری ہو اس کو احتراماً اٹھا کر کسی مناسب جگہ پر رکھنے کی بجائے اس کے

اوپر سے گزر جاتے ہیں۔اوراس کے برعکس اگرکوئی کرنسی نوٹ کسی گندے کیچڑ میں بھی گرا ہوا ہوتو خواہ کتنی بھی محنت کرنی پڑے اسے اٹھالیتے ہیں۔اللہ سب کو ہدایت دے۔

☆☆☆

معاشرے میں برائیاں دور کرنے کا ایک طریقہ، ایک حل،ایک مشورہ

اگراس ملک میں سرکاری ملازمین کی تنخواہیں زندگی کے گزارے کے مطابق کردی جائیں تو بےشمار برائیاں دور ہوسکتی ہیں۔موٹروے کا نظام ایک بہترین رول ماڈل ہے وہاں پرسفر بھی پاکستانی کرتے ہیں اورانتظام بھی پاکستانی کرتے ہیں۔

اگر ماہرین معاشیات اس کا تخمینہ بتاسکیں کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں گزارے کے مطابق اضافہ کرنے سے کتنا خرچہ آئے گا؟ تو ہم عوام اللہ تعالیٰ سے دعا کرسکیں گے کہ اللہ ہمیں اتنے پیسے دے اور جو پاکستانی عمرہ یا حج پر جائے وہ وہاں ہر مقام پر گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ اللہ ہمیں اس خرچے کیلئے بھی پیسے بھیج۔

نوٹ: ماہرین معاشیات رابطہ فرمائیں

☆☆☆

اسلامی جہاد

حالیہ افغانستان روس کی جنگ کے دوران مشاہدے میں آیا ہے کہ اسلام میں جہادوالے کوئی الگ لوگ ہیں اورزمین والے الگ لوگ ہیں۔اس میں ایک طرح کا کمزور پہلونظر آتا ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ جہادصرف وہی کامیاب ہوسکتا ہے جہاں جہادوالے بھی وہی لوگ ہوں اور زمین والے بھی وہی لوگ ہوں اوراس کیلئے تمام مسلمانوں کوسائنس اورٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرنا اوراپنے اپنے ملکوں کی زندگی کے نظام کواسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا نہایت ضروری ہے۔

☆☆☆

مسلمان ۔زندگی ۔سفر۔ٹریفک اشارے اور چالان

اگر آپ گاڑی چلاتے ہوئے سڑک پر ٹریفک کے سرخ اشارے پر نہ رکیں اور کراس کر جائیں تو آپ کا چالان ہو جاتا ہے اور وہ تقریباً چند سو روپے جرمانہ ادا کرنے کے بعد ختم ہوتا ہے۔ مسلمان کی زندگی کے سفر میں دن میں پانچ مرتبہ سرخ اشارہ آتا ہے کہ وہ رک کر نماز ادا کرے۔ اگر وہ نماز ادا نہ کرے تو اس کے کندھے پر بیٹھا کراماً کاتبین چالان لکھ لیتا ہے جو آخرت کے روز نیکیوں کے ادائیگیوں کے بعد ہی ختم ہو سکتا ہے۔ کیا ایک مسلمان ہر روز اتنی نیکیاں کر لیتا ہے کہ قیامت کے روز اپنے اس چالان کا حساب دے سکے؟ نماز میں نہ کوئی خرچہ ہوتا ہے نہ اتنا وقت لگتا ہے۔ نماز کے سرخ اشارے پر رکیے۔ نماز ادا کیجیے۔ یقین کیجیے آپ کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا اور زندگی کے کئی اور چالان ختم ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا آخرت کے روز صرف نماز نہ ادا کرنے کے چالان سے بچیئے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

صرف ان کے لیے جو خدا پر یقین رکھتے ہیں

یہ کائنات کسی حساب سے چل رہی ہے اس کا کنٹرول بھی کسی کے پاس ہے اور وہ اللہ ہے دنیا میں روح کو بھیجنے والا بھی اللہ ہے۔ کسی امیر کے گھر، کسی غریب کے گھر، اس کا ایک مقصد تو یہ ہو سکتا ہے کہ امیر انسان غریب انسان کا ہر طرح سے خیال رکھے۔ اسی طرح زندگی کے ہر شعبے میں بڑے درجے والا چھوٹے درجے والے کا خیال رکھے۔ واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆

اللہ کا انعام

حکمرانی۔۔۔۔۔عوام کی نمائندگی (ہر سطح کی)

جج.........افسر.........دولت.........درجہ بدرجہ

اللہ کا انعام ہے۔ یہ امتحان بھی ہے اور اس کا حساب بھی ہے۔

اللہ سب دیکھتا ہے۔

شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے والوں کیلئے

مادر پدر آزادی کے نام لینے والوں کو شاید یہ اندازہ نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والوں کی سوچ کا مالک اللہ ہے۔ شان رسالت میں گستاخی کرنے کی آزادی کی رٹ لگانے والے کہیں زندگی ہی سے نہ آزاد کر دیئے جائیں۔ ایسی حرکت کرنے والے اللہ اور تمام مسلمانوں سے معافی مانگیں اور اپنے لیے سزا خود تجویز کریں۔

ورنہ اللہ کے فیصلے کا انتظار کریں۔

☆☆☆

دنیا کے بڑے مذاہب کے عالم کونسی تعلیم حاصل کرتے ہیں

☆ یہودیت (Judaism): اولیول، اے لیول، یونیورسٹی گریجویٹ، مختلف سائنسی علوم اور مذہبی کتاب تورات۔

☆ عیسائیت (Christian): اولیول، اے لیول، یونیورسٹی گریجویٹ، مختلف سائنسی علوم اور مذہبی کتاب انجیل۔

اسلام (Islam): قرآن وحدیث وفقہ واسلامی تاریخ۔

انسان کو زندگی گزارنے کے لیے قرآن میں سب سے پہلا سبق علم حاصل کرنے کا دیا گیا ہے پھر قرآن میں کائنات کے راز جاننے کا بھی کہا گیا ہے۔ یہ سب کچھ دنیا کے سارے علوم کا علم حاصل کرنے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

صرف مسلمانوں کیلئے جو قرآن پر یقین رکھتے ہیں

اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو جان سے مارے تو اس کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

(پارہ 5 سورۃ النساء آیت 93-92): ''اور کسی مومن کو شایاں نہیں کہ کسی مومن کو مار

ڈالے مگر بھول کر اور جو بھول کر بھی مومن کو مار ڈالے تو (ایک تو) مسلمان غلام آزاد کر دے اور (دوسرے) مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے، ہاں اگر وہ معاف کر دیں تو ان کو اختیار ہے۔ اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا عہد ہو تو وارثان مقتول کو خون بہا دینا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے روزے رکھے۔ یہ (کفارہ) خدا کی طرف سے (قبول) توبہ (کیلئے) ہے اور خدا سب کچھ جانتا ہے (اور) بڑی حکمت والا ہے۔"

93- "اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لیے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا مسلمان بھی مسلمان کا دشمن ہو سکتا ہے؟

ایسا صرف کسی دنیاوی مفاد کے لیے ہو سکتا ہے۔ جب دو مسلمان جنگ کریں تو دونوں طرف سے نعرہ تکبیر "اللہ اکبر" کی آواز آتی ہے۔ یہ کیا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مسلمان کسی مسلم دشمن سازش کا شکار ہو رہے ہیں۔ دینی طور پر سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ یہ ایسا رشتہ ہے جو خونی رشتے سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اسلام انسانیت کیلئے سلامتی کا پیغام ہے۔ تفرقہ بازی سے نااتفاقی پیدا ہوتی ہے جس سے دنیا میں اسلام کی طاقت کمزور ہوتی ہے۔ یہی غیر مسلم طاقتوں کا مشن ہے۔ خانہ کعبہ میں سارے مسلمان اکٹھے طواف کرتے ہیں واپس آ کر اپنی اپنی مسجدوں میں چلے جاتے ہیں ان میں سے بعض ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں اور دنیا میں انسانیت کے سب سے بڑے جرم "انسان کو قتل کرنا" کے مرتکب بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کہیں کسی بدگمانی، گمراہی میں آ کر شیطان کے بہکاوے میں تو نہیں آ جاتے؟

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

غیر مسلم کا ایک سوال

مسلمان کہتے ہیں اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آج کی دنیا میں عملی طور پر کہیں اس کا کوئی نمونہ موجود ہے۔

حکمران......؟ مذہبی رہنما......؟

سیاسی رہنما......؟

عام مسلمان......؟ معاشرتی زندگی......؟

انصاف/میرٹ......؟ تعلیمی صلاحیت......؟

اسلام کو ماننے والے مسلمانوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

☆☆☆

مذہبی سیاح

کسی بھی مذہب کے ماننے والے اپنے عقیدے کے مطابق کسی مقام کو مرکز مان کر حاضری دیتے ہیں۔ حاضری دیتے وقت ان کا یہ خیال ہوسکتا ہے کہ ان کے ماضی میں کیے گئے گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے اور وہ پاک وصاف ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ آئندہ کیلئے توبہ کرتے ہیں کہ وہ گناہ نہیں کریں گے۔ اگر ایسا کوئی انسان اپنے مذہبی مقام سے واپس آ کر دوبارہ انہی گناہوں میں ملوث ہو جائے تو کیا ایسا شخص صرف ''مذہبی سیاح'' نہیں کہلائے گا کیونکہ اُس نے اپنے نہایت مقدس مقام پر جا کر یہ وعدہ کیا ہوتا ہے کہ وہ آئندہ زندگی میں گناہوں سے بچے گا۔ لیکن جب وہ واپس کر دوبارہ اسی طرح گناہ کرنے لگ جاتا ہے تو پھر اس کا مقصد سوائے سیاحت کے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

دنیا میں انسانوں کی اکثریت مختلف مذاہب سے تعلق رکھتی ہے پھر بھی دنیا میں بھوک، ننگ، افلاس، لڑائی جھگڑے، اسلحے کے انبار ہوتے ہیں۔ کیا یہ سب انسان اپنے اپنے مذہب کے سچے ماننے والے نہیں ہوتے۔

تمام مذاہب میں سچ، امن، انصاف کی تعلیم دی گئی ہے۔

ایک جہاد کے بعد مسلمانوں کی حالت

کچھ عرصہ پہلے مسلمانوں نے دنیا کی ایک طاقت کے خلاف جہاد کیا کہ اُس کے ایک حملے سے اسلام خطرے میں پڑ گیا تھا۔اس جہاد میں ایک دوسری طاقت نے بھرپور مدد کی تھی۔آج اسلام کے ماننے والوں کو وہی مدد کرنے والی طاقت مار رہی ہے اور حالات کی مجبوری یہ ہے کہ وہی ایک طاقت مسلمانوں کی مدد کر رہی ہے جس کے خلاف جہاد کیا گیا تھا۔

خدا مسلمانوں کو سائنس وٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرنے کا شعور دے اور اپنے برے بھلے کا بروقت سوچنے اور صحیح فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

☆☆☆

صرف ایک لمحہ کیلئے خیال کیجئے

اگر ساری دنیا مسلمان ہو جائے اور دنیا کے سب امیر لوگ جن پر اسلامی نظام کے تحت زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ دے دیں تو پھر دنیا میں کوئی انسان بھوکا یا محتاج نہیں رہ سکے گا۔اس وقت اس دنیا میں کیپٹل ازم/سرمایہ داری کا عروج ہے جس کی وجہ سے دنیا دن بدن غربت میں ڈوبتی چلی جارہی ہے ماسوائے چند امیر ترقی یافتہ ملکوں کے۔حیرت ہے کہ جس مذہب کے لوگ زیادہ امیر ہیں دنیا میں ان کے مذہبی بھائی بہت بڑی تعداد میں غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ سرمایہ داری دنیا میں ''ڈالر تے ڈالر بناؤ'' کا ایک الگ دنیاوی مذہب ہے۔ جبکہ انسانیت کی فلاح صرف اور صرف اسلامی طرز حیات میں ہے جو کہ پورے بنی نوع انسان کیلئے ہے نہ کہ صرف چند امیر انسانوں کیلئے ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کہیں مسلمان لوگوں کی یہ مجبوری تو نہیں ہے کہ وہ مسلم گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ

سے مسلمان کہلاتے ہیں کیونکہ بحیثیت مجموعی مسلمان ممالک میں اسلامی نظام حیات جو قرآن میں بتایا گیا ہے عملی طور پر کم نظر آتا ہے۔ کیا یہ مسلمان دنیا کے ساتھ گزارا کرنے کے لیے اپنی شناخت اور تعلیمات کو چھوڑتے جارہے ہیں۔ حالانکہ ان کو تو اللہ کا شکرادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے انہیں مسلم گھرانے میں پیدا کیا ہے۔ جس سے وہ دنیا کے بہترین طرز حیات کو پیدائشی طور پر ہی اپنا سکتے ہیں۔ اگر کسی غیر مسلم نے اسلام قبول کرنا ہو تو وہ بڑا ہو کر ہی کرے گا۔ یہ مسلمانوں کی اپنی لاپرواہی اور غفلت ہے کہ وہ اس وقت غیر مسلم طاقتوں کے مرہون منت ہیں۔ تقریباً انہی کے دباؤ پر اپنے ملکوں کا نظام چلاتے ہیں۔ دنیا میں انسان کی بھلائی اسلامی طرز حیات میں ہے کیونکہ یہ اللہ کا بتایا گیا نظام ہے۔ اپنے اعمال اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق درست رکھیں اور سائنس و ٹیکنالوجی میں تعلیم حاصل کریں۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

☆☆☆

زندگی کے لیے قرآن شریف سے روشنی حاصل کیجئے

قرآن شریف انسان کی زندگی اور آخرت کیلئے رشد و ہدایت کی کتاب ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ مسجد میں امام صاحب نے قرآن شریف کی جو آیات نماز کے دوران تلاوت فرمائی ہوں اس کا ترجمہ مقامی زبان میں نمازیوں کو نماز ادا کرنے سے پہلے سنا دیا جائے تا کہ نمازی حضرات ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام سمجھ سکیں۔ اس میں صرف دو منٹ صَرف ہونگے۔

کیا روزانہ نمازوں میں ہی قرآن شریف، آیات، بہ آیات مکمل کیا جاسکتا ہے؟

اگر کالجوں، سکولوں، دفتروں (سینٹرل ساؤنڈ سسٹم کے ذریعے) اور گھروں کے خاندان کے تمام افراد روزانہ ایک وقت مقررہ پر آڈیو ٹیپ کے ذریعے صرف ایک رکوع با ترجمہ سن لیا کریں تو ثواب اور برکت ہوگی۔ خواتین، نوجوانوں، بچے، بچیوں سمیت سب کی رہنمائی ہوگی اور قرآن شریف بھی مکمل ادا ہو جائے گا۔ کاروباری حضرات اگر کاروبار شروع کرتے وقت مقامی زبان میں قرآن شریف کا باترجمہ آڈیو ٹیپ سن لیا کریں تو کاروبار میں برکت ہوگی۔ ایسا کرنے سے انسان کو درپیش روزمرہ کے کئی مسائل کے حل بھی مل جائیں گے۔ واللہ علم بالصواب۔

☆☆☆

دنیا میں مذاہب یا عقائد کی بنا پر بے فائدہ جھگڑے

دنیا میں ہمیشہ سے وسائل والے علاقے پر قبضہ کیلئے جھگڑے ہوتے رہے ہیں۔ کچھ عرصہ سے انسانوں کے درمیان مذہبی عقائد کی وجہ سے بھی لڑائی جھگڑے ہونا شروع ہو گئے۔ ایک مذہب یا فرقہ والے اپنے آپ کو دوسرے مذہب یا فرقہ سے برتر سمجھتے اور اختلاف رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف گفتگو میں، تقریر میں یا تحریروں میں نازیبا اور غیر اخلاقی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ہر مذہب، بزرگ، رہنما کو ماننے والے، چاہنے والے اس سے ذہنی اور جذباتی لگاؤ رکھتے ہیں جب کوئی دوسرا شخص ایسے مذہبی رہنما، بزرگ کے متعلق نازیبا اور غیر اخلاقی الفاظ استعمال کرتا ہے تو اس رہنما کے پیروکاروں کے دماغ میں موجود عقلی خلیوں کا جذباتی خلیوں سے رابطہ ہوتا ہے جس سے ذہن میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے جو اس کو غصہ دلاتا ہے پھر وہی غصہ انتقام میں تبدیل ہو جاتا ہے اور نوبت مار کٹائی، قتل و غارت تک آجاتی ہے۔ جھگڑا کرنے سے دونوں فریقوں کا نقصان ہی ہوتا ہے فائدہ کسی کا نہیں ہوتا۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ایسا کرنے والے لوگ کسی غیر مذہب کے مفاد کیلئے اپنی نادانی میں غیر شعوری طور پر ایجنٹ کا کام کر جاتے ہوں۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ مختلف مذاہب، فرقوں کے ماننے والے ایک دوسرے کے مذہب، فرقہ، بزرگ رہنما کے متعلق ایسے الفاظ استعمال نہ کریں جس سے اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ اگر تحریروں میں ایسی باتیں لکھی ہوئی ہیں تو ان کو حذف کیا جا سکتا ہے؟ دنیا میں چھ ارب پچاس کروڑ انسان بستے ہیں۔ کیا ایک مذہب یا فرقہ کے لوگ دوسرے مذہب یا فرقہ کے لوگوں کو جان سے مار کر سب کو ختم کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو ابھی تک ہو جاتا۔

بنی نوع انسان کو اپنے مذاہب اور عقائد کی بنا پر لڑنے جھگڑنے کی بجائے انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے سرگرداں ہونا چاہیے تاکہ دنیا میں انسان امن و سلامتی کے ساتھ رہ سکیں۔ دنیا کے تمام مذاہب یہی سبق دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کو برداشت کرنے میں انسانیت کی بہتری اور فلاح ہے۔

☆☆☆

مسلمان اُمہ اور دنیا

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے اور یہ تمام بنی نوع انسان کیلئے ہے۔ دنیا کی آبادی چھ ارب پچاس کراڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس میں سے مسلمانوں کی تعداد تقریباً ایک ارب تیں کروڑ ہے اور یہ سب مسلمان دنیا میں اپنی اپنی جگہ (جہاں وہ رہتے ہیں) زندگی گزار رہے ہیں لیکن دنیا کے بعض حصوں میں مسلمانوں کو ذلیل وخوار کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ 9/11 کا واقعہ ہے۔ جس کی ذمہ داری کسی مسلمان نے ہی قبول کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ قدم مسلمانوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کے خلاف اٹھایا ہے۔ کیا چند ایسے لوگوں کے فیصلے ہی پوری مسلمان امہ کے فیصلے ہیں۔ کیا ان کے اس فیصلے سے مسلمانوں کی زندگی کی مصیبتوں میں مزید اضافہ نہیں ہوا یا کوئی کمی بھی واقع ہوئی ہے؟ اگر مسلمانوں کو زندگی میں آرام وسکون ملا ہے تو پورے عالم اسلام کو ان کو امیر مان کر ان کی بیعت کرنی چاہیے۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو مسلم امہ ایسے چند افراد کو سمجھائے کہ ایسے طریقے مناسب نہیں ہیں۔ اللہ کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی زندگی مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ ان کی زندگی سے ایسا کوئی واقعہ نہیں ملتا کہ انہوں نے اسلام کے مخالفین کے خلاف اس طرح کا کوئی ایکشن کیا ہو۔ اسلام کے آغاز میں جب زندگی اجیرن ہوگئی تھی تو ہجرت کا حکم ضرور ہوا تھا گر وہاں کسی مخالف کے گھر کا دروازہ توڑنے کوئی نہیں گیا تھا۔ مسلمان اپنے اعمال اللہ کے احکام کے مطابق رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کو حاصل کر کے اپنے آپ کو مضبوط بنائیں۔ اور آپس میں اتفاق رکھیں تو کسی غیر مسلم طاقت کی ہمت نہیں ہوگی کہ مسلمانوں کو کسی بُری نگاہ سے دیکھے۔ واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆

غیر مسلم طاقتوں کا مشترکہ مفاد اور مسلمانوں کی حالت زار

فرض کیجیے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں طاقتور مسلمان ملک ہوتے تو کیا پھر بھی لبنان پر اسرائیل کی بے گناہ بچوں عورتوں جوان، بوڑھوں اور معذوروں پر بمباری جاری رہ سکتی تھی۔ دنیا میں غیر مسلم طاقتوں کے اپنے الگ الگ مفادات ہیں لیکن ان سب کا ایک مفاد مشترکہ ہے کہ ''مسلمانوں کو مارو'' لیکن مسلمانوں کی اپنی حالت یہ ہے کہ مسلمان ملک عراق ایران کو مارتا

رہا ہے اور ایران عراق کو مارتا رہا ہے جس میں 25 لاکھ مسلمان ہلاک ہوئے تھے۔ شیعہ سنی کو مار رہا ہے اور سنی شیعہ کو مار رہا ہے اور اسلامی ملکوں میں ایک گروہ یا قبیلہ دوسرے گروہ یا قبیلے کو مار رہا ہے۔ مسلمانوں کی اس نا اتفاقی کی وجہ سے غیر مسلم طاقتیں مسلمانوں کو مار رہی ہیں بڑی طاقتوں نے تقریباً سب اسلامی ملکوں کے سربراہوں کو ڈرایا ہوا ہے کہ تمہاری باری بھی آسکتی ہے اور ان سربراہوں نے اپنی اپنی قوم کو ڈرا کر رکھا ہوا ہے۔ ایسے ہی حالات رہے تو باری سب کی آجائے گی۔ اگر تمام مسلمان ممالک میں اتفاق ہو تو مسلمانوں کے خلاف کوئی غیر ملکی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی کسی کی ہمت ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کو بری نگاہ سے دیکھے۔ اتفاق میں برکت ہے۔

☆☆☆

مسلمان خبردار رہیں

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے۔ اس کی تعلیمات میں چاہے انسان کسی بھی عقیدے یا مذہب سے تعلق رکھتا ہو اس سے نفرت کرنا بتایا نہیں گیا۔ اسلام سب انسانوں سے محبت کا پیغام ہے۔ آج کل دنیا کے میڈیا میں اسلام کے ماننے والوں کو دہشت گرد کا تاثر دیا جاتا ہے۔ ائیر پورٹس پر بے عزتی کی حد تک تلاشی لی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چند مسلمانوں کی طرف سے غیر مسلمانوں کے ظلم وستم اور زیادتیوں کے خلاف کچھ غیر انسانی اقدام ہو جاتے ہوں۔ اگر کھوج نکالا جائے تو کہیں اس کے پیچھے بھی غیر مسلم سازش کارفرما نہ ہو۔ مسلمان اپنے اردگرد کے ماحول سے خبردار رہیں۔ سازشی لوگ مسلمانوں کے جذبات بھڑکا کر ان کو آلۂ کار کے طور استعمال کر سکتے ہیں۔

اگر مسلمان اپنے چھوٹے چھوٹے فروعی، گروہی اختلافات پس پشت رکھ کر آپس میں اتحاد اور اتفاق کر کے ایک آواز بن جائیں تو مسلمانوں کی صرف ایک آواز ہی دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن جائے گی۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

بے عمل مسلمان

دنیا میں انصاف...... دیانت داری...... امانت داری...... اور سچ ...... پر نہ چلنے والے کئی چھوٹے بڑے مسلمان شاید کبھی یہ محسوس کرتے ہوں کہ وہ مسلمان گھرانے میں کیوں پیدا ہوئے؟ معاشرے کے خوف سے ان کو عید کی نماز ادا کرنی پڑتی ہے اور کبھی جمعہ کی نماز بھی ادا کر لیتے ہیں۔ عقیدے یا عقیدے کے خلاف کبھی کسی بزرگ کے مزار پر حاضری بھی دینا پڑتی ہے۔ اسی طرح کے دیگر نیک کام جو اسلامی تعلیمات میں شامل ہیں طبیعت کے منافی اُن کو کرنا پڑتے ہیں۔

برائی کے عقیدے کو ماننے والے اور اس پر عمل کرنے والے بیچارے لوگ۔
خدا ان کی دو عملی کو یک عملی میں تبدیل کر دے۔

☆☆☆

کچھ ایسے مسلمان!

جو کافر کو کافر کہیں...... وہ خود کیسے عمل کریں
زباں سے خدا کو خدا کہیں...... نبی کو نبی کہیں
نہ خدا کے فرمان پر عمل کریں...... نہ نبی کی سنت پر عمل کریں
بس کافر کو کافر کو کہیں
اور خود خدا سے نہ ڈریں
خدا سے نہ ڈرنا...... اس کو نہ ماننے کے برابر

وہ کیسے مسلمان جو جھوٹ، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، رشوت، نا انصافی، جعلی دوائی، ناجائز قبضے، لوٹ مار، چوری، ڈاکے، اغوا، قتل، غریب بے بس پر ظلم، عورتوں اور بچوں پر ظلم کرتے وقت خدا سے نہیں ڈرتے!

☆☆☆

غیر ملکی نومسلم کی آمد اور پاکستان میں اذان کا وقت۔

دوسرے اسلامی ممالک گھومنے کے بعد
غیر ملک سے ایک نومسلم پاکستان آیا
ایک شہر میں قیام کیا
نور کے تڑکے اذان ہوئی اٹھ بیٹھا
ایک اور اذان ہوئی......صبح کے وقت......سماں سہانا لگا
کچھ وقفہ ہوا......پھر یکدم اذانوں کا زور ہوا
نومسلم نماز ادا کرنے مسجد گیا......دیکھا تو صرف دو قطاریں تھیں
حیران و پریشان......اذان کی اتنی بلند آواز......شہر کی اتنی آبادی
مسجد میں صرف دو قطاریں......شاید اذان کی بلند آواز عرش پر پہنچانے کے لیے
فرشتوں کو سنانے کے لیے تھی......مسجد میں صرف دو قطاریں تھیں
دنیا میں 57 اسلامی ممالک......56 اسلامی ممالک میں اذان کا وقت ایک مقرر
آواز اتنی بلند......کہ مقامی آبادی کے لیے کافی
کیا ایسا ہوسکتا ہے......پاکستان کے ہر شہر میں......اذان کا وقت ایک ہی مقرر ہو
آواز اتنی بلند......مقامی آبادی کے لیے کافی
کوئی اپنا فرض ادا کرے یا نہ کرے......ہر ایک اپنے اعمال کا جوابدہ۔

☆☆☆

دنیاوی علوم اور عالم اسلام کے لوگ

دنیاوی علوم کیلئے عالم اسلام کے لوگ غیر مذہب کے لوگوں کے تعلیمی اور تربیتی اداروں میں علم اور تربیت حاصل کرنے جاتے ہیں۔

کیا عالم اسلام کے لوگ دنیاوی علوم میں باقی مذاہب کے لوگوں سے پیچھے ہیں؟ اگر

ایسا ہے تو کیوں؟

دنیا میں رہنے کیلئے دنیاوی علوم کی ضرورت ہے تو پھر دوسروں کے محتاج کیوں؟
اگر زندگی گزارنے کیلئے دنیاوی علوم کی ضرورت نہیں تو پھر پیدل، گدھے، گھوڑے اور اونٹ پر سفر کیوں نہیں کرتے؟

☆☆☆

ایک خیال

کیا مسلمان کو مسلمان بننے کے لیے امریکی امداد کی ضرورت ہے یا ورلڈ بنک آئی ایم ایف کے قرضے کی ضرورت ہے؟

☆☆☆

کچھ ایسے مسلمان......!

کچھ ایسے مسلمان بھی جو سمجھتے ہیں

''رج کے برائی کرو''

ناجائز منافع کماؤ
ذخیرہ اندوزی کرو
ہیروئن فروشی کرو
اسمگلنگ کرو
ملاوٹ کرو
دھوکہ فریب دو
بددیانتی کرو
ظلم، ناانصافی کرو
رشوت لو
جعل سازی کرو
پھر تلاوت کرو
نماز پڑھو
کھانے کی دیگ دو
دس بیس خیرات کرو

خدا کو ایسے ہی خوش کرو

کتنے سادہ...... کتنے معصوم ایسے مسلمان

پیغمبر کیوں بھیجے گئے | دکھ کیوں برداشت کیے
قرآن کیوں اتارا گیا | رہنمائی کس کے لیے
کیا اتنے سادہ اصول | جو پیغمبر نہ سمجھے یہ سمجھ گئے

کہ خدا کو کیسے خوش کرو

☆☆☆

ثواب کے ساتھ رہنمائی بھی حاصل کیجئے

قرآن مجید خدا کا کلامِ پاک ہے۔ انسان کو قرآنی آیات پڑھنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ نماز میں آیات پڑھی جاتی ہیں اور ثواب حاصل ہوتا ہے۔ آیات عربی زبان میں ہیں۔ عربی نہ جاننے والے کو ان کے مطلب کی سمجھ نہیں ہوتی۔ قرآنی آیات میں انسان کے لیے نصیحت، ہدایات، احکامات اور رہنمائی ہے۔ صرف ثواب حاصل کرنے کے علاوہ اگر آیات کا مطلب سمجھ کر زندگی گزاری جائے تو معاشرے میں مجموعی طور پر انسان خصوصاً مسلمان زیادہ اچھی زندگی گزار سکیں گے۔

چواین لائی سے پوچھا کہ آپ کی ترقی کا راز کیا ہے تو اس نے جواب دیا۔ ہم نے آپ مسلمانوں کی کتاب قرآن کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کی ہے۔

☆☆☆

غازی کون اور شہید کون؟

اگر دو مسلمان ملکوں کی آپس کی لڑائی میں مسلمان، مسلمان کو

جان سے مار دے تو

غازی کون اور شہید کون؟

پارہ 10 سورۃ الانفال آیت نمبر 45 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

نوٹ: ایران اور عراق کی جنگ میں دس لاکھ مسلمان مارے گئے تھے۔

کیا وینز ویلا کے صدر ہیوگو شاویز نے اسلام قبول کر لیا ہے؟

لاطینی امریکہ کے ایک ملک وینز ویلا کے صدر ہیوگو شاویز نے دنیا کے ایک ملک اسرئیل کے شہریوں کا داخلہ اپنے ملک میں بند کر دیا ہے۔ امریکہ اور یورپ کیلئے لمحہ فکریہ یہ ہے کہ صدر شاویز نے اسلام تو قبول نہیں کر لیا؟ کیا دنیا کا رخ حق سچ کی طرف مڑ رہا ہے؟ قرآن حق اور سچ ہے۔

☆☆☆

نماز اور امامت کیلئے ایک تجویز

ہر مسلمان کو نماز ادا کرنے کا طریقہ آتا ہے اور کچھ آیات بھی زبانی یاد ہوتی ہیں جو نماز ادا کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ مسلمان اکیلا بھی نماز ادا کر سکتا ہے اور باجماعت بھی۔ لیکن باجماعت نماز ادا کرنے کو اولیت بیان کیا گیا ہے۔ کسی مسجد میں ریگولر نماز ادا کرنے والے باری باری کسی بھی نماز کی امامت کروا سکتے ہیں جس سے اُن میں خود اعتمادی بڑھ سکتی اور لوگوں کی رہنمائی بھی کر سکتے ہیں۔ جس سے روزمرہ زندگی کے حالات بھی بہتر ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

دنیا کے تمام مذاہب عالمی پیغام رکھتے ہیں

تمام مذہبی کتابوں میں انسانوں کی اچھی زندگی گزارنے کیلئے رہنمائی، بیان کی گئی ہے۔ اصول، نصیحتیں اور قوانین شامل ہیں۔ سب مذاہب میں نیکی کو اپنانے اور برائی سے بچنے کی تلقین ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو انسان اُن کے پیروکار نہ ہوں۔ برائی ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔

ان مذاہب کے عقیدے اور یقین کے مطابق معبود، پیغمبر اور آخرت کے بارے میں اختلافات موجود ہیں اور شاید قیامت تک موجود رہیں گے۔ لیکن نیک اعمال کرنے کے بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انسانوں کے درمیان کسی قسم کا تعصب یا نفرت ہونا ان کی مذاہب سے پوری واقفیت نہ ہونے، تنگ نظری اور ذہنی پسماندگی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ تمام مذاہب انسانوں کی زندگی

کے تحفظ کی علامت ہوتے ہیں۔ سب انسانوں کو زندہ رہنے کا حق ہے۔ جیسے کسی ایک مذہب سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی انسان حق رکھتا ہے۔ لامذہب انسان بھی زندہ رہنے کا حق رکھتے ہیں۔

سب انسانوں کو خدا ہی پیدا کرتا ہے

کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے اگر کھلے دماغ، بڑے دل کے مالک، خوش گفتار، عزت، محبت، انصاف پر یقین رکھنے والے تحمل برداشت، درگزر کرنے والے اور کسی بھی قسم کے تعصب، نفرت سے پاک ہوں گے تو دوسرے لوگ ان کے مذہب اور خود ان کو بطور اچھا انسان سمجھیں گے۔

☆☆☆

مذہب، فرقہ، تعصب، نفرت

کسی بھی مذہب یا فرقے سے تعلق رکھنے والے اُس کی تعلیمات کو ماننے والے صرف اس وجہ سے کسی دوسرے انسان سے تعصب رکھتے اور نفرت کرتے ہیں کہ اُس کا تعلق اُن سے مختلف مذہب یا فرقے سے ہے۔ تو اُس کا مطلب یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ مذہب، فرقہ کی تعلیمات غلط اور نامکمل ہیں۔۔ یا پھر مذہب یا فرقہ کو ماننے والے اپنے مذہب سے پوری واقفیت نہیں رکھتے۔ لڑائی جھگڑے قتل وغارت کسی بھی مذہب یا فرقے کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔

تعصب اور نفرت کسی مذہب کی تعلیمات نہیں ہو سکتیں۔

☆☆☆

مذہب.....رہنمائی کیلئے روشنی اور انسانوں کے مادی مفاد

مختلف زمانوں میں انسانیت کی رہنمائی کیلئے مذاہب متعارف ہوئے۔ سب مذہب نیکی اور اچھائی کا پیغام دیتے ہیں جو کہ انسانیت کے لیے ہوتا تھا۔ اچھی بات کو ہر انسان پسند کرتا ہے۔ ہر مذہب کے ماننے والے آہستہ آہستہ ذاتی مفاد، گروہی، قبیلہ، علاقائی مفاد کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے مذاہب کی تعلیمات سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پھر ایسا وقت بھی آتا ہے کہ مذہب کی تعلیمات کو ذاتی گروہی قبیلہ، علاقائی مفادات کے تحت استعمال کیا جاتا ہے۔ کہیں اسلام خطرے میں اور کہیں عیسائیت، یہودیت، ہندومت کو خطرے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

اس طرح مذہب کے ماننے والے سچے کھرے نیک معصوم لوگوں کے ذہن میں مذہب کی سربلندی کا مقصد ڈال کر انہیں وقتی طور پر کسی کے مادی مفاد کے لیے استعمال کرلیا جاتا ہے۔ اس کے لیے دولت اور اسلحہ سے بھرپور مدد بھی کی جاتی ہے۔ کسی ایک مذہب کے لوگ دوسرے مذہب کے لوگوں کے ساتھ ملا کر کسی تیسرے مذہب یا لا مذہب طاقت کے خلاف استعمال کرلیا جاتا ہے۔ دنیا میں اکثر ایسے ماضی یا حال کے واقعات ملتے ہیں۔ دنیا میں اچھائی اور نیکی کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری انسانوں پر عائد ہوتی ہے۔

کیا مذہب ایک معصوم شے ہے جس کو شیطانی صفات کے حامل لوگ اپنے مفاد کے لیے بطور ہتھیار استعمال کر لیتے ہیں۔ انسانیت کے اصول، علم حاصل کرنا، انصاف، امانت، دیانت، درگزر، برداشت، عزت، محبت، مساوات سب کے لیے برابر لاگو ہونے چاہئیں۔ دنیا میں امن، تحفظ، انہی اصولوں پر چلتے ہوئے قائم ہوتا ہے۔ کسی بھی مذہب کے عالم دین یا عام انسان جب کسی دوسرے مذہب کے لوگوں کے پاس دعوت دینے کے لیے جاتے ہیں تو خالی ہاتھ ہوتے ہیں۔ سب صرف اپنے مذہب کی تعلیمات بیان کرتے ہیں، دعوت کا پیغام ہوتا ہے۔ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ سب اچھائی اور نیکی کی دعوت دیتے ہیں۔ دعوت کو قبول کرنا یا نہ کرنا کسی کی اپنی خوشی و مرضی ہوتی ہے۔ خوشی سے قبول کر لینے والا پھر دوسروں کو بھی اسی راستے پر چلتے ہوئے پیغام دیتا ہے۔

خدا اور مذہب کو نہ ماننے والوں کو سزا......خدا کا اپنا نظام۔

☆☆☆

دنیا میں رائج مذاہب، مہلک ہتھیار اور انسانی ہلاکتیں

تمام مذاہب انسان کی اچھی زندگی گزارنے کیلئے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ سب میں اچھے اصول بتائے گئے ہیں۔ تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو مختلف زمانوں میں مختلف وجوہات کی بنا پر انسانوں کے درمیان جنگیں ہوئیں۔ زیادہ تر وسائل اور ذرائع پر قبضہ کرنے کے لیے کی گئیں۔ کچھ مذہبی عقیدے کی بنا پر بھی ہوئیں اس سلسلے میں مذاہب کے ماننے والوں کے کردار کے طور پر اگر

جائزہ لیا جائے تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ

ماضی یا حال

دنیا میں مہلک اور ہلاکت خیز ہتھیار کس مذہب کے لوگوں نے ایجاد، تیار اور استعمال کیے؟

کن مذاہب کے لوگوں کے درمیان جنگیں ہوئیں؟

کس ایک مذہب کے لوگوں کے درمیان آپس میں جنگیں ہوئیں؟ کتنی ہلاکتیں ہوئیں؟

کس مذہب کے لوگوں نے کسی ایک مذہب یا زیادہ مذاہب کے لوگوں کو ہلاک کیا؟

دنیا کے کن ممالک میں ہلاکت خیز ہتھیاروں کے کارخانے ہیں جہاں ہر وقت ہتھیار کیے جاتے ہیں؟

تمام مذاہب کے ماننے والے اپنے اعمال کا تجزیہ کر سکتے ہیں کہ کس مذہب کے لوگ انسانیت کی سلامتی کے تحفظ کے لیے عملاً سرگرداں رہتے ہیں؟ یا کس مذہب کے لوگ انسانیت کی ہلاکت خیزی میں ملوث ہیں؟

انسانی تاریخ آئینے کی طرح سب کے سامنے ہے

اس آئینے میں تمام مذاہب کے لوگ اپنے اپنے چہرے دیکھ سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کو الزام دینے کی بجائے اپنی سوچ وفکر کو انسانی سلامتی کیلئے درست سمت کی طرف گامزن کریں۔ اپنے اعمال بہتر بنائیں جس سے دنیا میں امن وامان اور انسانیت کی سلامتی کو تحفظ حاصل ہو۔

نوٹ: انٹرنیٹ پر ماضی یا حال میں ہونے والی تمام جنگوں کی تفصیلات موجود ہیں (History of wars)

☆☆☆

مسلمان، مسلمان کو کیوں مارے

برصغیر کے مسلمانوں نے حق سچ انصاف، امانت، دیانت، روزگار اور جان و مال کے تحفظ کیلئے 1947ء میں اپنے لیے ایک الگ وطن پاکستان قائم کیا۔

ہندوستان میں ہندو، مسلمانوں کو مارے

پاکستان میں مسلمان، بے گناہ مسلمانوں کو کیوں مارے؟

کیا پاکستان میں مارنے والے شخص کا عمل ہندو کے عمل کے برابر نہیں ہوگا؟

ہندو کو کافر کہا جاتا ہے

مسلمان، مسلمان کو مارے تو اسے کیا کہا جائے گا؟

لالچ ......مفاد......یا......خون کی پیاس

پاکستان کے عالم دین مذہبی رہنما، مولانا حضرات، مساجد کے امام حضرات کی بے گناہ مسلمانوں کے قتل عام کے واقعات پر خاموشی کو کیا سمجھا جائے کہ اُن کو مرنے والوں کا کوئی دکھ نہیں کہ مرنے والے مسلمان ان کے عقیدے کے لوگ یا مسلمان بھائی نہیں تھے؟

نہ احتجاج......نہ جلوس......نہ اظہار افسوس

کیا مرنے والوں کے بے سہارا معصوم بچے، بچیوں، بے سہارا بیوہ عورتوں اور کفالت سے محروم بوڑھے ماں باپ کی آہوں، چیخ و پکار کے بدلے مارنے والے کو جنت مل سکتی ہے؟

دنیا کے کسی مذہب میں بے گناہوں کو مارنے کا کوئی جواز نہیں

اسلام انسانوں کی سلامتی کا دین ہے۔

خودکش بم دھماکوں سے مذہب اسلام کی بدنامی ہوتی ہے۔

☆☆☆

اسلامی اور غیر اسلامی ممالک کی پہچان

دنیا میں اسلامی اور غیر اسلامی ممالک کی پہچان کیسے ہوسکتی ہے؟

جن ملکوں کے آئین میں اسلامی جمہوریہ/مملکت اسلامیہ درج ہو

جن ملکوں کے آئین میں اسلامی جمہوریہ/مملکت اسلامیہ نہ درج ہو

یا

کسی ملک کے معاشرہ میں رہنے والے لوگوں کا رہن سہن دیکھ کر

☆☆☆

فرعون، انسان اور فرعونیت کا بخار

فرعون کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے سزا دی کہ اُس نے اللہ کے احکامات (حق، سچ،، نیکی، جائز، حلال، ظلم سے اجتناب) کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ فرعون بھی انسان تھا..... آج کا انسان اپنے اندر جھانک کر دیکھ سکتا ہے کہ کہیں وہ اللہ کے احکامات کو ماننے سے انکار تو نہیں کر رہا؟ ہر انسان اپنے اندر خود احتسابی کا تھرمامیٹر لگا کر دیکھ سکتا ہے کہ اُس کو فرعونیت کا کتنے درجے کا بخار ہے؟

اللہ کے احکامات پر عمل کرنے میں ہی معاشرے کی بہتری پوشیدہ ہے۔

☆☆☆

بنی نوع انسان کو مذہب اور عقائد کی بنیاد پر جھگڑا کرنا اور برا بھلا کہنا منع ہے

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج آیت نمبر 69 ,68 ,67 میں فرمایا ہے:

67 ''ہر امت کیلئے ہم نے مقرر کیا ہے عبادت کا طریقہ کہ وہ اس طریقے سے عبادت کرتی ہے..... پس نہ جھگڑا کرے کوئی تم سے اس معاملے میں اور دعوت دو اپنے رب کی طرف، بیشک تم سیدھے راستے پر ہو۔''

68 ''اگر وہ جھگڑا کرے تم سے تو کہہ دو اللہ ہی بہتر جانتا ہے اس کو جو تم کر رہے ہو''۔

67 ''اللہ فیصلے کرے گا تمہارے درمیان روز قیامت ان باتوں کا جن میں اختلاف کرتے رہے۔''

سورۃ الانعام آیت 109: ''اور نہ گالیاں دو ان کو جنہیں ..... پکارتے ہیں یہ اللہ کے سوا ..... کہ یہ لوگ برا بھلا کہنے لگے اللہ کو..... حد سے بڑھ کر اپنی جہالت کی بنا پر''۔

بنی نوع انسان کو اپنے مذاہب اور عقائد کی بناء پر لڑنے جھگڑنے کی بجائے تمام اسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے سرگرداں ہونا چاہیے۔ تا کہ دنیا میں انسان امن و سلامتی کے ساتھ رہ سکے۔

ایک دوسرے کو برداشت کرنے میں انسانیت کی بہتری ہے۔

☆☆☆

قرآن میں سائنسی حقیقتیں

قرآن میں سائنسی حقیقتیں بیان کی گئی ہیں۔ غیر مسلم غور و فکر اور تحقیق کرنے کے بعد ان کو ثابت کرتے ہیں۔ اور مسلمان ان حقیقتوں کو ثابت کرنے کی کوشش کیے بغیر اس پر فخر کرتے ہیں کہ آج سے پندرہ سو سال قبل ان کے ایمان رکھنے والی الہامی مذہبی کتاب قرآن میں سائنسی اشارات دے دیئے گئے ہیں۔

یہ کیسے قرآن کو ماننے والے...... مسلمان

قرآن کی سائنسی حقیقتوں کو خود ثابت کیوں نہیں کرتے؟

کیا اس بات کو مسلمان اپنی ذمہ داری نہیں سمجھتے؟ حالانکہ قرآن میں واضح طور پر حکم دیا گیا ہے کہ کائنات پر غور کرو، سوچو اور سمجھو۔

☆☆☆

صراط مستقیم ...... سیدھا راستہ اور حکمت
ایک خیال، ایک رائے

خدا تعالیٰ نے کائنات بنائی۔ چرند، پرند، کیڑے، مکوڑے، حشرات الارض، پہاڑ، دریا، سمندر، کھیت، درخت، ان سب میں سے افضل ترین انسان کو بنایا اور عقل کا خزانہ عطا کیا۔ صرف انسان ہی دنیا کی تمام مخلوقات سے الگ زندگی گزارتا ہے اور باقی سب کو اپنے استعمال میں لاتا ہے۔ خدا نے دنیا میں زندگی گزارنے کیلئے وقتاً فوقتاً اپنے ہدایت یافتہ بندے اور پیغمبر بھیجے۔ جو بہتری، اچھائی اور بھلائی کی زندگی گزارنے کیلئے رہنمائی کرتے رہے۔ یہ سلسلہ حضرت محمد ﷺ پر مکمل کر دیا گیا۔ قرآن نازل کیا گیا۔ قرآن میں صراط مستقیم (سیدھے راستے) کا ذکر ہے مسلمان دعا کرتے ہیں کہ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ یہ راستہ کیا ہے زندگی کے اصول، علم حاصل کرنا، سچ، مثبت سوچ، انصاف، امانت، دیانت، برابری۔

یہ کوئی انسان کی بنائی ہوئی سڑک نہیں ہے جو کچھ فاصلے کے بعد ٹیڑھی ہو جاتی ہے، موڑ

مڑ جاتی ہے۔ یہ اصولوں کی سڑک ہے جو اس پر سفر کرتا ہوا نیچے اترے گا اس کو دنیا میں تکلیف و پریشانی ہوگی اور آخرت میں زندگی کے سفر کا حساب ہوگا۔ دنیا میں اصولوں کے مطابق جو انسان نیک عمل کریں گے وہ آرام سے گزر جائیں گے چاہے ''بال کے برابر'' راستہ ہو ان کو کوئی ڈر اور خدشہ نہیں ہوگا۔ جو گناہگار ہوں گے ان کیلئے ڈر ہی ڈر، خدشہ ہی خدشہ۔

دنیا میں زندگی ایک عمل یا چند اعمال نہیں ہیں کہ کچھ نیک کام کرلو باقی موج اڑاؤ۔

زندگی ایک پورا سفر ہے...... اصولوں کی سڑک پر۔

نوٹ: دنیا میں انسانوں کو جتنی عزت دولت اور رتبہ ملتا ہے ان کے لیے اتنا ہی مشکل سیدھے راستے پر چلنا ہوتا ہے یہی ان کی زندگی کا امتحان ہے۔

☆☆☆

یقین رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا الگ الگ کام ہیں

کسی اچھی بات کو پڑھنا، سننا، سمجھنا، اُس پر یقین رکھنا اور عمل کرنا الگ الگ کام ہیں۔

کوئی اچھی بات ہو اگر اُس پر عمل نہ کیا جائے تو اچھی بات صرف بات ہی رہ جاتی ہے اس کا اچھا اثر انسانی معاشرے پر نہیں ہو پاتا۔

قرآن حکیم میں دنیا میں اچھے اور بہتر طریقے سے انسانی زندگی گزارنے کیلئے راہنمائی کی گئی ہے۔ اس میں نصیحت، ہدایت اور احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ ان پر عمل کرنے ہی میں انسانیت کی بہتری اور بھلائی کے راز پوشیدہ ہیں۔ صرف یقین رکھا جائے اور عمل نہ کیا جائے تو بات ادھوری رہ جاتی ہے۔

قرآن کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے۔

☆☆☆

اسلام اور جمہوریت بطور نظام زندگی

اسلام پوری انسانیت کے لیے ایک بہترین اور مکمل نظام زندگی ہے۔ خلفائے

راشدین کے زمانے کے بعد سے اب تک اس کو ماننے والے بھی اس نظام کو اپنے اپنے ملکوں میں نافذ نہیں کرتے۔

اسلام کے بعد جمہوریت کو انسانی زندگی کے لیے اچھا نظام کہنے والے بھی جمہوریت کو اپنے ملکوں میں نافذ نہیں کرتے۔ شاید ایسا سب قومی خزانے پر موج میلے کرنے والے حکمران اور ان کے ساتھی ذاتی اناء، لالچ، مفاد، حرص وہوس کی وجہ سے ایسا ہونے نہیں دیتے۔

نیت میں خرابی یا قابلیت کی کمی
تاریخ گواہ ہے...... ماضی قریب گواہ ہے
حال گواہ ہے...... مستقبل کا علم نہیں
کہ ایسا ہی چلتا رہے گا
ایسا سب انسانوں کی مرضی اور فیصلوں پر منحصر ہوگا
فیصلہ انسانوں پر ہے۔

☆☆☆

اپنی نظر میں......خدا کی نظر میں

اپنی نظر میں
کسی بے گناہ کو جان سے مار دینے کا حکم دینے والا
کسی بے گناہ کو جان سے مار دینے کا منصوبہ بنانے والا
اپنے آپ کو بے گناہ سمجھتا ہوگا۔
خدا کی نظر میں
ایک بے گناہ انسان کو جان سے مار دینا
پوری انسانیت کو قتل کرنے کے برابر ہے (القرآن......المائدہ)

خدا پر یقین رکھنے والا انسان کسی بے گناہ انسان کو جان سے مار دینے کا حکم نہیں دے سکتا۔ نہ کوئی اس پر عمل کر سکتا ہے۔

خدا پر یقین رکھنے والے کیسے؟

مسلمان اور غیر مسلمان......کردار اور عمل

اچھے اعمال کیا ہوتے ہیں؟

برے اعمال کیا ہوتے ہیں؟

مسلمان کے اعمال کیسے ہونے چاہئیں اور کیسے ہوتے ہیں؟

غیر مسلمان کے اعمال کیسے ہوتے ہیں؟

معاشرے میں بہتری انسانوں کے اچھے اعمالوں سے ہوتی ہے یا برے اعمالوں سے؟

اچھے اعمالوں کی زیادہ ذمہ داری والدین، سرکاری ملازمین وافسران، کاروباری لوگ، چھوٹی یا بڑی سطح کے عوامی نمائندے، سیاسی و مذہبی رہنما اور حکمرانوں پر عائد ہوتی ہے۔

آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی زندگی دنیا کے تمام انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔

☆☆☆

شیطان کتنا خوش ہوتا ہوگا......؟

قرآن کے مطابق شیطان نے خدا تعالیٰ سے کہا تھا کہ وہ انسان کو سیدھے راستے سے بہکائے گا۔ خدا تعالیٰ نے انسانوں کو سیدھے راستے پر چلنے کیلئے پیغمبروں کے ذریعے رہنمائی فرمائی اور دین اسلام کو آخری پیغمبر حضرت محمدؐ کے ذریعے مکمل کر دیا۔

شیطان کتنا خوش ہوتا ہوگا......؟

جب وہ مسلمانوں کو سیدھی راہ سے بہکاتا ہے اور وہ بہک جاتے ہیں۔

جب مسلمان......مسلمان کو جان سے مارتے ہیں۔

شیطان کتنا خوش ہوتا ہوگا......؟

کیا مسلمان شیطان کی خوشنودی کیلئے ایک دوسرے کو مارتے ہیں یا......؟

☆☆☆

آخری منزل......دینِ اسلام ہی ہے

دنیا لاکھوں سالوں سے قائم ہے لیکن انسان کے پاس معلومات صرف چند ہزار سال پہلے تک کی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق انسانوں میں پہلے سرداری نظام، پھر بادشاہت کا نظام اس کے بعد جمہوریت اور سوشلزم کے نظام متعارف ہوئے۔ آج کے دور میں دنیا میں ایک معاشی نظام کیپٹل ازم رائج ہے۔ پچھلی صدی کے آخر میں سوشلسٹ معاشی نظام برباد ہو گیا اور اس صدی کے شروع میں کیپٹل ازم کی بنیادیں ہل چکی ہیں۔

انسانی شعور میں تیزی سے بیداری اور اضافے کے تحت دنیا کے موجودہ معاشی نظام میں تبدیلیوں کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ دنیا میں ایک ہی مکمل نظام آفاقی طور پر متعارف ہوا ہے وہ دین اسلام ہے۔ اس میں زندگی گزارنے کے بنیادی اصول بتائے گئے ہیں اور زکوۃ کی صورت میں معاشی رہنمائی بھی کی گئی ہے۔ ان اصولوں پر چلنے کے لیے انسان کو نظم وضبط کے تحت زندگی گزارنی پڑتی ہے۔ جس سے انسان گھبرا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا مقرر کی گئی ہے لیکن اس پر عملدرآمد اسلامی ملکوں میں مفقود ہے۔

دنیا کا موجودہ نظام جس تیزی سے تباہی کی طرف جا رہا ہے اُس سے صرف ایک ہی صورت میں بچنے کی راہ ہے کہ دنیا دین اسلام کا راستہ اپنا لے۔

جو پہلے اپنا لیں گے ...... اُن کی زندگی دوسروں کی نسبت آرام وسکون سے گزرے گی۔

☆☆☆

قبر اور دوزخ کے عذاب......دنیا کے عذاب

قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کی دعا مانگنے والے اور تیاری کرنے والے
دنیا میں ملنے والی زندگی کے عذابوں سے بچنے کے لیے کیا کوشش کرتے ہیں؟

دنیا کے عذاب

صاف پانی نہ ملنا، پوری خوراک نہ ملنا، صحت کا مناسب علاج نہ ہونا، ضروریات زندگی کی چیزیں مہنگی ملنا، بجلی گیس کے بل زیادہ ہونا، ظلم وناانصافی، اغوا، چوری، ڈاکے، خواتین کی بے حرمتی وغیرہ

دنیا کے کئی ملکوں کے انسانوں نے اپنی کوشش سے ایسے عذاب کم کیے ہیں۔ سرکاری

دفتروں میں جائز کام بغیر سفارش کے ہو جاتے ہیں۔ہسپتالوں میں مناسب علاج ہوتا ہے۔عوام کی برداشت میں بجلی، گیس، پٹرول کا خرچہ ہوتا ہے۔خوراک میں ملاوٹ نہیں ہوتی، جعلی دوائیاں نہیں ہوتیں وغیرہ۔

کسی بھی ملک میں حکمرانوں، رہنماؤں اوراداروں کے بنیادی فرائض میں شامل ہوتا ہے کہ عوام کو زندگی کی ہر بنیادی سہولت فراہم کی جائے۔امن وامان، جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جائے،عوام کی برداشت کے مطابق مہنگائی پر کنٹرول رکھا جائے۔

عوام کا فرض اپنے لیے دیانتدار، امانتدار اور بے لوث ،فرض شناس رہنماؤں کو منتخب کرنا ہوتا ہے۔

☆☆☆

عقیدے کا مالک

کوئی ایک عقیدے کا مالک......کوئی دوسرے کا
حساب سب کا ہوگا......ایک کا اور دوسرے کا بھی
عقیدے کے مطابق......حساب لینے والے کا فرمان
آخرت کے روز فیصلہ کر دیا جائے گا......تمہارے درمیان اختلافات کا
شاید اسی لیے سب کو اولاد دیتا ہے
ایک بھی انسان......دوسرا بھی انسان
فرق عبادات کا......انداز کا
اگر یہی جرم ٹھہرا کسی کی جان لینے کا......تو پھر ظلم کا نام کیا؟
حساب کیا......فرمان اور نافرمان کیا؟
پیغام پھیلانا انسان کا کام......دعوت نیک عمل کے ذریعے
اسلام کا نام......سلامتی کا
انسان کا کام......سلامتی، محفوظ رکھنے کا

مسلمانوں کی......سب کی......اسلام کی

ایک فقیر کی فریاد

☆☆☆

مسلمان ایک امت......تعداد ایک ارب تیس کروڑ

1- جو اپنے مقدس ترین مقامات خانہ کعبہ مسجد نبوی ﷺ میں ٹھنڈک کیلئے ایئر کنڈیشنر غیر مسلم لوگوں سے خریدتی ہے۔

2- کپڑے سینے والی سوئی غیر مسلم لوگوں سے خریدتی ہے۔

3- ٹرانسپورٹ کیلئے بسیں، ویگنیں، کار، ٹرین، گاڑیاں، ہوائی جہاز کے علاوہ اُن کے پرزے بھی غیر مسلم لوگوں سے خریدتی ہے۔

4- کارخانوں میں استعمال ہونے والی تمام جدید مشینری غیر مسلم لوگوں سے خریدتی ہے۔

5- موبائل فون، ایف ایم ریڈیو، ٹی وی، کمپیوٹر اور زندگی کی دیگر سہولتوں میں استعمال ہونے والی اشیاء غیر مسلم لوگوں سے خریدتی ہے۔

6- اسلحہ کا ساز و سامان بندوق، ٹینک، راکٹ لانچر وغیرہ غیر مسلم لوگوں سے خریدتی ہے۔

7- بجلی، گیس، تیل سے چلنے والی تمام اشیاء کے لیے ٹیکنالوجی اور مشینری غیر مسلم لوگوں سے خریدتی ہے۔

8- جان بچانے والی دوائیں اور انڈسٹریل ضرورت میں استعمال ہونے والا کیمیکل غیر مسلم لوگوں سے خریدتی ہے۔

9- تخریب کاری میں استعمال ہونے والا کیمیکل اور تخریب کاری کو چیک کرنے والے آلات غیر مسلم لوگوں سے حاصل کرتے ہیں۔

دنیا میں اسلام کا نام بلند کرنے کا دعویٰ کرنے والی امت

بہترین دماغ اور تمام تر قابلیت کے مالک لوگ

ضروریات زندگی کی اشیاء کے لیے غیر مسلم لوگوں کے محتاج

صد ہا سلام ایسی امت کو

خدا...... مسلمانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم اور اس پر عبور حاصل کرنے اور ان کے سربراہوں کو صرف خدا سے ڈرتے ہوئے اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

دنیا میں مسلمان مر رہے ہیں...... مارنے والے کون

کہیں انصاف کے جلوس میں...... بے گناہ مارے جارہے ہیں

زندہ جلائے جارہے ہیں

کہیں مساجد، عبادت گاہوں میں خودکش بم دھماکوں سے

عبادت گزار مارے جارہے ہیں

ریلوے اسٹیشن یا بس اڈہ، کاروباری مرکز یا سڑک پر چلتی ٹریفک

بم دھماکے، فائرنگ سے بے گناہ لوگ مارے جارہے ہیں

معصوم بچے، بچیاں، نوجوان، خواتین، مرد، بوڑھے

مرنے والوں میں سب شامل

اور تو اور! حملہ آور نے حملے کے دوران قرآن حکیم کو گاڑی سے نکالنے کی اجازت بھی نہیں دی

قرآن حکیم جل کر شہید ہورہے ہیں (مورخہ 14 اپریل 2009ء پشاور)

ایسا یہ سب کیسا......؟

خدا، نبی، شریعت...... کیسے ماننے والے؟

ایسا سب سمجھ سے باہر ......

ذاتی مفاد، حرص وہوس، لالچ کا شکار...... یا کسی سازش کا شکار

ہر جگہ مسلمان مر رہے ہیں...... مارنے والے کون؟

☆☆☆

عبادات......ثواب کمایئے زندگی بنایئے

نماز، حج، روزہ، زکوٰۃ بڑی عبادات کے بڑے درجوں میں شمار ہوتے ہیں۔ انسان کی پوری زندگی بھی عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ ایسی زندگی جو مثبت طریقے سے گزاری جائے۔ سچ بولنا، جھوٹ سے بچنا، تعلیم حاصل کرنا، انسانی معاشرے میں چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سطح تک، طاقت، دولت، جائیداد، علم اور شہرت کے تکبر سے بچنا۔ والدین، بزرگوں اور اساتذہ کرام کا احترام کرنا۔ ایک دوسرے کو سلام کرنا، اخلاق و محبت سے پیش آنا، عزت و احترام کرنا، کسی کو برے الفاظ سے نہ پکارنا، بچوں سے محبت سے پیش آنا، عورتوں کی عزت کرنا، ظلم و نا انصافی نہ کرنا، رشوت سے بچنا، کسی کی غیبت چغلی نہ کرنا، کسی کو نہ ستانا، معاملات میں عاجزی اختیار کرنا، کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھنا، نہ حقیر سمجھنا، جعل سازی ملاوٹ دھوکہ دہی فریب نہ کرنا، ناپ تول میں کمی نہ کرنا، لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت سے بچنا، خودکشی سے بچنا، برداشت کرنا، نشہ آور چیزوں سے بچنا، چوری نہ کرنا، ڈاکہ نہ ڈالنا، کسی بھی لحاظ سے کسی کی مدد کرنا (کسی بزرگ کو سڑک پار کروانا بھی مدد ہے)، غریب کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھنا، دوسروں کے آرام کا خیال کرنا، نفرت حسد سے بچنا، بھوکے کو کھانا کھلانا، لالچ نہ کرنا، کسی کی حق تلفی نہ کرنا، یتیم کا خیال رکھنا، غریب رشتہ دار مساکین کی مدد کرنا، اپنی سوچ و عمل سے کسی کا برا نہ چاہنا، کسی کی فصل نہ اجاڑنا، کسی کے کھیت کا پانی نہ توڑنا، مویشی چوری نہ کرنا، فحاشی بے حیائی، زنا کاری، بدکاری سے بچنا، ریا کاری مکاری سے بچنا، فتنہ اور شر سے بچنا، منافقت سے بچنا، انصاف کرنا، انصاف کی حوصلہ افزائی کرنا اور انصاف کی سرپرستی کرنا، گھر گلی محلّہ میں صفائی رکھنا، وقت کی پابندی کرنا، ملکی قوانین کا خیال کرنا، کسی بھی برائی کی سرپرستی نہ کرنا، کائنات پر غور و فکر کرنا، انسانی بھلائی کیلئے ایجادات کرنا، معاشرے میں ہر شعبۂ زندگی کے ذمہ دار لوگوں کا آئین اور قانون کے مطابق اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ہر انسانی ذمہ داری و اختیارات کو سچ انصاف امانت دیانت کے اصولوں کے مطابق انسانی بھلائی کیلئے ادا کرنا۔ غرضیکہ ہر وہ عمل جو شر سے پاک ہو اور کسی دوسرے انسان کو نقصان نہ دے عبادت کے زمرے میں آئے گا۔

دنیا میں ایک اچھا معاشرہ انسانوں کی انہی عبادات سے قائم ہوتا ہے

☆☆☆

اسلام کی سر بلندی

اسلام کی سر بلندی کا راز
مسلم امہ کی یکجہتی اور اتفاق میں ہے
فتنہ انگیزی، فتنہ بازی، شر انگیزی شیطانی کھیل ہے
اسلام سلامتی کا نام ہے
سب کی سلامتی
ایمان کامل......ایمان ناقص۔

☆☆☆

کچھ لوگ حرم میں جا کر بھی بے فیض رہتے ہیں

رشوت، کمیشن، ملاوٹ، فریب کی دولت سے مالا مال ہو کر
کچھ لوگ عمرہ وحج کی سعادت حاصل کرتے ہیں
دل میں کھوٹ رکھتے ہیں اور عمل میں منافق ہوتے ہیں۔
پچھلے گناہوں کی معافی مانگ کر
اگلے گناہوں کے لیے تیار ہو جاتے ہیں
تکبر، لالچ، ظلم، ناانصافی، ظلم، تعصب، نفرت، وعدہ خلافی، حق تلفی، دھوکہ، ملاوٹ،
ناجائز منافع خوری، ذخیرہ اندوزی ودیگر برائیاں
عمل بتلائے کہ فیض ہوا......یا......نہیں
حکمران ہو یا عام آدمی
سیاسی ہو یا مذہبی آدمی
راہنما ہو یا ورکر آدمی
دولت مند ہو یا غریب آدمی
آخرت میں فیصلہ نیت اور اعمالوں پر ہوگا
اگر کوئی یقین رکھتا ہو تو

کچھ لوگ حرم میں جا کر بھی بے فیض رہتے ہیں۔
کہنے کو مسلمان کہلاتے ہیں۔

☆☆☆

صد آفرین اے مسلمان!

دماغ میں خواہش
دل میں جذبہ
ٹیکنالوجی/ سازوسامان کے لیے غیروں کے محتاج
عمل میں نااتفاقی......آپس میں ناچاقی
پس پردہ حقیقت......غیروں کی غلامی
اسلام کی سربلندی......سوالیہ نشان
صد آفرین اے مسلمان!

☆☆☆

دنیا میں انسانوں کی بھلائی کا طریقہ

دنیا میں انسانوں کی بھلائی اور بہتری صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ عوام کے رہنما سادگی، امانت، دیانت اور انصاف کے ساتھ ہر قسم کے لالچ، تعصب اور نفرت سے پاک ہوں۔ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے اس سلسلے میں آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی عملی زندگی دنیا کی تاریخ کی واحد مثال اور انسانیت کیلئے مشعل راہ ہے۔

لالچ کی چند اقسام
عہدے اور دولت کی لالچ
پلاٹ، جائیداد، انڈسٹری، ناجائز کاروبار، کی لالچ
کمیشن، پروٹوکول، مہنگا لباس، مہنگی گاڑی کا لالچ

اختیارات کا ناجائز استعمال، مفت سفر، فنڈز کا ناجائز استعمال کا لالچ

لالچ.................................؟

لالچ کرنے والے رہنماؤں کا اپنا ہی پیٹ نہیں بھرتا، عوام کی خدمت کیسے ہو؟

بے لوث، ذمہ داری، ایمانداری، دیانتداری اور انصاف و میرٹ کے ساتھ ہی عوام کی خدمت صحیح طریقے سے کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

دنیا میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں سے چند سوال

اگر کوئی انسان کسی دوسرے مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھتا ہو تو اس کے ساتھ زندگی کی سہولتوں کے سلسلہ میں کیسا سلوک کیا جائے؟

1- کیا اس کو پوری خوراک کا حق نہ دیا جائے؟

2- کیا اس کو صاف پانی پینے کا حق نہ دیا جائے؟

3- کیا اس کو صحت کے علاج کے لیے سہولت فراہم نہ کی جائے؟

4- کیا اس کو تعلیم حاصل کرنے کا حق نہ دیا جائے؟

5- کیا اس کو انصاف کی فراہمی سے محروم رکھا جائے؟

6- کیا اس کو اس دنیا میں زندہ رہنے کا حق نہ دیا جائے کیونکہ اس کا عقیدہ/مذہب دوسرا ہے۔

دنیا میں سات ارب انسان رہتے ہیں۔ کسی دوسرے مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھنے والے سب انسانوں کو ایک ہی خدا نے زندگی عطا کی ہے۔ جو سب کا خدا ہے۔ اگر ایک مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کو زندہ رہنے کا حق ہے تو کسی بھی دوسرے انسان کو زندہ رہنے کا بھی اتنا ہی حق ہے۔ دنیا میں زندگی کا کاروبار انسانوں کے آپس میں میل جول اور ضروریات زندگی کی اشیاء کی تجارت سے چلتا ہے۔ کوئی مذہب یا فرقہ دنیا سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتا۔

زندگی خدا کی نعمت ہے۔ یہ نعمت سب زندہ رہنے والوں کا حق ہے۔

کسی کو زندگی سے محروم کردینا خدا کی خدائی سے انکار کے برابر ہے

زمینی خدا اور سد باب

آسمانی خدا نے کائنات بنائی اس نے زمین بنائی۔ زمین پر انسان کو عقل عطا کر کے اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر دیا۔ دنیا میں کبھی کبھی ان نائبین انسانوں میں سے دولت اور طاقت کی وجہ سے کوئی انسان زمینی خدائی کا دعویٰ کرنے لگ جاتا ہے۔ ایسی خدائی کی روک تھام باقی دیگر نائبین انسان مل کر ہی کر سکتے ہیں۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ وہ ایسے زمینی خداؤں کو سزا دینے کیلئے ایسا طریقہ اختیار کریں کہ آئندہ کوئی انسان زمینی خدائی کا دعویٰ ہی نہ کر سکے۔

آسمانی خدا زمینی خداؤں کو آخرت ہی میں سزا دے گا؟

☆☆☆

خدا کے پیارے اور شیطان کے چہیتے

خدا کے پیارے انسانوں اور شیطان کے چہیتے انسانوں میں کیا فرق ہو سکتا ہے؟

خدا کے فرمانوں کی فرمانبرداری کرنے والے..... خدا کے پیارے انسان

خدا کے فرمانوں کی نافرمانی کرنے والے......... شیطان کے چہیتے انسان

دنیا میں کونسے ایسے انسان ہوتے ہیں جو دوسرے انسانوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں، پینے کا صاف پانی، پوری خوراک، پورا لباس، رہنے کو چھت، انصاف، روزگار فراہم کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ایسے انسانوں کو کس صف میں شمار کیا جا سکتا ہے؟

خدا کے پیارے انسان...... یا...... شیطان کے چہیتے انسان؟

☆☆☆

مسلمان...... سفر رواں

دریا کا وہ پانی جس کا یہ حصہ تھے، بہہ کر سمندر کی جانب چلا گیا

یہ کنارے سے لگے سمجھیں...... کہ ہیں یہ بھی سمندر کی طرف سفر رواں

یہ کیسے انسان...... کنارے پہ بیٹھے مسلمان
نہ کمپیوٹر، نہ سیٹلائٹ نہ کوئی جدید ایجاد نہ
کہتے ہیں کہ ہم بھی ہیں سفر رواں......
ہتھیار اپنے...... کہتے ہیں ہم بھی ہیں سفر رواں

☆☆☆

جنت کے امیدوار

بس تلاوت، روزہ اور نماز...... نہ زکوۃ نہ حقوق العباد
یہ جنت کے کیسے امیدوار......
اگر ادا کریں سارے مسلمان زکوۃ...... تو عالم اسلام میں بھوک ننگ کیوں ہو؟
اگر رکھتے ہوں سارے مسلمان حقوق العباد کا خیال...... تو پھر عالم اسلام میں لوگ
انصاف سے کیوں محروم، عدم تحفظ کا احساس کیوں، ڈاکے چوری، ملاوٹ، بیروزگاری کیوں؟
یہ جنت کے کیسے امیدوار...... کیسے دعویدار۔

☆☆☆

ایک خیال

کیا مسلمان کو مسلمان بننے کے لیے امریکی امداد کی ضرورت ہے یا ورلڈ بنک آئی ایم
ایف کے قرضے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

دنیا کے اسلامی ممالک کا نظام

اگر دنیا کے اسلامی ممالک میں سے ایران کو الگ کر دیا جائے تو......!
دنیا میں 57 اسلامی ممالک ہیں۔ ایران کو الگ کر دیا جائے تو......!

1- کیا باقی 56 اسلامی ممالک اپنے ملک کے معاشی نظام کے فیصلوں میں آزاد ہیں؟
2- کیا ان کے سماجی انصاف کا نظام بھی آزاد ہے؟
3- کیا مسلم ممالک کے مسلمان صرف اپنی عبادات کیلئے آزاد ہیں؟ اذان دینے کیلئے،

نمازادا کرنے کیلئے ،روزہ رکھنے کیلئے ،حج کرنے کیلئے ،زکوٰۃ دینے کیلئے۔

دنیاوی معاملات معاشی نظام اور سماجی انصاف کے نظام پر اگر کسی غیر مسلم سپر طاقت کا کنٹرول ہو تو مسلمانوں کی آزادی کیسی؟

☆☆☆

خدا سب کا خالق و مالک ہے

کیا خدا صرف دنیا کے غریبوں کے دلوں میں رہتا ہے؟

کیا خدا کی صفات دنیا کے غریبوں میں پائی جاتی ہے؟

کیا خدا کو ماننے والے صرف غریب ہی ہوتے ہیں؟

کیا دنیا کا ہر مذہب غریبوں کا اور غریبوں کے لیے ہوتا ہے؟

ہر مذہب حق، سچ، دیانت، امانت، ایمانداری، انصاف اور میرٹ کا سبق دیتا ہے۔

مذہب انسانیت کے لیے ہوتا ہے جس میں انسانیت کے اصول بتائے جاتے ہیں۔

کیا مذہب اسلام، مسیحیت، ہندو، بدھ اور یہودیوں کے ماننے والے سب انسانیت کے اصولوں پر عمل پیرا ہیں؟

پھر دنیا میں اتنی بھوک، ننگ، غربت اور ناانصافی کیوں......؟

☆☆☆

قرآن پاک

دنیا کی واحد کتاب جس میں کائنات اور زندگی کو انسانیت کی رہنمائی کے لیے سیاہی کے ذریعے لفظوں میں سمو دیا گیا ہے۔ یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس سے انسانیت کے لیے کتنا فائدہ اٹھاتا ہے۔

قرآن سے ہر مذہب والوں نے اور بے مذہب والوں نے بھی رہنمائی حاصل کی ہے؟

☆☆☆

لمحۂ فکریہ

مسلمان نماز کی ادائیگی کے لیے اپنے جسم کو پاک وصاف کرنے کے لیے کتنا صاف پانی استعمال کرتے ہیں۔ دنیا میں ایک ارب تیس کروڑ مسلمان ہیں جو 57 ملکوں میں رہتے ہیں۔ ان تمام مسلم ممالک کے معاشرے کتنے فیصد صاف اور شفاف ہیں؟ کیا نماز انسانی جسم اور انسانی دماغ کی صفائی کا عمل نہیں ہے؟ نماز میں قرآنی آیات (برائی سے بچنے کی) تلاوت کی جاتی ہیں جو انسانیت کی بھلائی کیلئے خدائی احکام اور فرمان ہیں۔

نماز کے ذریعے جسمانی صفائی اور دماغی صفائی (برائی سے بچنا) برقرار رکھیے۔

☆☆☆

مذہب سے دوری اور نزدیکی

مذہب انسانیت کے لیے ایک مکمل رہنمائی ہے۔ مذہب عبادات اور دنیاوی معاملات کا مجموعہ ہے۔ صرف عبادات پر زور دیا جائے تو خدا کو خوش رکھنا مقصود ہوگا لیکن خدا اپنی عبادات کے ساتھ اپنے نائب انسان کو خوش رکھنے پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ اس کو کائنات کی ہر شے چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے، خوشی سے یا نہ خوشی سے اس کو سجدہ کرتی ہے۔ آخرت میں انسانوں کے دنیاوی معاملات کا حساب ہوگا۔ جو ہر انسان کے کندھوں پر موجود کراماً کاتبین لکھتے رہتے ہیں۔ دنیاوی معاملات کی رہنمائی کیلئے پیغمبروں کی ذمہ داری لگائی گئی۔ کیا انسانیت سے دوری کا مطلب مذہب سے دوری نہیں ہوگا؟

☆☆☆

شیشے کی ایجاد، تصویر، ٹی وی اور انسانی زندگی

پرانے زمانے میں انسان نے کسی نہ کسی طرح شیشہ (آئینہ) ایجاد کرلیا۔ جس میں انسان اپنے چہرے کو دیکھنے لگا اور پھر اس نے اپنی شکل وصورت کو سنوارنا شروع کردیا۔ جس سے

وہ آج کا انسان بن گیا۔قدیم زمانے کا انسان نہ مونچھ نہ سر کے بال کٹواتا تھا۔اب شکل بہتر نظر آنے کے لیے بال سنوارتا ہے، اپنے پورے خدوخال کو شیشے میں دیکھتا ہے، اس کے بعد تصویر ایجاد ہوئی۔ پہلے پتھر پر تصویر بناتا تھا پھر کیمرہ ایجاد کرلیا۔اس پر کچھ لوگوں نے اپنی سمجھ کے مطابق مذہبی نقطہ نظر سے اعتراض کیا، پھر وہ بھی سمجھ گئے۔اب ٹی وی آ گیا، کچھ لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ ہر ایجاد کیلئے قدرت کی طرف سے انسان کو اجازت ملتی ہے۔ایجاد کے بعد انسانوں پر منحصر ہے کہ وہ اس کا استعمال کرتے ہیں، جو برائی کرے گا اس کا نقصان اسی کو ہوگا۔جو اس کو مثبت انداز میں استعمال کرے گا وہ انسان کی اچھائی بھلائی کیلئے ہوگا۔جس کا قدرت کی طرف سے انعام ملے گا۔آج کل ٹی وی پر ''جانوروں کی دنیا''، ''زمینی سیارہ''، ''جغرافیائی دنیا'' کے عنوان سے پروگرام مختلف چینل پر دکھائے جاتے ہیں۔ان میں کیڑے مکوڑے اور دیگر جانور پرندے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ ایک طرح سے شیشہ کی مانند ہے۔تصویر کی مانند ہے۔جس سے انسان محسوس کرسکتا ہے کہ اس میں اور دوسری مخلوقات میں کیا فرق ہے۔سکھائے ہوئے طوطے انسانی آواز کی طرح بولتے ہیں۔ بندر انسانی حرکات کے قریب تر حرکتیں کرتے ہیں۔کیا صرف یہی کافی نہیں ہے کہ انسان خدا کا شکر ادا کرے کہ اس کو انسان بنایا گیا ہے۔قرآن میں نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے کیا یہ بھی ایک نشانی نہیں ہے؟

جانوروں اور انسانوں میں صرف عقل کا فرق ہوتا ہے۔ انسان جانوروں کی فلم دیکھ سکتا ہے جانور انسانوں کی فلم نہیں دیکھ سکتا۔

☆☆☆

قسمت اور آخرت کے بارے میں چند سوال

ایمان کا ایک حصہ آخرت پر یقین ہے۔اگر قسمت پہلے ہی لکھی ہوئی ہے تو پھر آخرت میں جزا و سزا کیا ہے؟ پھر جنت دوزخ بھی قسمت ہی ہے؟ نماز بھی قسمت ہے، زکوٰۃ بھی قسمت ہے، نصیب بھی قسمت ہے۔

انسان کا دماغ کیسا؟ کندھوں پر فرشتے کیسے؟ پیغمبروں کی رہنمائی کس لیے؟ نیکی اور

برائی کی پہچان کس لیے؟ پھر ظلم اور انصاف کیا ہے؟

آدم، آدم کو مارتا ہے......ایک سوال......؟

جنگل میں جانور کو علم نہیں ہوتا کہ دوسرا جانور کب اس کو جان سے مار دے۔ اگر شہروں میں ایسے حالات ہو جائیں کہ جنگل کی طرح انسانوں کو انسان مارنا شروع کر دے......تو جنگل اور شہر میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

تو پھر جانور اور آدم میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

تو مذہب کیا ہے، مدرسہ کیا ہے، عالم و فاضل کیا ہے؟ سکول کیا ہے؟ کالج و یونیورسٹی کیا ہے؟ استاد پروفیسر کیا ہے؟ اگر آدم نے آدم کو ہی مارنا ہے تو پھر ملک کیا ہے؟ عدالت کیا ہے؟ پارلیمنٹ کیا ہے؟ انتظامیہ کیا ہے؟ فوج اور پولیس کیا ہے؟ ادارے کیا ہیں؟ مذہبی رہنما کیا ہیں؟ سیاسی رہنما کیا ہیں؟ اقوام متحدہ کا ادارہ کیسا؟ ان سب کا کردار کیسا؟

آدم پھر آدم کیسا......؟ انسانی معاشرہ کیسا؟

☆☆☆

انسان......اعلیٰ اور ارفع مقام اور انسان کے دُکھ

دنیا کی تمام مخلوقات میں انسان کا انسان ہونا ہی ایک اعلیٰ و ارفع مقام ہے۔ جب یہی انسان دنیا میں اپنی آنکھوں پر......مذہبی تعصب، فرقہ واریت کے تعصب، نسلی تعصب، قومیت کا تعصب، علاقائی تعصب، دولت کا تعصب، قبیلے برادری، ذات، پیشے کے تعصب......کی پٹی باندھ لیتا ہے پھر وہ انسانیت کے بارے میں اندھا ہو جاتا ہے۔ ہر انسان ایک انسان ہے۔ دنیا میں انسانوں کے دکھ ایسے ہی اندھے انسانوں کی وجہ سے ہیں۔

☆☆☆

تعصب رکھنا انسانیت کی توہین ہے

خدا نے سب انسانوں کو ایک جیسا بنایا ہے پھر ایک انسان کا دوسرے انسان سے فرق

برتنا، برا سمجھنا یا کسی بھی وجہ سے تمیز رکھنا انسانیت کی توہین ہے۔ایسا کرنا انسان کے خالق کی توہین کرنے کے برابر ہے۔کوئی بھی انسان شعوری طور پر اپنے ہی خالق کی توہین نہیں کرسکتا۔

بعض انسان غیر شعوری طور پر ایسا کر جاتے ہیں۔ ایسا عمل کرنے اور ایسے عمل کو دہرانے سے انسان کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔

نوٹ: دنیا میں تعصب مذہبی، ملکی، نسلی، رنگت، علاقائی، برادری، قبیلہ، غربت یا دولت کی وجہ سے رکھا جاتا ہے۔

☆☆☆

مذہب کی سچائی

ہر مذہب سچائی کی تلقین کرتا ہے۔ ہر مذہب کے ماننے والے اپنے مذہب کی تعلیمات کو سچا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں۔جس مذہب کے لوگ سچائی سے دور ہو جاتے ہیں اور جھوٹ فریب نا انصافی خیانت، ملاوٹ جیسی برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے لوگ اس مذہب کے سچے ہونے کے بارے میں شکوک وشبہات اٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔کسی بھی مذہب کی سچائی اس کو ماننے والوں کے عمل سے ہی ثابت کی جاسکتی ہے۔لہٰذا کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کی یہ نہایت اہم ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے عمل اور کردار سے اپنے مذہب کی سچائی کو برقرار رکھیں وگرنہ ان کے کسی برے عمل سے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے شک کو تقویت ملتی ہے اور اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے۔

☆☆☆

دنیا میں امن وسلامتی کیوں نہیں ہوسکتی؟

جن انسانوں کا یا بڑے ملکوں کا انسانوں کی آپس میں دشمنی یا لڑائی میں مفاد ہو، کیا وہ دنیا میں امن وسلامتی ہونے دیں گے؟

مذہب ہو، فرقہ ہو، برادری ہو، قبیلہ ہو، ملک ہو۔ وہ کیسے چاہیں گے کہ انسانیت کی

بھلائی ہو۔ وہ اپنی بھلائی سوچیں گے، اپنی بھلائی کے لیے کام کریں گے۔ ان کے خیال میں ان کی بھلائی لوگوں اور ملکوں کی دشمنی میں ہوتی ہے۔

انسانیت کی بھلائی میں سب انسانوں کی بھلائی ہوتی ہے۔

آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایسی بھلائی فائدہ مند ہوتی ہے

☆☆☆

پرانے زمانے کی دنیا کا نظام

پرانے زمانے کی دنیا میں طاقتور امیر ملک غریب ملکوں کو کمزور اور غریب رکھنا چاہتے تھے۔ اور غریب ملک کے طاقتور اور امیر لوگ اپنے ملک کے غریبوں کو کمزور اور غریب رکھنا چاہتے تھے۔

آج کی دنیا کا نظام......؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

روزمرہ کے مشاہدے میں آتا ہے مسلمان اپنے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ''نماز'' ادا کرنے پر زیادہ زور دیتے ہیں یہ خدا کی عبادت کا ایک طریقہ ہے اور ساتھ ساتھ انسانی زندگی کے لیے اس میں فوائد بھی ہیں مثلاً بھائی چارہ، انسانی برادری کا احساس، صاف ستھرا رہنے کا طریقہ، خدا سے نیک اعمال کرنے کا عہد۔ قرآن میں نماز کے علاوہ ایک اور فرض زکوٰۃ بھی بیان کیا گیا ہے جس کو ادا کرنے پر زیادہ زور نہیں دیا جاتا۔ وگرنہ مسلم معاشرہ میں غربت کی بھیانک مثالیں نظر نہ آئیں۔ سڑکوں، بازاروں اور گلیوں میں بھیک مانگتے نظر نہ آئیں۔ نماز زکوٰۃ کے علاوہ قرآن میں دیگر نیک اعمال بھی کرنے کا ذکر کیا گیا ہے اگر ان پر عمل کیا جائے تو مسلم معاشرہ سے نفسانفسی، ناانصافی، ظلم جیسی برائیاں ختم ہوسکتی ہیں۔

اپنے معاشرے کو اچھا بنانے کے لیے معاشرے کے ہر فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

☆☆☆

مذہب اور سیاست

مذہب: عبادات میں انسانی زندگی کے لیے حکمت ہے، انسان خالق کو یاد کرتا ہے، اس کی تعریف کرتا ہے۔ اس کا شکر ادا کرتا ہے اس کے احکامات کو دہراتا ہے، صحت، رزق اور علم و عقل کیلئے دعا مانگتا ہے۔ پہلی غلطیوں کی معافی مانگتا ہے، آئندہ سیدھے رستے پر چلنے کی ہدایت اور توفیق مانگتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ آئندہ برائی سے بچے گا اور نیکی کیا کرے گا۔

مذہب: انسان کو زندگی گزارنے کے لیے انسانیت کے بنیادی اصولوں کے ذریعے (حق، سچ، انصاف، دیانت امانت، ایمانداری ہر معاملہ میں) رہنمائی کرتا ہے۔

سیاست: انسانی زندگی کو اچھے طریقے سے گزارنے کے لیے افراد کے ذریعے انسانیت کے بنیادی اصولوں کے مطابق قوانین بنانے اور اس پر عمل درآمد کروانے اور زمانے کے مطابق ردو بدل اور ڈھالنے کا عمل ہے۔ (مختلف مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے مذہبی قوانین کی پابندی کرتے ہیں۔)

مذہب: مذہب سچ اور انصاف پر چلنے کی نصیحت اور ہدایت کرتا ہے۔

سیاست: جن ملکوں کی سیاست میں سچ، انصاف کی شرح فیصد زیادہ ہوتی ہے وہ بہتر حالات میں زندگی گزارتے ہیں۔ جن ملکوں میں جھوٹ، ناانصافی کی شرح بڑھ جاتی ہے وہ نفسا نفسی اور افراتفری کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ہر ملک و قوم کے حکمرانوں، رہنماؤں (مذہبی/سیاسی) کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ملک و قوم کی صحیح طریقے سے رہنمائی فرمائیں۔ ان کا اپنا کردار قوم کے لیے ایک عملی نمونہ ہوتا ہے۔

جیسے حکمران/ رہنما...... ویسے ملک کے حالات۔

☆☆☆

دنیا میں انصاف

دنیا میں انسان...... دنیا میں وطن...... انسان نے وطن بنائے

طور طریقوں سے رہنے کے لیے......ضابطے قانون بنائے

انسانوں میں سے، انسان نے......جج بنائے

ضابطے، قانون سے تجاوز کرنے والوں کیلئے......جج فیصلہ کرے

کسی وطن میں جج......میرٹ پر بنتے ہیں یا لابی سے

میرٹ پر بننے والے جج......میرٹ پر فیصلہ کریں

لابی سے بننے والے جج......ملے جلے فیصلے کریں

کسی وطن میں رہنے والے انسانوں کی......حالت دیکھ کر ہی کہا جا سکتا ہے

جج میرٹ پر بنتے ہیں یا لابی سے......فیصلے میرٹ پر ہوتے ہیں یا ملے جلے

میرٹ کے لیے سب برابر......لابی کے لیے لابی کا خیال یا کوئی اور خیال

ایک غلط فیصلہ......وطن کی بربادی

اچھے فیصلے اچھے حال......برے فیصلے برے حال

انسانوں کے حالات بتائیں......کیسے حال

نہ کوئی خیال کرے......تو نہ کرے

کرلے تو اچھی بات......اچھے فیصلے اچھے حالات

انسان وہ جو رکھے دوسروں کا انصاف سے خیال......نہ کہ اپنا خیال

انسان زمین پر خدا کا نائب اور اس کا خلیفہ۔

☆☆☆

دوزخ کی آگ

دوزخ میں آگ......آگ میں دوزخی گناہگار

مریں گے نہیں جلیں گے......جلنے کی تکلیف ہی ان کی سزا

دنیا میں ایسے لوگ......غریب لوگ مظلوم لوگ مجبور لوگ

جو تکلیف میں رہتے ہیں......وہ دنیا کی آگ میں رہتے ہیں

دوزخ کی آگ اور......دنیا کی آگ
فرق صرف اتنا
دوزخ میں عذاب کے نظارے
دنیا میں کھیتوں پہاڑوں صحراؤں کے نظارے
دوزخ میں جلیں گے......مریں گے نہیں
دنیا میں جلتے نہیں......مرتے ہیں
فرق صرف نظاروں کا......دنیا میں دکھ کے ماروں کا
یہ زندگی ہے یا سزا......!

☆☆☆

خود پرستی......بت پرستی

دنیا میں کئی انسان خود پرستی کے عالم میں اپنے آپ کو بت سمجھ کر اُس کی پوجا اور پرستش کرتے رہتے ہیں جس سے دوسرے انسان بھوک ننگ اور غربت سے دوچار رہتے ہیں۔

دنیا کے کئی طاقتور امیر ملک اسی خود پرستی، بت پرستی کا شکار ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں انسانوں کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

خیالوں کا روشن ملک

صرف خیالوں کا روشن ملک، بجلی کے بغیر پورے ملک میں اندھیرا، آٹھ سالوں میں ایک کلوواٹ بجلی کا بھی اضافہ نہیں ہوا۔ کیا آبادی بڑھنا رک گئی، مکان بننا بند ہو گئے، کاروبار چلنا بند ہو گئے، ترقی کا اتنا مزاحیہ شور، سینکڑوں غیر ملکی دورے وزیروں، مشیروں کے، ملک میں سرمایہ کاری کی دعوت دینے کے لیے کروڑوں کے خرچے۔

امپورٹیڈ سازش......یا......لوکل عقل!

حسینہ دوزخ کی پکار

کہہ رہی ہے حسینۂ دوزخ......اے دنیا کے گناہی

آ قدم بڑھا گلے لگ جا......شرم کا مارا ظالم، قاتل، ڈاکو، غاصب، بد دیانت، ناانصاف

شرما رہا ہے......ذخیرہ اندوز، ملاوٹ خور، جھوٹ بول، جعل ساز، دھوکے باز، دونمبر مال

شعلے بھری آگ بھری...... کہہ رہی ہے حسینۂ دوزخ......دنیا میں خدا سے ڈرا نہیں

اب مجھ سے کیوں شرماتا ہے......اے میرے منشی کار سرکار شیطان

یہ کیسے میرے چاہنے والے......شرمندہ شرمندہ شرمیلے شرمیلے گناہی

شیطان نے کہا......یہ بڑے ڈھیٹ بڑے بے شرم گناہی

یہ گناہ کے رستے پر تیز بھاگنے والے

ظلم قتل کر کے......نہ شرمانے والے ملاوٹ بددیانتی ناانصافی کر کے کبھی نہ پچھتانے والے

تیری آگ کے حسن سے شرمائیں......اے حسینۂ دوزخ ......تیرے در تک تو میں لے آیا

اب تو آگے بڑھ......گلے لگا......آغوش میں لے

پھر ان کی چیخوں کے مزے لے......ہڈیوں کے جلنے کے مزے لے

پشت پر داغنے کے مزے لے......اب تو تیرے مزے ہی مزے......اے حسینۂ دوزخ

جی بھر کے جلا ہمیشہ کے لیے جلا......یہ دنیا کے گناہی تیرے پیارے تیرے دلارے

کہہ رہی ہے حسینۂ دوزخ......اے دنیا کے گناہی

آ قدم بڑھا......گلے لگ جا۔

☆☆☆

سجدہ کی اہمیت

سورۃ آل عمران آیت نمبر 43: ''مریم سجدہ کرو اپنے رب کے حضور اور جھکا کرو جھکنے والوں کے ساتھ''۔

سورۃ حم السجدہ آیت 37: ''نہ سجدہ کرو تم سورج کو اور نہ چاند کو، بلکہ سجدہ کرو اس اللہ کو جس نے انہیں پیدا فرمایا اگر تم اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔''

انسان کا خالق اللہ ہے۔ لہٰذا مخلوق کو صرف اپنے خالق یعنی اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم ہے۔ قرآن میں کئی مقامات میں تلاوت کے دوران سجدہ کا حکم ہے۔ نماز ادا کرتے وقت بھی مسلمان سجدہ کرتا ہے۔ سجدہ بندگی کی سب سے بڑی علامت ہے۔ سجدہ کرنا عاجزی کا اظہار کرنا ہے۔ دنیا کے کاروبار کے دوران دکاندار گاہک کے ساتھ عاجزی سے پیش آتا ہے۔ گاہک کو عاجزی کے ساتھ کی گئی گفتگو پسند آتی ہے اور وہ کوئی چیز خریدنے پر جلدی رضا مند ہو جاتا ہے۔ وگرنہ ہر چیز کی کئی دکانیں ہوتی ہیں، کرخت زبان والا دکاندار اتنا کامیاب نہیں ہوتا۔

سجدہ انسان کو عاجزی سکھاتا ہے، زندگی کے کاروبار (انسانوں کی آپس کی گفتگو میں) کے لیے عاجزی اختیار کرنے میں انسان کی بہتری اور بھلائی پوشیدہ ہے۔

اللہ عاجزی کو پسند کرتا ہے۔

☆☆☆

کسی شہر......گاؤں......بستی میں ایک ہی وقت میں اذان

نماز کے وقت لوگوں کو اطلاع دینے کے لیے اذان دی جاتی ہے تا کہ لوگ اپنی مصروفیت سے وقت نکال کر نماز ادائیگی کے لیے مسجد میں تشریف لے آئیں یا کہیں اور نماز ادا کریں۔ مسلمانوں کی آبادی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مساجد بھی تعمیر ہوتی جا رہی ہیں۔ جدید دور میں اذان کے لیے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ایسا مشاہدے میں آتا ہے کہ مساجد قریب قریب ہونے کی وجہ سے اذان کی آواز میں ترتیب نہیں محسوس ہوتی۔ کہیں سے اللہ اکبر کی آواز آتی ہے تو کہیں سے حی علی الفلاح۔ سننے والا ایک اذان کو پوری طرح سن نہیں سکتا جس سے وہ اذان کے پورے الفاظ کو ترتیب سے دہرا نہیں سکتا۔ کیا ایسا ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک شہر میں اذان کا ایک ہی وقت مقرر ہو اور لاؤڈ سپیکر کی آواز اتنی بلند ہو کہ وہ صرف قرب و جوار تک محدود رہے۔

مذہبی رہنما اگر مناسب سمجھیں تو آپس میں مشورہ کر کے ایسا کیا جا سکتا ہے۔

غریب مسلمان اور قسمت کا چکر

میری بے عقلی، وجہ میری غربت میری قسمت
اس کی عقل کے لڈو میوے اس کی قسمت

میری محنت کے نمکین پکوڑے میری قسمت
اس کو بغیر محنت کے لڈو اس کی قسمت

میرے بچے بھوکے، بے لباس، میری قسمت
اس کے بچے فالتو خوراک قیمتی لباس اس کی قسمت

میں آٹے کی لائن میں مری قسمت
اس کے گھر میں مرغ پلاؤ اس کی قسمت

بے روزگاری میری قسمت
روزگاری اس کی قسمت

میں بغیر سفارش، پیسہ بغیر نوکری میری قسمت
اس کی سفارش اس کا پیسہ، نوکری ہی نوکری اس کی قسمت

مار، مشقت میری قسمت
عیش آرام اس کی قسمت

میں بیمار، نہ دوائی نہ علاج میری قسمت
وہ بیمار، ڈاکٹر، ہسپتال دوائی پہ دوائی اس کی قسمت

میں سوکھی روٹی، صبر میری قسمت
وہ دس پراٹھے پھر بھی اس کی قسمت

میں پیدل پینے کا گندا پانی میری قسمت
وہ گاڑی میں پینے کی بوتل پانی اس کی قسمت

میں کمزور، بے بسی مجبوری میری قسمت

دنیا میں رہنے والے ایک غریب کا علماء سے سوال

قرآن میں کہا گیا ہے کہ جو ایمان لائیں گے اور نیک اعمال کریں گے وہ جنت کے حق دار ہوں گے۔ اس میں امیر اور غریب کا فرق نہیں بلکہ اعمالوں کا فرق بیان کیا گیا ہے۔ دنیا میں امیر انسان جنت کی فوٹو کاپی جیسی سہولتوں کے مزے لیتا ہے۔ اگر ساتھ نیک اعمال بھی کرتا ہے۔ تو جنت کا حق دار ٹھرائے جانے کا مستحق ہوگا۔ اس دنیا میں غریب انسان زندگی کی بنیادی سہولتوں، صاف پانی سے محرومی پوری کرتا ہے۔ وہ بھی جنت کا حقدار ٹھرائے جانے کا مستحق ہوگا۔ دنیا کی زندگی میں امیر اور غریب کا اتنا فرق کیوں؟

جنت کی زندگی میں برابری کیوں؟

☆☆☆

ایک خیال......

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ دنیا کے مذاہب کے مذہبی رہنما لوگ انسانوں کو اللہ سے، گاڈ سے، بھگوان سے ڈراتے رہتے ہیں اور خود نہیں ڈرتے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ مذہبی مفاداتی لوگ انسانوں کے درمیان اتفاق ہونے نہیں دیتے۔ (ہر مذہب میں فرقے ہوتے ہیں) دنیا میں ایک طاقت ہتھیار کی ہوتی ہے۔ ایک طاقت اتفاق کی ہوتی ہے۔ اتفاق کی طاقت کے آگے ہتھیار کی طاقت بے بس ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

عقیدہ مذہب انسان کی پیدائشی مجبوری ہے؟

روح کو بھیجنے والا خدا

خدا کو ماننے اور نہ ماننے والے......سب کے ہاں

اختیار روح کے پاس نہیں

بھیجنے والے سے غلطی کا امکان نہیں
ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، یہودی اور لامذہب......سب انسان
عقیدہ مذہب بچے کا وہی، جو ماں باپ کا......بچے کی مجبوری
کل کا بچہ آج کا بڑا
انسانوں کی آپس میں نفرت
انسانوں کی پیدا کردہ......مختلف مفادات کے لیے
نفرت......خدا کا فرمان نہیں......نہ ہی ہو سکتا ہے
انسان کو پیدا کرنے والا خدا خود......خدا کو انسان سے محبت
آپس میں محبت......سب سلامتی کا سبق
عمل، مثبت سوچ، انصاف، دیانت امانت، برابری کے ساتھ

☆☆☆

پانی کی بھی بات سنیے

اے مسلماں تجھے حکم ہے......پانچ وقت نماز پڑھ
نماز میں خدا کی تعریف کرتا ہے......شکر ادا کرتا ہے
اس کے احکام دہراتا ہے......وہ یاد رکھنے کو کہتا ہے
ان پر عمل کرنے کو کہتا ہے......برائی سے بچنے کا کہتا ہے
نیکی کرنے کو کہتا ہے......تیری بھلائی کے لیے
تجھے علم ہے......مجھے حکم ہے......تو مجھے استعمال کرے......میں تیرا جسم صاف کروں
تم نماز ادا کرتے ہو......نیک کام کرتے ہو
خوش ہوتا ہوں......تمہارا جسم دوبارہ صاف کر کے
تم نماز ادا کرتے ہو......پھر کوئی برائی اور گناہ کرتے ہو
میرا دل نہیں کرتا......تمہارا جسم دوبارہ صاف کروں

مجبور ہوں...... مجھے حکم ہے
اپنی نماز ضائع نہ کر...... مجھے (پانی کو) ضائع نہ کر
پھر ایسا کر بغیر پانی کے وضو کر...... جو کرنا ہے پھر کر
مجھے ضائع نہ کر
دنیا میں پہلے ہی میری قلت کا شور ہے...... نماز کے بعد پھر برائی
مجھے ضائع نہ کر...... لاکھوں انسان صاف پانی سے محروم
مجھے پینے کے قابل رکھ...... میرا خیال رکھ...... اپنا بھی خیال رکھ
برائی سے بچ...... میرا صحیح استعمال کر
مجھے ضائع نہ کر

☆☆☆

مختلف مذاہب کے مابین مقابلہ اور انسانیت

دنیا میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اپنے مذہب کو اچھا اور سچا ثابت کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ماضی میں مذاہب کے عالم حضرات کے درمیان مناظرے اور مباحثے بھی ہوئے۔ کس کی جیت ہوئی کس کی ہار یہ کوئی ماننے کو تیار نہیں۔ مذہب انسان کی زندگی گزارنے کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے کہ وہ کس طرح اس دنیا میں اچھی زندگی گزار سکتا ہے۔ اگر کسی مذہب سے تعلق رکھنے والے تمام انسانوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں میسر ہیں تو ایسے مذہب کے ماننے والے عملی طور پر اپنے آپ کو اچھا کہہ سکتے ہیں۔ اگر انسان بھوکے مرتے رہیں، بیماری میں مبتلا رہیں علاج مہیا نہ ہو۔ گندہ پانی پینے پر مجبور ہوں، پورے لباس سے محروم ہوں، انصاف سے محروم رہیں، رہنے کے لیے چھت نہ ہو تو مذہب کو اچھا کہنے والے پہلے اپنے اعمال درست کریں۔ اپنے بااختیار اور ذمہ داروں کے حالات درست کریں، پھر کسی سے کسی بات کا مقابلہ کریں کہ ہمارے مذہب کی تعلیمات اچھی ہیں اور ہم عملی مظاہرے سے اسے ثابت بھی کرتے ہیں۔ وہ اپنے مذاہب کے کچھ حصے مانتے ہیں جن سے وہ آرام سے رہ رہے ہیں اور کچھ ایسے حصوں پر عمل نہیں کرتے جن

سے دوسرے بے آرامی کی حالت میں رہ رہے ہیں ۔اندازاً دنیا کی آبادی چھ ارب پچاس کروڑ ہے۔ دو ارب عیسائی، ایک ارب تیس کروڑ مسلمان، ایک ارب سے زائد ہندو، ایک ارب سے زائد بدھ مت کے پیروکار، باقی یہودی، سکھ، زرتشت۔

ہر مذہب میں تمام انسانوں کی یکساں بہتری اور بھلائی کا ذکر کیا گیا ہے۔امیری غریبی کا کوئی فرق نہیں۔ اگر کوئی فرق ہے تو وہ دوسروں کے لیے سہولت ہے۔اسے مذہب کے نام نہیں دیا جاسکتا۔ایسے مذہب کی تعلیمات کیسی، جس میں کسی کو اس کی پیدائش یا کام کی وجہ سے حقیر سمجھا جائے۔حقارت سے مخاطب کیا جائے، بطور انسان برابر نہ سمجھا جائے۔آج کی دنیا انسانیت کی دنیا ہے۔مذہب میں کسی کو کسی پر فوقیت یا برتری نہیں ہے۔ ہر انسان ایک انسان ہے۔اس کے درجے کو کم تر کرنا یا سمجھنا ہی انسانیت کی توہین ہے۔ بلاتفریق مذہب وملت ، رنگ ونسل ،قبیلہ برادری ، ہر انسان کو زندگی گزارنے کے لیے تعلیم ،انصاف، روزگار، صحت ، علاج ،لباس، چھت، پینے کا صاف پانی، پوری اور خالص خوراک وغیرہ یکساں فراہم ہونے چاہییں۔وگرنہ مذاہب کی تعلیمات بحث ومباحثے تک محدود رہیں گی، زندگی کی سہولتیں سہولتوں والوں تک محدود رہیں گی۔ محروم، محروم ہی رہیں گے۔

☆☆☆

حج

اسلام میں مسلمانوں کے لیے بیان کئے گئے پانچ بنیادی ارکان توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہیں۔حج اس کا اہم رکن ہے۔اس کا خوبصورت پہلو یہ ہے کہ فرض ادا کرنا صرف ان پر لازم ہے جن کو ان کے وسائل اجازت دیں۔قرض یا ادھار لے کر یہ فرض ادا نہیں کیا جاسکتا۔ حج کے موقع پر ساری دنیا سے لاکھوں مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔اگر ان کے اخراجات کا اندازا لگایا جائے تو پہلے دن سے لے کر واپس گھر آنے تک ایک فرد کا خرچہ لاکھوں پر جا پہنچتا ہے۔اگر سب حاجیوں کا تخمینہ لگایا جائے تو اربوں ڈالر بن جاتے ہیں۔خدا کے ہر حکم کے پیچھے کوئی نہ کوئی حکمت کارفرما ہوتی ہے۔

حاجیوں کے اس عمل کی وجہ سے دنیا میں ایک بہت بڑی اکنامک عمل انگیزی ہوتی

اس کی طاقت، ہتھیار اس کی قسمت

میرا بچہ مزدوری کرے میری قسمت

اس کا بچہ سکول جائے اس کی قسمت

میرا بچہ میٹرک (مفت تعلیم) کالڈو میری قسمت

اس کا بچہ اعلیٰ تعلیم ،ولایت جائے اس کی قسمت

میرا بچہ مدرسے میں میری قسمت

اس کا بچہ یونیورسٹی میں اس کی قسمت

میرا بچہ مجاہد شہید میری قسمت

اس کا بچہ گھر بیٹھے ٹی وی دیکھے اس کی قسمت

میری بچی بغیر جہیز گھر بیٹھے میری قسمت

امیر کی بچی ڈھیروں جہیز پیا گھر جائے اس کی قسمت

رونا میری قسمت

خوشیاں اس کی قسمت

میں بدقسمت مکے دھکے میری قسمت

وہ خوش قسمت، موج میلے اس کی قسمت

مرنا میری قسمت

مرنا اس کی قسمت

صرف مرنا مشترکہ قسمت

روکھی سوکھی کھا

تے چپ کر جا

میری قسمت

(مظلوم مسلم)

☆☆☆

ہے۔اس سے لاکھوں کروڑوں لوگوں کی معیشت وابستہ ہوتی ہے۔دنیا میں ایک ہی وقت میں اور ایک ہی جگہ پر لاکھوں انسانوں کا اکٹھے ہونا۔انسانی بھائی چارے اور برابری کا سب سے بڑا روشن مظاہرہ ہے جسے پوری دنیا میں سیٹیلائٹ کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے۔

حج کے اس عمل کے دوران مسلمانوں کو حج کی برکتوں کے فضائل کے علاوہ اتفاق کا سبق ،انسانی برادری کا سبق ، برداشت کا سبق اور نظم وضبط کا سبق ملتا ہے۔حاجی صاحبان پہلی کوتاہیوں ، گناہوں کی معافی مانگتے ہیں،توبہ کرتے ہیں اور آئندہ زندگی اچھائی و نیکی کے ساتھ گزارنے کا وعدہ کر کے نئی زندگی کا پیغام لے کر واپس اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔

ماضی میں جو مسلمان حج کر کے آئے ہیں ان کی زندگی کو دیکھ کر بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کتنی اچھائی اور نیکی کے ساتھ گزار رہے ہیں اور اپنے معاشرے کی بہتری کے لیے کتنے اچھے کام سرانجام دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

انسان اور انسانیت

(دوسرا حصہ)

دنیا میں غریب انسان زندگی کی بنیادی سہولتوں سے کیوں محروم رہتے ہیں؟

جب سے دنیا قائم ہوئی، انسان کا رہنا سہنا شروع ہوا۔ انسانوں نے گروہوں کی شکل میں مختلف علاقوں میں رہنا شروع کیا۔ گروہوں کو قبیلوں کا نام دے دیا گیا۔ ایک قبیلہ اپنے وسائل کم ہونے کی صورت میں دوسرے قبیلے کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے حملہ کر دیتا تھا۔ اسی طرح دنیا میں جنگیں ہوئیں کوئی فاتح بنا اور کوئی مفتوح۔ اسی طرح قبیلوں نے مل کر چھوٹے بڑے ملک بنائے اور پھر یہ ٹوٹتے اور بنتے رہے۔ اس ساری تاریخ میں قبیلوں یا ملکوں کے لوگوں کو ایک دوسرے سے ڈرایا جاتا رہا کہ اگر دوسرا قبیلہ یا ملک نے ان پر قبضہ کرلیا تو وہ بھوک ننگ کا شکار ہو جائیں گے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ اس ساری تاریخ میں ایک مخصوص طبقہ جو پہلے بادشاہ، درباری یا کارندے کہلاتے تھے زندگی کی تمام سہولتوں سے فیض یاب ہوتے رہے۔ بیسیویں صدی میں جن ملکوں کے لوگوں نے تعلیم پر زور دیا انہوں نے ایجادات کیں وہ ترقی یافتہ کہلائے۔ وہاں کے غریب انسانوں کو زندگی کی تمام بنیادی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ صاف پانی، لباس، خوراک، علاج، بروقت اور فوری سستا انصاف، اگر کوئی ظلم کرے تو فوری سد باب۔ اب عالم یہ ہے کہ ان تعلیم یافتہ ملکوں کے غریب لوگ اپنے آپ کو غریب کہلانے میں بے عزتی محسوس کرتے ہیں اور کہتے ہیں We are equal۔ ہم سب برابر ہیں۔ دنیا کے تمام ترقی پذیر غریب ملکوں میں ابھی تک مخصوص طبقہ سہولتوں کے فائدے اٹھاتا ہے اور اپنے شہریوں کو دوسرے ملکوں کی طاقت سے سے ڈراتا رہتا ہے کہ دشمن اُن پر قبضہ کرے گا اور ظلم کرے گا۔ ایک قبیلہ یا پارٹی کے لوگ اپنے لوگوں کو دوسری پارٹی یا قبیلے سے ڈراتے

رہتے ہیں کہ وہ حکومت میں آجائیں گے اوران کی تنگی کی باعث بنیں گے۔اس عمل کے دوران ایک دوسرے کو ناجائز تنگ کرتے رہتے ہیں۔اس سارے کھیل میں غریب، زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم اور غریب ہی رہتا ہے اس کو زندگی کی بنیادی سہولتیں اُس وقت حاصل ہوسکتی ہیں جب وہ تعلیم حاصل کرے، حقیقت کی دنیا میں رہے اور جذباتی فیصلے نہ کرے اور حاضر وقت حکومت سے اپنی بنیادی سہولتوں کا مطالبہ کرے۔غریب ملکوں کے کئی رہنما ایک دو بڑے ملکی کام کر کے ساری زندگی لوگوں کو وہی تصویر دکھا دکھا کر حکومت بناتے رہتے ہیں اور ہر قسم کی سہولتوں سے فیض اٹھاتے ہیں اور انتظار میں رہتے ہیں اور بیچارے معصوم غریب انسان انتظار میں ہی رہتے ہیں کہ کب مہنگائی پر کنٹرول ہوگا؟ کب صاف پانی، روزگار، پوری خوراک، مناسب علاج ملے گا۔

ایک خیال......ایک رائے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

خطرناک جانور......................مقام......................چڑیا گھر کی سلاخیں

چور، ڈاکو، قاتل، منشیات فروش......................انجام......................جیل کی سلاخیں

انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔

☆☆☆

پرندہ اور انسانی روح

پرندہ ہمیشہ بلندی پر رہتا ہے کسی درخت پر یا کسی بلند مقام پر۔اسی طرح انسانی روح بھی کسی بلند مقام پر رہتی ہے۔ پرندہ اپنے گھونسلے سے اڑ کر خوراک کیلئے زمین پر اترتا ہے پھر واپس اپنے گھونسلے کی طرف چلا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح انسانی روح بھی زمین کے حساب کے مطابق کچھ منٹ، کچھ گھنٹے، کچھ دن، کچھ سال کیلئے زمین پر انسانی جسم میں رہ کر واپس چلی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت

کیلئے پیغمبروں کے ذریعے رہنمائی فرمائی ہے۔ زندگی ایک آزمائش ہےاوراس کا حساب بھی ہوگا۔ پھراس کی جزا جنت کے مزے اور سزا دوزخ کی آگ ہے۔ فیصلہ اس زمین پر رہنے والے انسانوں کا ہے؟اس کے لیے انسان کوعقل عطا کی گئی ہے؟ واللہ اعلم بالصواب!

☆☆☆

کسی انسان کا قتل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ کسی بھی انسان کو قتل کرنے والا کوئی انسان قتل کرتے وقت ایک درندے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اگر وہ درندہ نہیں تو پوری دنیا میں اس کو پکڑ کر موٹی موٹی سلاخوں کے پیچھے کیوں بند کرتے ہیں؟ اس کو رہا کروانے کی کوشش کرنے والوں کو کیا کہہ سکتے ہیں، اس کی رہائی کا ایک ہی طریقہ ہے جو قرآن مجید میں بتایا گیا ہے (قصاص یا وارث معاف کردیں)

اللہ سب دیکھ رہا ہےاور سب کا حساب ہوگا یہ اللہ کا وعدہ ہےاور یہ اللہ کا فرمان ہے۔

☆☆☆

انسان کا جسم اور انسانوں کا ملک

انسان کا جسم گوشت پوست اور ہڈیوں سے بنا ایک مضبوط جسم ہوتا ہے۔ اگر انسان کے جسم کو کوئی مرض لگ جائے تو کیا ایک ہڈی اپنی مضبوطی کی وجہ سے یہ خیال کرے گی کہ اس پر مرض کا کچھ اثر نہیں ہوگا۔ جب جسم ہی نہیں ہلے گا تو ہڈی کیا کرے گی۔ بالکل اسی طرح ملک پر جب قرضے کے بوجھ ہوں اور اُس پر خدانخواستہ کوئی برا اثر پڑے گا تو کیا امیر آدمی اپنی دولت کی وجہ سے اس برے اثر سے بچ جائیں گے۔ اس ملک کو لوٹنے والے یا امیر لوگ مل جل کر اس ملک کے قرضے اتارنے کی کوشش کریں۔ ورنہ..................؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جو انسان ایک دفعہ کسی برائی کی حد پار کر جائے اور وہ کسی قانون کی گرفت میں نہ آئے تو پھر اس کے لیے کوئی حد نہیں رہتی۔ اللہ کی پکڑ سخت ہے۔

اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے خود ساختہ خدا پہلے اپنے مقاصد کیلئے دنیا کے کسی کھیل میں انسانوں کو استعمال کرتے ہیں پھر اُن سے ڈرتے ہیں۔ وہ اگر ہمیشہ انسانوں کی بھلائی کا خیال کیا کریں تو اُن کا ڈر ہٹ جائے گا۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

لوگ اپنے ملک میں غریب انسان کو عزت نہیں دیتے اور اگر کسی دوسرے ملک کا سربراہ (کسی غریب کا بیٹا) آتا ہے تو سب اس کے سلام کیلئے لائن میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نیز اگر غریب کے پاس دولت آجائے تو یہی لوگ اس کو سلام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ہر انسان کی بطور انسان عزت کیجئے۔

☆☆☆

اللہ پر یقین رکھنے والوں کے لیے

اللہ نے کائنات کو تخلیق کیا اس میں آسمان، سیارے، زمین، آگ پانی شامل ہے۔ زمین اس وقت تقریباً 200 ملکوں میں تقسیم ہے۔ اور اس کی آبادی تقریباً 6 ارب 50 کروڑ ہے۔ اللہ نے زمین پر انسان کو بھیجا اور ساتھ ہی زمین ہی میں سب انسانوں کے لیے خوراک کا سامان بھی مہیا کیا۔ دنیا میں اس وقت 4 ارب انسان پوری خوراک اور صاف پانی سے محروم ہیں۔ اس کا

انتظام کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟

حکمرانوں کی یا اقوام متحدہ کی؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

خوشی جنت کا دوسرا نام ہے۔ دنیا میں انسان جس حالت میں خوش ہوتا ہے، وہ لمحہ اس کے لیے دنیا میں جنت ہے۔ دوسروں کی مدد کر کے آپ دنیا میں جنت حاصل کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے جو ملک ترقی یافتہ کہلاتے ہیں ان کی ترقی کا راز ان کی نسل در نسل کوشش، محنت اور مسلسل عمل کی وجہ سے ہے۔

ترقی پذیر ملکوں کے عوام کسی غیبی امداد کے انتظار میں رہتے ہیں یا ان کو انتظار میں رکھا جاتا ہے

یہ ترقی پذیر ملک ترقی یافتہ ملکوں سے امداد کے طلبگار ہوتے ہیں۔

اللہ نے تمام مخلوقات میں سے صرف انسان کو عقل عطا کی ہے اور یہی انسانوں پر منحصر ہے کہ وہ اس کو کس طرح استعمال میں لاتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسانی فطرت ہے کہ بچے کو خوراک، چیز نہ ملے تو وہ روتا ہے۔

بڑے انسانوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں خوراک، صاف پانی، اچھی صحت، روزگار نہ ملیں تو وہ خاموش رہتے ہیں۔

کیوں......؟

اللہ نے وسائل تو سب انسانوں کے لیے پیدا کیے ہیں۔

چھوٹی سی ایک بات

انسانوں میں بھائی چارہ (اخوت) اور مدد کا بھرپور جذبہ موجود ہے۔ لیکن عملی طور پر وہ ہچکچاتے ہیں۔ جو انسان اس پر عمل کر جاتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ہر انسان کا ذہن دماغ اپنی جگہ ایک دنیا ہے۔ وہ اس کا استعمال مثبت انداز میں کرتا ہے یا منفی انداز میں۔ یہ ہر انسان پر علیحدہ علیحدہ منحصر ہے۔ اللہ کے نزدیک وہی ہے جو مثبت انداز میں استعمال کرے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر دنیا کے تمام انسانوں کو پوری خوراک، زندگی کی بنیادی سہولتیں (رہائش، علاج وغیرہ) مہیا ہو جائیں تو کیا پھر بھی ملکوں کے درمیان ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کا خطرہ رہے گا؟

جتنا خرچہ دنیا میں جنگی اخراجات پر کیا جاتا ہے۔ اس سے آدھا بھی بھوک، بیماری، افلاس پر خرچ کیا جائے تو دنیا میں جنگ کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں رہتے ہوئے انسانوں کو شاید یہ خیال ہوتا ہے کہ دنیا کا نظام بادشاہ صدر یا وزیر اعظم چلاتے ہیں۔ یہ تو ڈیوٹی پر مامور انسان ہیں۔ ان کے اعمالوں کا بھی حساب کتاب ہوگا کہ بھائی جان! اتنی عزت ملی تھی انسانوں کی کیا خدمت کی؟ یحییٰ خان کی طرح پروٹوکول ہی لیتے رہے یا شاہ ایران کی طرح مال ہی بناتے رہے؟ آج ان لوگوں کو ان کی کس خوبی سے یاد کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جو انسان ملک کے کسی بھی عہدے پر کام کرتا ہے اس کو شاید اس بات کا اندازہ یا خیال نہیں ہے کہ اس ملک کے عوام اس کی اولاد کی طرح ہیں۔ اس کا جو بھی فیصلہ ہوگا اس کا اچھا یا بُرا اثر اس اولاد پر پڑے گا اور اس کا حساب اللہ کو دینا پڑے گا۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں نظام چلانے کے لئے اللہ انسانوں میں سے ہی انسانوں کی ڈیوٹی لگاتا ہے۔ ملک کے تمام شعبوں کے دفتروں میں انسان ہی کام کرتے ہیں اور انہیں اس کام کا معاوضہ بھی ملتا ہے۔ یہ انسانی خدمت بھی ہے اور عبادت بھی۔ دفتر میں بیٹھ کر کام کرنے اور ایک دیہاڑی دار مزدور کے کام کرنے میں فرق تو ہوتا ہے۔ اللہ کا ہر حالت میں شکر ادا کریں اور اپنے کام کو ایمانداری، دیانتداری سے عبادت سمجھ کر سرانجام دیں۔ آپ کی کارکردگی محکمہ دیکھے نہ دیکھے اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ جس نے آپ کو یہ نوکری دی ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر انسان اللہ پر کامل یقین رکھتے ہوئے اس کی مہربانیوں کا شکرادا کرتے ہوئے نیک نیتی سے (لالچ میں نہیں) نیکیاں کرے تو انسان کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ اس کو اس دنیا میں ہی اللہ کی مہربانی سے کتنا فائدہ ہوگا۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں ہر انسان بہادر ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ کوئی لڑائی کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن جب اس

پر ظلم ہو یا آزادی کا سوال ہو تو پھر ویت نام، عراق، کشمیر، فلسطین، چیچنیا کی مثالیں اسی زمانے کی ہیں۔

چھوٹی سی ایک بات

اگر کسی مالک کے پاس ایسے ماتحت ہوں جو جھوٹ، چوری، رشوت، بددیانتی، کم ناپ تول، حق تلفی کرتے ہوں تو کیا وہ ملازم اپنے مالک سے کسی انعام کی توقع رکھیں گے یا مالک ان کو سزا دے گا؟

اسی طرح مسلمان اگر ایسی تمام برائیاں کریں گے جو اللہ نے منع فرمائی ہیں تو کیا اللہ ان کو عوض میں دوزخ دے گا یا جنت دے گا؟

دنیا میں انسانوں کی تعداد ساڑھے چھ ارب ہے۔ ان میں سے صرف 1 ارب 30 کروڑ مسلمان ہیں کیا یہ مسلمان اسلامی نظام کا عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ جس کو دیکھ کر باقی چار ارب ستر کروڑ انسان آسانی سے اسلام قبول کر لیں۔ مسلمانوں کو تو اس کی مثال ہونا چاہیے۔ زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ نظام اسلام ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسان کو علم نہیں کہ وہ کتنی قابلیتوں کا مالک ہے۔ غربت اور امارت انسان کو عظیم نہیں بناتی، یہ دنیا میں رہنے کا ایک طریقہ ہے اور اللہ کا نظام ہے۔

کسی بھی مصیبت میں امداد یا خوراک لینے کے لئے دونوں ایک ہی لائن میں لگتے ہیں۔ غریب تو پہلے ہی لائن میں لگتا تھا، فرق امیر کو پڑتا ہے۔

دنیا میں فرق صرف نیک انسان اور بُرے انسان کا ہوتا ہے۔ اگر غریب انسان نیک ہو اور امیر انسان بُرا ہو تو کون بہتر انسان ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں انصاف نہ کرنے والے انسان

اور

گونگے بہرے انسان میں کیا فرق ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسان زندہ رہنے کے لئے اچھی سے اچھی خوراک کھاتا ہے۔ اور اس کا جسم اس خوراک سے طاقت لے کر جسم کی صفائی کر کے گندگی باہر پھینک دیتا ہے

لیکن انسان جو اس جسم کا مالک ہے دنیا میں گندگی پھیلاتا ہے۔

(شاپر، چھلکے، کاغذ، سگریٹ کے ٹوٹے اور دیگر استعمال شدہ چیزیں)

صفائی نصف ایمان ہے!

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا اس دنیا میں آج بھی ایسے علاقے موجود ہیں جہاں انسانوں کو سزا کے طور پر زنجیروں کے ساتھ کتوں کے برابر باندھا جاتا ہے۔ اگر کوئی غریب انسان اپنا دکھ یا مسئلہ لے کر آتا ہے، اُسے کہا جاتا ہے کہ ”بھونک اوئے“۔ اپنے گرد و پیش دیکھیے، کہیں ایسے لوگ تو نہیں رہتے جو انسانوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہیں۔ دنیا میں سب انسان برابر ہیں غریب یا امیر، کمزور یا طاقتور۔

اللہ سب دیکھتا ہے اور قیامت کے روز سب کے ساتھ انصاف کا وعدہ ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسان کی عظمت دوسرے انسانوں کی خدمت میں ہے۔

انسانوں کولوٹنے میں نہیں۔
لوٹنے والےاسی دنیامیں کسی نہ کسی طرح لوگوں کےذریعے
یااپنی اولاد ہی کےذریعےذلیل وخوار ہوجاتے ہیں۔
کوئی خیال کرے یانہ کرے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

عنقریب دنیا میں ایسا وقت آئے گا کہ انسان نیکی کرنے کے لئے ایک دوسرے سے پہل کیا کریں گے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیامیں انسان اکیلا ہے وہ اسی صورت میں اچھا ہے
اگر وہ بطور ماں باپ اچھا ہے۔
اگر وہ بطور بیٹی بیٹا اچھا ہے۔
اگر وہ بطور بہن بھائی اچھا ہے۔
اگر وہ بطور بیوی شوہر اچھا ہے۔
اگر وہ بطور ہمسایہ اچھا ہے۔
اگر وہ بطور شہری اچھا ہے۔

☆☆☆

انسانوں کو تعلیم ،میرٹ اور انصاف سے محروم رکھنا اور دنیا کا نقصان

دنیا میں انسانوں کو تعلیم کے موقع میرٹ اور انصاف سے محروم رکھنا ایسا ہی ہے۔کہ

جیسے کوئی کھیت ہو اس میں ہل نہ چلایا جائے ۔ بیج نہ ڈالا جائے ۔ پانی نہ دیا جائے ۔ کھاد نہ ڈالی جائے ۔ وہ بنجر رہ جاتا ہے۔

انسانوں کو تعلیم اور ترقی کے مساوی مواقع مہیا کرنا اور میرٹ کی بنیاد پر نوکری اور ترقی دینے سے انسانوں کے کھیت سے دنیا کی فلاح بہتری بھلائی اور ترقی کے لئے بہترین فصل حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو۔

یہ بڑے درجے والوں کی ذمہ داری ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر ایک چھوٹا بچہ کھیلتے ہوئے مٹی کا ڈھیر بنائے تو دوسرا بچہ اس ڈھیر کو گرادے تو پہلا بچہ رونا شروع کر دیتا ہے اور بمشکل چپ ہوتا ہے۔ اللہ نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے۔

اگر ایک انسان کسی دوسرے انسان کو ذلیل کرے، زخمی کرے، معذور کرے یا جان سے مار دے

تو ایسا کرنے والے کو اللہ سزا دے گا یا انعام دے گا؟ انسان کا احترام کیجئے اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆☆☆

انسان اور بھلائی

دنیا میں انسانیت کی بھلائی اس وقت ہوتی ہے جب انسان اپنے آپ کو پہچان جاتا ہے کہ وہ انسان ہے اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا ہی انسان سمجھتا ہے۔

نہ کہ وہ متعصب (دوسروں میں فرق رکھنے والا ، دوسروں کو برا سمجھنے والا) ہندو، مسلم، بدھ، سکھ، عیسائی، یہودی یا پارسی ہے۔

نہ کہ وہ متعصب (دوسروں میں فرق رکھنے والا ، دوسروں کو برا سمجھنے والا) روسی، جاپانی،

چینی، پاکستانی، ہندی، امریکی، افریقی ہے۔

نہ کہ وہ متعصب (دوسروں میں فرق رکھنے والا، دوسروں کو برا سمجھنے والا) گوری یا کالی رنگت کی نسل کا ہے۔

نہ کہ وہ متعصب (دوسروں میں فرق رکھنے والا، دوسروں کو برا سمجھنے والا) مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتا ہے۔

نہ کہ وہ متعصب (دوسروں میں فرق رکھنے والا، دوسروں کو برا سمجھنے والا) مختلف برادریوں سے تعلق رکھتا ہے۔

دنیا کے جن علاقوں میں انسان اپنے آپ کو بطور انسان پہچانتے جا رہے ہیں وہاں کے رہنے والے انسانوں کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ ان کو دیکھ کر دوسرے علاقوں کے لوگ اچھی زندگی گزارنے کے لیے ایسے علاقوں میں ہجرت کرتے ہیں۔

نوٹ: دنیا کے بعض علاقوں میں ابھی تک پرانے کلچر کے نام پر لوگوں کو سہولتوں سے اور بہتر انسانی زندگی گزارنے کے فوائد سے محروم رکھا جاتا ہے۔ قبیلے انسان کی شناخت کا ذریعہ ہیں، ہر قبیلہ کے اپنے اپنے رسم و رواج ہوتے ہیں اسی وجہ سے شادی بیاہ کے لیے ترجیح دی جاتی ہے۔

سب انسان برابر ہیں......سب کا ایک جیسا خیال رکھا جانا چاہیے۔

☆☆☆

بہت بھولے انسان......یا......بہت عقل مند لوگ

دنیا کے کئی غریب ملکوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو عیب دار، کرپٹ رہنماؤں کے نعرے لگاتے ہیں سپورٹ کرتے ہیں اور ووٹ دے کر کامیاب کرتے ہیں۔ اور پھر امید رکھتے ہیں کہ ان کے یہ رہنما عوام کی بھلائی کا کام کریں گے۔ ایسے انسان یا تو بہت بھولے انسان ہوتے ہیں یا پھر بہت عقلمند ہوتے ہیں جو عیب داروں سے عوام کی بہتری کی امید رکھتے ہیں۔

☆☆☆

کون سا شخص بطور انسان بہتر ہوتا ہے

ایک مخلص، بے لوث، ایماندار ورکر/ ووٹر

یا

وہ لیڈر جس کی کارکردگی کی وجہ سے قوم کے خزانے کو نقصان کو پہنچے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسان کو مذہب کی بنیاد پر ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، یہودی، پارسی، بدھ۔ ملک کی بنیاد پر روسی، چینی، جرمن، جاپانی، امریکن، فرنچ، پاکستانی، ہندوستانی وغیرہ۔ رنگ کی بنیاد پر کالا، گورا، گندمی، وغیرہ قبیلہ، ذات برادری کی بنیاد پر کوئی نام دے دیا جاتا ہے۔ ان سارے ناموں کی بنا پر انسانوں کے درمیان تعصب اور نفرت پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ناجائز فائدے اٹھائے جاتے ہیں اور میرٹ والے رہ جاتے ہیں۔ فائدہ اٹھانے والے صرف عارضی مزے لیتے ہیں ان کی نسلوں کو برے نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان سارے تعصبات کی بنا پر نقصان انسانیت کو ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا میں امن و امان کو ہمیشہ خطرہ رہا ہے۔ خونی جنگوں میں کروڑوں انسان لقمہ اجل بنے ہیں۔ میڈیا کی ترقی کی وجہ سے اب انسانوں کے شعور میں اتنی بلندی ہوگئی ہے کہ دنیا میں نئی نسل نے الگ الگ مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود تمام انسانی فلاح و بہبود کا آغاز کر دیا ہے۔ مستقبل انسانیت کی سربلندی کا ہے جس میں کسی بھی تعصب کے بغیر سب انسان کے ساتھ زندگی گزار سکیں گے۔

☆☆☆

صحت مند روح کا مالک انسان

کھانے پینے کی ملاوٹ شدہ اشیاء کے استعمال سے انسان بیمار ہو جاتا ہے تو صحت یابی کے لیے بعض اوقات ہسپتال میں داخل ہو جاتا ہے، دوائیاں استعمال کرنا پڑتی ہیں۔ اگر انسان اچھے

اعمالوں کے ساتھ برے اعمالوں کی ملاوٹ کرے تو اس کی روح بیمار ہو جاتی ہے۔ بظاہر جسم ٹھیک لگتا ہے۔ روح کی اس بیماری کے علاج کے ہسپتال کا نام دوزخ ہے۔ وہاں کی دوائیوں کے نام آگ میں جلنا، پینے کے لیے پیپ، (گندے خون کا جراثیم بھرا مواد) کھانے کے لیے زقوم (تھوہر، زہر) کا درخت ہیں۔ اشیاء میں ملاوٹ کوئی دوسرا انسان کرتا ہے۔ اعمالوں میں ملاوٹ کا ذمہ دار خود انسان ہوتا ہے۔ فیصلہ انسان نے خود کرنا ہوتا ہے کہ اس نے اپنی روح کو صحت مند رکھنا ہے یا بیمار رکھنا ہے۔

صحت منداور تندرست روح والے انسانوں کی ہمیشہ رہنے کی جگہ جنت ہے۔

☆☆☆

صاف ستھرا انسان

خدا نے انسان کو تخلیق کیا پھر اس کو آزمائش اور امتحان کے لیے جنت سے صاف ستھرا نکال کر زمین پر بھیج دیا۔ نیکی/ بدی کی تمیز کے لیے پیغمبروں کے ذریعے رہنمائی فرمائی۔ دنیا میں زندگی گزارتے ہوئے انسان نے اگر کوئی چیز خریدنی ہو تو وہ داغدار، عیب دار چیز کو خریدنے سے انکار کر دیتا ہے۔ اگر انسان اپنے برے اعمالوں کے ذریعے عیب دار ہو جائے تو کیا خدا اس کو جنت میں واپس داخل کرے گا؟ عیب دار، گناہگار لوگوں کی جگہ دوزخ بتائی گئی ہے۔

صاف ستھرے اعمالوں والے انسانوں کی ہمیشہ رہنے کی جگہ جنت ہے۔

☆☆☆

خدا کا کلام اور انسانیت

خدا کا کلام بنی نوع انسان کی اچھائی، بھلائی اور بہتری کے لیے ہے۔ جب کبھی کوئی ملک، حکومت، گروہ یا انسان خدا کے کلام کو اپنے منفی مقاصد حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے تو ایسا سوچنے والوں کو، ایسا کرنے والوں کو اور ساتھ دینے والوں کو اس کے برے نتائج جلد یا بدیر ضرور بھگتنا پڑتے ہیں۔ خدا کے کلام پر مثبت انداز میں عمل کرنے ہی میں ساری انسانیت کی بھلائی ہے۔

☆☆☆

طاقت ور ملک اور انسانیت کا اصول

دنیا میں طاقت ور امیر ملک دوسرے کمزور اور غریب ملکوں کے معاملات میں ڈائریکٹ یا ایجنٹوں کے ذریعے یا مختلف معاشی پالیسیوں کے ذریعے اپنا کنٹرول رکھتا ہے تاکہ غریب ملکوں کے قدرتی وسائل اور معدنی دولت اپنے ملک کے فائدے کے لیے استعمال کر سکے۔ انسانیت کے لحاظ سے یہ ایک عجیب اصول ہے کہ ایک ملک کے لوگ خوش رہیں اور دوسرے غریب ملک کے انسان دکھوں، تکلیفوں، مصیبتوں اور بھوک ننگ کا شکار رہیں۔ کیا امیر ملک کے لوگ ایسا پسند کرتے ہیں کہ وہ خوش رہیں اور دوسرے بھوک سے مر جائیں۔ کیا دورخی انسانیت کے اصول اسی زمین کے اصول ہیں یا امیر ملک کے لوگ کسی دوسرے سیارے سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔

☆☆☆

تعصب سے پاک دنیا

کیا انسانیت کی بہتری، بھلائی کے لیے دنیا کو کسی بھی قسم کے تعصب (مذہب، ملت، رنگ و نسل، قبیلہ، برادری، علاقہ) سے پاک کرنے یا اس میں کمی لانے کی کوشش ہوسکتی ہے۔ ایسی دنیا جس میں صرف انسانیت کے لحاظ سے ہر انسان کا برابری کے انداز میں خیال رکھا جائے۔

نوٹ: جن ملکوں میں انسانوں کے حالات بہتر اور انہیں زندگی کی سہولتیں میسر ہیں وہاں کسی بھی قسم کے تعصب سے پاک زندگی گزارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

نئی نسل کے لیے ایک سوچ......!

☆☆☆

سچ اور انسان

پورا سچ بولنے والا انسان

تین چوتھائی سچ اور ایک چوتھائی جھوٹ بولنے والا انسان

آدھا سچ، آدھا جھوٹ بولنے والا انسان

ایک چوتھائی سچ اور تین چوتھائی جھوٹے بولنے والا انسان
اچھے انسان کی تعریف کیا ہے؟
اور مسلمان کی تعریف کیا ہے؟

☆☆☆

کچھ انسان اپنی پہچان نہیں کر پاتے

دنیا میں پیدا ہونے والا ہر انسان بالغ ہونے کے بعد زندگی کے کسی نہ کسی شعبہ کو اختیار کرتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ شعبہ کا تعلق اس کی پہچان بن جاتی ہے۔ دنیا میں بعض لوگ اپنے شعبے کے علاوہ دوسرے شعبوں کے کام بھی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح نہ تو وہ اپنے شعبے کے کام کرنے والے رہتے ہیں اور نہ ہی دوسرے شعبے کے لیے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے انسان خود اپنی پہچان بھول جاتے ہیں کہ وہ اصل میں کیا ہیں؟

جس معاشرے میں انسان اپنے اپنے شعبوں میں کام کریں اس معاشرہ کی حالت درست رہتی ہے اور صحیح سمت میں چلتی رہتی ہے۔
کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

انسانیت کو نقصان پہنچانے والوں سے نفرت

آج کل دنیا میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان جنگ کا ایک ڈرامہ بنایا جا رہا ہے انسانوں کے درمیان مذہبی بنیاد پر نفرت کو ہوا دینے کے لیے مختلف اوقات میں شوشے چھوڑے جاتے ہیں۔ اس کی آڑ میں مختلف ممالک کے وسائل اور ذرائع پر قبضہ کیا جا رہا ہے۔ جنگ کے ذریعے کسی مذہب کے لوگ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو ختم نہیں کر سکتے۔ ایسا کرنے والے کچھ ملکوں کا انسانیت کے بارے میں دورخی کردار سامنے آتا جا رہا ہے۔ آنے والے زمانے میں دنیا میں انہی ممالک اور اقوام کی عزت ہوگی جو قوم اور ملک انسانیت کا خیال کریں گے۔ دنیا

کے جو دوسرے انسان انسانیت کا نقصان کریں گے، باقی دنیا ان سے نفرت کرے گی۔

کیا دنیا میں اس عمل کا آغاز ہو چکا ہے۔

☆☆☆

دولت، احسان اور مستحق انسان

ہر دولت والے پر خدا کا احسان ہوتا ہے اس کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ دوسرے مستحق انسان یا انسانوں کی مدد کرنے کے ذریعے احسان کرے جس طرح کہ اس پر احسان ہوا ہے۔ ایسے کرنے والے کی دولت میں خدا مزید اضافہ کرتا ہے۔ انسان کو زمین پر خدا نے اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ انسان کی زندگی کا زمین پر عرصہ مختصر ہوتا ہے۔ کسی کو اس کے ختم ہونے کا علم نہیں ہوتا۔ چند لمحے، چند دن یا چند سال۔

دولت کا کوئی خاص پیمانہ مقرر نہیں ہے

جو انسان اپنے لیے خود مقرر کرے جو نہ کر سکے اس کے لیے پابندی نہیں ہے۔

☆☆☆

انسانی جان خدا کی امانت ہے

جب کوئی انسان دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اس دنیا میں خدا کی امانت تھی اور خدا اپنی امانت واپس لے گیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خود مرنے والے نے خدا کی امانت کا خیال کیا کیا تھا۔ اس کا جواب وہ آخرت میں دے گا۔ دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے کہ دوسرے انسان خدا کی اس امانت کا کیا خیال کرتے ہیں۔ اگر کوئی بھوکا ہے تو کھانا کھلاتے ہیں، اگر کوئی دوائی سے محروم ہو تو دوائی لے کر دیتے ہیں۔

دنیا اور آخرت کی خوشی نیک اعمال میں پوشیدہ ہے۔

برے اعمال کی خوشی ایک عارضی خوشی ہے۔

☆☆☆

جاگتے میں سوتے ہوئے انسان

دنیا میں مختلف لوگوں کو زندگی کے مختلف شعبوں میں ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ اپنی ذمہ داریاں پوری طرح ادا نہیں کرتے۔ کیا ایسے لوگوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے، جاگتے ہوئے بھی سوئے ہوئے تصور نہیں کیا جائے گا؟

اگر سب لوگ اپنے فرائض ایمانداری، دیانتداری سے ادا کر رہے ہوں تو دنیا میں بھوک، ننگ، افلاس، امن وامان کی غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے انسان محرومیوں کے شکار نہ ہوں۔

☆☆☆

دنیا کے نقشے میں تبدیلی یا دنیا کا ایک ہونا انسانیت کے لحاظ سے

جب سے دنیا قائم ہوئی ہے اس کا نقشہ ہمیشہ سے تبدیل ہوتا چلا آرہا ہے۔ مختلف زمانوں میں مختلف ملک قائم ہوئے بدل گئے، کئی ختم ہوگئے، نئے نام آگئے۔ آج تقریباً دوسو ممالک کی سرحدیں دنیا کے نقشے پر دکھائی دیتی ہیں۔ مستقبل میں کیا ہوگا؟ کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا؟

نقشوں سرحدوں کے درمیان انسان رہتے ہیں، سرحدوں میں تبدیلیاں انسانی رویوں کیوجہ سے آتی ہیں۔ اگر انسانوں کے درمیان آپس میں تعلقات نارمل رہتے ہیں تو نقشے قائم رہتے ہیں۔ اگر کوئی ایک گروہ مذہبی لسانی یا نسلی طور پر یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا استحصال ہو رہا ہے۔ اس کو برابری کا درجہ نہیں دیا جاتا۔ کاروبار زندگی میں مساوی مواقع نہیں دیئے جاتے۔ یا زندگی کے بہاؤ میں سب کے ساتھ تیرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ تو ایسا گروہ اپنا نظام قائم کرنے کے لیے علیحدہ سرحدوں کا مطالبہ کرتا اور اس کے قیام کے لیے کوششیں شروع کر دیتا ہے۔ اگر وہ کامیاب ہو جائے تو دنیا کے نقشے میں تبدیلی آجاتی ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ ملک تو قائم ہو جاتے ہیں لیکن اس ملک میں اپنے ملک کی تمام آبادی کیلئے ضروری وسائل موجود نہیں ہوتے جن سے تمام آبادی کی زندگی کی تمام بنیادی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ دنیا کے تمام انسان اپنے اپنے ملکوں کا تشخص برقرار رکھتے ہوئے یا اس سے دستبردار ہوتے ہوئے ایسا نظام وضع کرسکیں کہ دنیا کے تمام وسائل بنیادی ضروریات پوری کرنے کی حد تک سب کے لیے

ہوں۔ زندگی کے لیے کم سے کم خوراک، پینے کے لیے صاف پانی، رہنے سہنے کے لیے چھت، صحت کا مناسب علاج، روزگار کے مواقع، سب کو بلا تمیز میسر ہوں۔

دنیا سب انسانوں کی ہے۔ دنیا میں علم اور وسائل سب کو میسر ہونے چاہئیں۔

☆☆☆

کسی بھی انسان کا اپنے آپ کو مختارِ کُل سمجھنا

انسان کا انسان ہونا ہی خدا کی دین ہے، خدا کی عطا ہے لیکن بعض اوقات انسان دنیاوی اختیارات، دولت اور مفادات کی وجہ سے اپنے آپ کو مختارِ کُل سمجھنا شروع کر دیتا ہے لیکن یہی انسان جب بیمار ہو کر چارپائی پر پڑا بے بس ہو جاتا ہے تو معذور ہو کر کھانے پینے کے لیے حتیٰ کہ بعض اوقات چہرے سے مکھی بھی نہیں اڑا سکتا اور کسی دوسرے کا مرہونِ منت ہو جاتا ہے۔ کیا اس کے سمجھنے کے لیے کافی نہیں ہے؟ کہ دنیا کی زندگی ایک عارضی مدت ہے۔ اگر اس میں کوئی نیکی کمائے گا تو آنے والی ہمیشہ کی زندگی میں آرام پائے گا۔ جس کا خدا نے وعدہ کیا ہے۔

فیصلہ کرنے کے لیے انسان کو عقل و فہم عطا کی گئی ہے

نیکی کا فیصلہ......یا......برائی کا فیصلہ

☆☆☆

بین الاقوامی انسانی ہم آہنگی کا اصول

سب انسانوں کو روٹی ملے، پینے کا صاف پانی ملے، سب کو پورا لباس ملے، رہنے کے لیے چھت ملے، سب کو مناسب علاج ملے، سب کو تحفظ حاصل ہو، سب کو روزگار ملے، سب کو میرٹ ملے، سب کو عزت ملے، سب کو بین الاقوامی طور پر طے کردہ قوانین کے مطابق بلا تمیز و تفریق آزادی حاصل ہو۔ تمام ملکوں کے سربراہ مل بیٹھ کر کوئی ایسا پروگرام طے کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

دنیا میں اچھے انسان

دنیا میں تقریباً چھ ارب پچاس کروڑ انسان رہتے ہیں۔ ان میں سے آپ اچھے انسانوں میں کیسے شامل ہو سکتے ہیں؟

ایک طریقہ.....ایک خیال

اگر آپ کی سوچ اور عمل سے دوسرے انسانوں کو نقصان نہ پہنچے

☆☆☆

ایسے انسان کی کیا تعریف ہو سکتی ہے؟

جب کوئی برا کام کرتا ہے، ملاوٹ کرتا ہے، کسی کا حق مارتا ہے، جعلی دوائی بناتا ہے اور فروخت کرتا ہے، ناجائز کمائی کرتا ہے، اور دیگر برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے کیا وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ کائنات کا مالک اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کے کندھے پر بیٹھے کراماً کاتبین اس کے عمل کو لکھ رہے ہیں۔ کیا وہ اپنے ایسے عمل سے اپنے ایمان کی نفی نہیں کرتا؟ ایسا شخص اپنے آپ کو کس مذہب کا ماننے والا کہلائے گا؟

اگر مسلمان کہلاتا ہے تو کیسے؟ اگر نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟

چھوٹے بچے زیادہ اچھی رائے دے سکتے ہیں؟

☆☆☆

خاندانِ انسان .....نئی نسل کیلئے ایک سوچ

رنگ الگ، نسل الگ، مذہب الگ، پیشے الگ، قبیلے الگ، برادری الگ لیکن خاندان ایک

''خاندانِ انسان''

دل، دماغ، خون کا رنگ، آنکھ، کان، ناک، منہ، پیٹ ہاتھ، پاؤں سب کے ایک جیسے ہیں

دنیا میں سب انسان اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

سب انسانوں کی زندگی کے بنیادی مسائل (خوراک، صاف پینے کا پانی، صحت کا

مال،تحفظ، ،روزگار،تعلیم وغیرہ) ایک جیسے ہیں۔

دنیا میں ان مسائل کوحل کرنے کیلئے ایک ہی خاندان کے انداز میں کوشش بھی مشترکہ طور پر ہونی چاہیے تاکہ سب انسانوں کی فلاح ہو۔

نئ نسل کیلئے ایک سوچ۔

☆☆☆

اصولوں سے انحراف

1۔اگر کسی مذہب کے ماننے والے مذہب کی تعلیمات اور اصولوں سے انحراف کریں گے تو ایسے معاشرے میں نفسا نفسی پھیل جائے گی۔

2۔اگر کسی سیاسی یا غیر سیاسی جماعت کے لوگ اپنی جماعت کے طے کردہ اصولوں سے انحراف کریں گے تو اس جماعت کی مقبولیت میں کمی واقع ہو جائے گی۔شیرازہ بھی بکھر سکتا ہے۔

3۔اگر کسی ادارے یا تنظیم کے لوگ اپنے طے کردہ اصولوں سے انحراف کریں گے تو وہ تنظیم یا ادارہ کمزور ہو جائے گا۔

اصولوں کے مطابق عمل کرنے اور اصولوں پر قائم رہنے ہی میں انسانوں کی بہتری پوشیدہ ہے۔

☆☆☆

کسی دوسرے سیارے کی مخلوق کا زمین پر رہنے والے انسانوں کو دیکھنا

اگر کسی دوسرے سیارے کی مخلوق زمین پر ایک نظر ڈالے تو اس کو نظر آئے گا کہ زمین تقریباً200 ملکوں میں سرحدوں کی لکیروں کے ذریعے تقسیم ہے جن میں انسان بستے ہیں۔اس کو یہ بھی نظر آئے گا کہ ان سرحدوں کی لکیروں کی حفاظت کیلئے دنیا میں افواج متعین ہیں جن کے اخراجات نوٹریلین ڈالر (سرکاری طور پر) سالانہ خرچ کیے جاتے ہیں۔اس کو یہ بھی نظر آئے گا کہ

دنیا کی آدھی سے زیادہ آبادی زندگی کی بنیادی سہولتوں (پینے کا صاف پانی، پوری خوراک، لباس سے محروم ہے۔ وہ مخلوق دنیا کے رہنے والے انسانوں کے متعلق کیا خیال کر سکتی ہے؟

بہت عقلمند لوگ.........یا.........آدھے عقلمند، آدھے ابنارمل (ذہنی پریشان)

یا

ابنارمل لوگ (ذہنی پریشان)

دنیا میں رہنے والے انسان بھی اپنا تبصرہ کر سکتے ہیں اور اس پر غور کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

انسانی دماغ کے خلیوں کا استعمال

خدا نے ہر انسان کو دماغ جیسی عظیم نعمت عطا کی ہے جس میں اربوں خلیے ہوتے ہیں، جن کو استعمال میں لا کر انسان اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ جب کوئی انسان ماضی کی بات کرتا ہے تو وہ اپنی یادداشت کے خلیوں کو استعمال کرتا ہے۔ جب کوئی انسان مستقبل کی بات کرتا ہے تو وہ دماغ کے تخلیقی خلیوں کو استعمال کرتا ہے۔ دنیا میں انسانوں نے انہی تخلیقی خلیوں کو استعمال کر کے ایجادات کی ہیں۔ جو نسل، قوم ایسے تخلیقی خلیوں کو استعمال کرتی ہے وہ دنیا میں ترقی کر جاتی ہے، آگے بڑھ جاتی ہے اور جو قوم ایسا نہیں کر پاتی وہ آگے بڑھ جانے والوں سے حسد کرتی ہے یا ان کے مرہون منت ہو جاتی ہے۔

دنیا میں قوموں کے زوال کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔

☆☆☆

انسانوں کے خود ہی بنائے ہوئے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرنا

دنیا کے ہر ملک میں انسانوں نے اپنی زندگی مل جل کر بہتر طور پر گزارنے کیلئے قوانین بنائے ہوتے ہیں جو شہری ان قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں کیا وہ ایسا کر کے اپنی ہی ذات (انسان) کی نفی کرنے کے قصوروار نہیں ہوتے؟

جنگل کے جانور اپنے رہنے کیلئے کوئی قانون نہیں بناتے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے تمام رہنما انسانوں کی اچھائی بھلائی پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ کسی بھی رہنما کے عوام سے مخلص ہونے کا اندازہ اس کے اردگرد ساتھیوں کو دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے کہ وہ کتنے نیک، قابل، دیانت دار، ایمان دار اور انصاف پسند لوگ ہیں۔ اگر ایک رہنما خود نیک ہو لیکن اس کے ساتھی اچھے لوگ نہ ہوں تو وہ معصوم اور بیوقوف ہے یا پھر وہ دوسرے انسانوں کو معصوم سمجھتا اور بیوقوف بناتا ہے۔

☆☆☆

انسانوں کی کونسی صنف برائیوں میں زیادہ ملوث ہے؟

دنیا کے کسی بھی معاشرہ میں

مرد حضرات برائیوں کا ارتکاب زیادہ کرتے ہیں یا خواتین۔

جو بھی صنف برائیوں میں ملوث ہوگی وہ ہی معاشرے کی بدحالی،

نفسانفسی کی ذمہ دار ہوگی۔

☆☆☆

جنگ کی تیاری کی بجائے انسانوں کی فلاح بہتر ہے

بیسیوں صدی میں دو عالمی جنگیں یورپ کے خطے میں لڑی گئیں۔ لاکھوں انسان ہلاک ہوئے۔ کھربوں کی تباہی ہوئی۔ جو ممالک ان جنگوں میں ملوث تھے انہوں نے تباہی اور بربادی سے سبق سیکھا اب وہ آپس میں صلح وصفائی سے رہتے ہیں۔ تقریباً چودہ ملکوں میں داخلے کا ویزہ ایک ہی ہے۔ جس ملک نے جنگ کی تباہی کے اثرات نہیں دیکھے وہ ملک آج کل جنگی جنون میں مبتلا

ہے۔ اللہ ایسے ملک اور اس کے رہنماؤں، شہریوں کو ہدایت دے کہ وہ پچھلی صدی میں جنگوں کی وجہ سے ہونے والی ہلاکت، تباہی اور بربادی سے سبق حاصل کریں اور جنگی سازوسامان پر ہونے والا خرچہ محروم انسانوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کریں۔ وگرنہ جنگ لڑنے والے سارے فریقوں کا نقصان ہوتا ہے۔ اور کوئی اپنا گھر شیشے کا نہ سمجھے تباہی سب کی ہوتی ہے یہ قانون قدرت ہے۔

نوٹ: مار کھانے والا مارنے والے کے گلے میں پھولوں کے ہار نہیں ڈالتا۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں انسانی زندگی بہتر طریقے سے گزارنے کیلئے سب سے سیدھا راستہ قرآن میں بتایا گیا ہے۔ اگر اس راستے پر نہ چلا جائے تو دوسرا شیطانی راستہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور شیطانی راستہ ''گول چکر'' ہے چکر ہی چکر ہیں۔ پریشانیاں ہی پریشانیاں۔

یہ فیصلہ انسان پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ کس راستے کا انتخاب کرتا ہے؟

☆☆☆

جو انسان کوئی ایسا جرم کر بیٹھتا ہے؟

ہر انسان اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہوتا ہے اور بچوں سے بے پناہ پیار کرتا ہے۔ زندگی میں انسان کوئی ایسا جرم دانستہ یا نادانستہ طور پر کر بیٹھتا ہے جس کے نتیجے میں اس کے بوڑھے والدین، بیوی، چھوٹے چھوٹے بچوں اور بھائیوں کو اپنے گھر سے بے گھر ہونا پڑتا ہے اور دوسرے لوگ ان کو خوراک و رہائش مہیا کرتے ہیں۔ جو لوگ اشتہاری ہو جاتے ہیں وہ بھی روپوشی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جرائم کے ماحول میں ایسے لوگوں کی وقتی طور پر عزت تو ہو سکتی ہے لیکن عام انسانوں کے ماحول میں اسے نہایت بُرا سمجھا جاتا ہے۔

انسان کی عزت نیک اعمال میں ہے۔

☆☆☆

کیا انسان کا کردار اس کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے؟

کئی معاشروں میں جب کبھی اجتماعی کھانے کی دعوت ہو شادی بیاہ یا دیگر تقریبات میں دیکھا گیا ہے کہ میزبان کی طرف سے جب کھانے کا اشارہ کیا جاتا ہے تو مہمانان میں بجلی کی سی تیزی پیدا ہو جاتی ہے اور چھوٹے بڑے اشرافیہ سمیت سب کھانے پر حملہ کرنے کی شکل میں ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ایسا معلوم لگتا ہے کہ شاید ان مہمانوں نے یا تو کھانا نہیں کھایا ہوتا یا اس کے بعد انہیں کھانا نہیں ملے گا۔ حالانکہ میزبان نے مہمانوں کیلیئے کھانے کا وافر انتظام کر رکھا ہوتا ہے۔ کبھی کوئی میزبان تصور نہیں کر سکتا کہ وہ مہمان زیادہ بلائے اور کھانا کم رکھے۔ ایسے مہمان بھی کسی فنکشن کے میزبان بنتے ہیں۔ لوگوں کا ایسا عمل کیا ظاہر کرتا ہے؟

o بدنظم لوگ o ہمیشہ بھوک میں مبتلا لوگ o کسی ذہنی بیماری میں مبتلا لوگ

اللہ سب کا رازق ہے۔

نوٹ: اگر مہمان کھانا کھاتے وقت نظم وضبط کا مظاہرہ کریں تو سب لوگ آرام سے پورا کھانا کھا سکتے ہیں۔ ایسا کرنا میزبان کی مدد کرنے کے برابر ہوگا۔

☆☆☆

مل جل کر کھانے کا اصول اور اچھے لوگ

دنیا میں اگر انسان بھائی چارے کی فضا میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھائیں تو نہایت اچھا اور خوبصورت لگتا ہے۔ شاید اسی لیے بعض ممالک میں انسانی خدمت کے جذبہ سے بھرپور ______ جماعتوں کے رہنما اسی اصول پر عمل کرتے ہیں کہ ''سب مل جل کر کھائیں'' بعض اوقات اکٹھے نہ کھانے پر ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ پھر یقین دہانی کرانے پر راضی ہو کر دوبارہ اکٹھے کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ کھاتے وقت کھانا منہ بند رکھ کر کھایا جائے کے اصول پر بھی پوری طرح کاربند رہتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا ماحول کتنا اچھا اور خوبصورت ہو سکتا ہے؟

وہ لوگ کتنے اچھے ہوں گے جو ایسے لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں؟

اور ایسے لوگ اپنے ملک وقوم کی کتنی اچھی خدمت کر سکتے ہیں؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

غصہ ایک وقتی فعل ہے۔ کسی شخص کا دوسرے شخص کو گالی دینا یا ناگوار بات کہنے سے انسان کو غصہ آجاتا ہے جس سے اکثر واوقات جھگڑا ہو جاتا ہے۔ اس میں گالی دینے والے کا اور ردّعمل کے طور پر لڑائی کرنے پر دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔ وقت کا ضیاع الگ ہوتا ہے۔ کسی بھی سفر پہ جانے سے پہلے اس کے خرچ کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ ''جھگڑے کے سفر'' پر خرچ کا اندازہ اس سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ جس نے پہلے ''جھگڑے کا سفر'' کیا ہو۔

اس مہنگائی کے دور میں جھگڑا کرنے سے پرہیز بہتر ہے۔

نوٹ: دنیا کے ملک بھی انسانوں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ ملکوں کی لڑائی میں بھی ہمیشہ دونوں فریقوں کا نقصان ہی ہوتا ہے۔ جو دراصل ان کے عوام کو بھگتنا پڑتا ہے۔

☆☆☆

دنیا میں نابینا انسان اور آخرت کا اندھا انسان

دنیا میں ایسے انسان ہیں جو سب حواس کے مالک ہیں لیکن آنکھوں کی بصارت سے محروم ہیں۔ انہیں نابینا انسان کہا جاتا ہے۔ یہ انسان کے بس کی بات نہیں ہے اللہ کی حکمت اور رضا ہے۔ لیکن ایسے انسان جو پورے انسانی حواس رکھتے ہیں، آنکھ کی نظر سے دنیا کو دیکھتے ہیں، نیکی بدی کو سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی دنیاوی زندگی کو ہی اول و آخر سمجھتے ہیں۔ ایسے انسان آخرت کے بارے میں اندھے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے سورۃ النمل آیت نمبر 66 ''بلکہ گم ہوگیا ہے ان کا علم ہی آخرت کے معاملے میں نہیں بلکہ وہ تو شک میں مبتلا ہیں اس کے بارے میں نہیں بلکہ وہ اس سے اندھے بنے ہوئے ہیں''۔

رہنما اور جنگی جنون

آج کے گزرتے ہوئے زمانے کے اپنے ملک میں قومی ہیرو کہلانے والے آنے والے کل میں اپنی قوم کے غدار کہلا سکتے ہیں۔ ہٹلر کو بھی اس کے زمانے میں ہیل ہٹلر (سدا جیئے ہٹلر) کہا جاتا تھا۔ لیکن اس کے جنگی جنون کی وجہ سے کروڑوں انسان ہلاک وتباہ وبرباد ہو گئے۔ وقتی فائدہ اٹھانے والے رہنما آنے والی نسل کیلئے کانٹے بچھا کر چلے جاتے ہیں۔

انسانیت سے محبت اور اس کا خیال رکھنے میں ہی عظمت ہے۔

☆☆☆

انسانوں کی ایک قسم

دنیا میں جو انسان تکبر کرتا ہے، ناانصافی کرتا ہے اور دوسرے انسانوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس سے ایک مخصوص بو آتی ہے

جو وہ خود محسوس نہیں کر سکتا دوسرے کر سکتے ہیں۔

اگر کسی بھی جگہ ایسے لوگ زیادہ اکٹھے ہو جائیں تو ان کو کچھ محسوس نہیں ہوتا لیکن باقی دنیا کے لوگ محسوس کرتے ہیں۔

☆☆☆

دنیا میں انسان ایک ہی ہے

کچھ عرصہ قبل کمیونیکیشن اور ٹرانسپورٹ کے نظام نے اتنی ترقی نہیں کی تھی جس سے مختلف ملکوں کے شہریوں کا آپس میں رابطہ اور آمدورفت ہوتی۔ ماضی میں اگر ایک قوم طاقت سے کوئی برتری حاصل کر لیتی تو محکوم لوگ فاتح قوم کو دنیا میں ایک الگ انوکھی نسل تصور کر لیتے تھے۔ چاہے وہ یونانی، رومی، عربی، روسی، چینی، جاپانی، اسپینی، امریکی، ہندوستانی تھے۔ اگر ایک ملک کا انسان دوسرے ملک میں چلا جاتا تھا تو لوگ حیرت سے اسے دیکھا کرتے تھے۔ آجکل کمیونیکیشن اور ٹرانسپورٹ کے نظام میں اتنی ترقی ہو گئی ہے جس کی وجہ انسانوں کا آپس میں زیادہ ملنا جلنا

شروع ہو گیا ہے۔ اب یہ محسوس ہوا ہے کہ یہ سب ایک ہی طرح کے انسان ہیں۔ آجکل انسانوں کی برتری، تعلیم اور نئی نئی ایجادات کی وجہ سے ہے۔ جو بھی کوئی قوم تعلیم کے میدان میں زیادہ ترقی کرے گی، علم وایجادات میں برتری حاصل کرے گی اسی قوم کو دنیا میں برتر سمجھا جائے گا اور تعلیم کے حصول میں رکاوٹ ڈالنے والے اس قوم کے غدار سمجھے جائیں گے۔

☆☆☆

ہاتھوں کی لکیریں...... بڑے لوگ اور محروم انسان

دنیا میں دست شناسی کا علم رکھنے والے زیادہ تر صرف سربراہوں، رہنماؤں، دولت مند لوگوں کے ہاتھوں کی لکیریں دیکھ کر ان کی زندگی کے حالات اور مستقبل کی پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ کیا کبھی انہوں نے محروم انسانوں کے ہاتھوں کی لکیروں پر بھی کبھی غور کیا ہے۔ ان میں سے بے شمار اور لاتعداد انسانوں کی لکیریں سربراہوں، رہنماؤں، دولت مندوں کی لکیروں سے ملتی جلتی ہوتی ہیں بلکہ کئی محروم انسانوں کی لکیریں زیادہ بہتر ہونگی۔ افغانستان میں کچھ عرصہ کیلئے بچہ سقہ بھی سربراہ رہا۔

دنیا میں لکیروں کی وجہ سے نہیں بلکہ غیر منصفانہ خوراک اور دولت کی تقسیم کا نظام ہونے کی وجہ سے غربت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ غربت اور امارت کی لکیروں کے درمیان فاصلہ بڑھتا جارہا ہے جس سے انسانیت میں تصادم کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ نظام کی تبدیلی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

☆☆☆

اچھوت یا Untochables

کچھ عرصہ پہلے تک دنیا میں ایک غیر آسمانی کتاب کے ماننے والے مذہب کے لوگ اپنے ہی ہم مذاہب کے لوگوں میں ذات پات اور پیشہ ورانہ تقسیم کی وجہ سے نچلی ذات کے لوگوں کا بڑی ذات کے لوگوں کے لباس کو چھونے، برتن کو چھونے وغیرہ کو نہایت برا یا گناہ سمجھا جاتا تھا۔ کیا مذہب اسلام کے ماننے والوں میں تو ایسے لوگ نہیں ہیں جو اپنے سے غریب، ملازم، ماتحت کے ساتھ اچھوتوں والا برتاؤ رکھتے ہوں۔

اللہ کے نزدیک سب انسان برابر ہیں۔

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں انسانوں نے خالق کائنات اللہ کو مختلف الفاظ کے دائرے کے اندر محدود کر رکھا ہے۔اس بات پر ہی بحث کرتے رہتے ہیں۔GOD، برہمن، کرشنا، بدھا، آگ، سورج دیوتا اور اس بات پر زور نہیں دیتے کہ

زندگی اچھائی اور نیکی ہے اور دوسری طرف برائی اور بدی ہے۔

☆☆☆

ضدی انسان کی اپنی ضد پوری کرنا

دنیا میں انسانوں میں سے ضدی انسان بھی ہوتے ہیں۔وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ جو انہوں نے سوچ لیا ہے یا جو انہوں نے خیال کر رکھا ہے وہی صحیح ہے۔لوگوں کی اکثریت کی جو مثبت رائے ہے وہ غلط ہے۔ایسے ضدی لوگ مجبور و بے بس لوگوں کے سامنے تو اپنی ضد پوری کر لیتے ہیں لیکن جب کوئی طاقتور سامنے آجائے۔

تو فوراً اپنا خیال چھوڑ دیتے ہیں یا پھر نقصان اٹھاتے ہیں

ایسے ضدی لوگوں کی وجہ سے انسانیت کو نقصان پہنچتا ہے۔

☆☆☆

انصاف کرنے کیلئے انسانوں کو مقرر کرنے والے انسانوں کی ذمہ داری

دنیا میں انسانوں کے درمیان مختلف امور پر اختلاف اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لیے انسان مقرر کیے جاتے ہیں۔اگر مقرر کیا جانے والا انسان انصاف کرتے وقت اپنی کم اہلیت کی بنا پر انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکے تو کیا اس بات کا گناہ اس کو مقرر کرنے والے کو بھی پہنچے گا کہ اس نے کسی اہل انسان کو انصاف کیلئے مقرر نہیں کیا۔

نوٹ: کم اہل لوگوں کے غلط فیصلوں سے دنیا میں فساد پھیلنے کا اندیشہ ہو جاتا ہے ان کو

مقرر کرنے والا بھی کبھی ان کے برے اثرات کی زد میں آسکتا ہے۔

سورۃ بقرآیت 205: ''خدا فساد پھیلانے والوں کو اور فساد کا باعث بننے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

☆☆☆

دنیا کی قومیں آپس میں کیوں لڑتی ہیں؟

تمام مذاہب میں انسانوں کی فلاح کیلئے اچھی باتیں موجود ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان ان کے پیروکار نہ بنتے۔ جب تمام مذاہب انسان کی اچھائی کیلئے ہیں تو قوموں کے درمیان لڑائی جھگڑے کس بات پر ہوتے ہیں؟ اگر خوراک کی خاطر ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اس بات کا فیصلہ مل بیٹھ کر کیا جا سکتا ہے کہ ایک انسان کی نارمل خوراک کیا ہونی چاہیے؟ اور دنیا کے سب انسانوں کو خوراک مہیا کرنے کیلئے اس کا بندوبست کس طرح ہونا چاہیے۔ دنیا میں وافر غلہ موجود ہے جس سے دنیا کی پوری آبادی کو زندہ رہنے کیلئے پوری خوراک مل سکتی ہے۔ مسئلہ صرف منصفانہ تقسیم کا ہے کہ کس طرح تقسیم ہونی چاہیے۔

یہ انسانیت کی کسی کتاب میں نہیں لکھا ہوا کہ دنیا کے ایک خطے میں تو کتے بلیاں بسکٹ کھائیں اور دوسرے خطے میں انسان روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کو ترسیں۔ اس کیلئے دنیا کے نظام کو بدلنا ہوگا۔

☆☆☆

آسمانی صحیفے اور مذاہب کے ماننے والے

کسی بھی مذہب کے آسمانی صحیفے کو نہایت متبرک سمجھا جاتا ہے۔ اس کتاب میں انسانی زندگی کی رہنمائی کیلئے نصیحت، ہدایات اور احکامات ہوتے ہیں۔ کیا اس کو متبرک سمجھ کر صرف احترام کرنا ضروری ہوتا ہے یا بہتر زندگی، بہتر معاشرے کیلئے اس کو سمجھ کر اس کی ہدایات پر عمل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے؟

فیصلہ انسانوں کا ہے۔

دنیا میں وافر خوراک کے علاقے اور خوراک سے محروم انسان

کیا دنیا کے جن حصوں میں وافر غلہ (خوراک) موجود ہے وہاں سے ان محروم انسانوں کو نہیں مہیا کیا جاسکتا جہاں غلہ خوراک موجود نہیں۔ انسانوں میں شعور کی بیداری کی وجہ سے آنے والے کل کو ان لوگوں/ملکوں کو احمق تصور کیا جائے گا جو غلہ جمع کر کے رکھتے تھے یا دوسرے لوگوں/ملکوں سے خوراک چھین لیتے تھے۔

مستقبل میں ایسے انسانوں کو اچھا گنا جائے گا جو اپنی ضروریات زندگی پوری ہونے کے بعد اضافی دولت/خوراک دوسرے انسانوں کی بھلائی کیلئے خرچ کر دیتے ہیں۔ آج کل بھی دنیا کے ہر ملک میں کئی ایسے لوگ موجود ہیں ان میں سے ایک دولت مند بل گیٹس ہے۔ جو اربوں ڈالر محروم انسانوں کیلئے خرچ کر دیتا ہے۔ اگر دیگر دولت مندوں کی سوچ بھی ایسی ہو جائے تو دنیا کے انسانوں کی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

انسان برے بھلے کی تمیز کب نہیں رکھ پاتا

جب انسان کو طاقت کا خمار ہو جائے۔ جب انسان کو اختیار کا خمار ہو جائے۔

جب انسان کو دولت کا خمار ہو جائے۔ جب انسان پر شہوانی خیالات غالب آجائیں۔

جب انصاف کرنے اور اختیار رکھنے والے کو دولت کی حرص ہو جائے۔

جب انسان کسی نشہ آور شے کے زیر اثر ہو جائے۔ جب انسان پاگل ہو جائے۔

جب انسان ناانصافی اور محرومی کا شکار ہو جائے۔

جب انسان بھوکا ہو

☆☆☆

انسان کا اپنے برے بھلے کی تمیز نہ رکھ سکنا

انسان کو اگر خوراک نہ ملے تو وہ بھوک سے دوچار ہو جاتا ہے، فاقے کرتا ہے اور بعض

اوقات فاقوں سے مر جاتا ہے۔ اسی خدشہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے وہ اپنا اور بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے دن رات کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اگر زندگی کے حالات ایسے ہو جائیں کہ انسانوں کو روٹی کمانا مشکل ہو جائے وہ مجبوری کیساتھ اسی کوشش میں رہتا ہے کہ اس کے اور بچوں کو دو وقت کا کھانا مل جائے تا کہ وہ زندہ رہے۔ اس حالت میں وہ نیکی اور برائی کی تمیز نہیں رکھ پاتا۔ طاقتور امیر لوگ بے بس مجبور انسانوں کو اپنا محکوم اور غلام رکھنے کے لیے ان کے گرد ایسے حالات پیدا کر دیتے ہیں کہ ان کو دن میں بھی اندھیرا نظر آتا ہے اور ان کو روٹی کمانا مشکل ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ان کی تنخواہ کم رکھی جاتی ہے۔ غریبوں کو مشکل شرائط پر قرضہ دیتے ہیں۔ غریبوں کو زندگی کی سہولتوں سے محروم رکھتے ہیں اور فحاشی و بے حیائی کی سرپرستی کر کے ان کی اخلاقی قدروں کو تباہ کر دیا جاتا ہے۔ جس سے وہ برے بھلے کی تمیز کرنے میں بے حس ہو جاتے ہیں۔ نہ وہ اپنے رہتے ہیں نہ کسی کے؟

امیر حاکم لوگ اپنی زندگی کے مزے لوٹتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

انسانوں کو لوٹنے والے

انسانوں کو مختلف ہتھکنڈوں، طریقوں اور حیلوں بہانوں سے لوٹنے والے کبھی لوٹ لوٹ کر تھک سکتے ہیں؟

کیا لوٹنے والوں کا کوئی دین ایمان بھی ہوتا ہے؟

کیا دنیا میں انسانوں اور ملکوں کو لوٹنا کوئی مذہب بن چکا ہے؟

کیا ان کو یقین نہیں ہوتا کہ اللہ بھی ہے؟

دنیا میں انسانی شعور میں تیزی سے بیداری پیدا ہو رہی ہے جس میں یہ لُوٹ مار کرنے والے لوگوں کو جلد ہی حساب دینا پڑے گا۔

☆☆☆

انسانوں کے مسائل اور ملکوں کا اشتراک

دنیا میں انسان مختلف جگہوں پر رہتے ہیں مثلاً ریگستان، پہاڑ، صحرا، سمندر کے کنارے،

میدان۔ اور انہی جگہوں پر ان کی اگلی نسل پیدا ہوتی ہے۔ انسانوں نے مل جل کر رہنے کیلئے معاشرہ قائم کر رکھا ہے۔ بڑ۔ ے معاشرے کو ملک کہا جاتا ہے۔ اس ملک میں قدرتی وسائل بھی ہوتے ہیں۔ ان سب چیزوں کا انتظام کرنے کے لیے حکومت بھی قائم ہوتی ہے۔ دنیا میں علاقوں کے لحاظ سے چھوٹے بڑے ملک ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو اپنے ملک کے شہریوں کو بنیادی حقوق بھی فراہم نہیں کر سکتے ہیں اور حکومت کہہ بھی دیتی ہے کہ ان کے وسائل کم ہیں۔ کیا ایسے کم وسائل والے ملکوں کا دوسرے ملکوں سے اشتراک نہیں ہو سکتا۔ تاکہ انسان بنیادی سہولتوں مثلاً، خوراک، پانی، تحفظ، صحت کا خیال وغیرہ کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ شاید ایسا کرنے سے اس سے دنیا میں جرائم بھی کم ہو سکیں۔

☆☆☆

انسانیت کا خیال

تمام مذاہب میں انسانیت کا خیال رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ پھر انسان انسان سے کیوں نفرت کرتا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مذہب کی بنیاد پر انسانوں کی آپس میں نفرت کی وجہ سے دنیا کے ساٹھ فیصد انسان بھوک، ننگ، افلاس میں مبتلا ہیں۔ انسانیت سے محبت میں عظمت ہے اور اسی میں انسانیت کی بھلائی ہے۔

☆☆☆

انسان، غلط فہمی، بدگمانی اور بغض و کینہ

بسا اوقات انسانوں کے آپس میں میل جول میں یا غیر حاضری میں ایک انسان دوسرے انسان کے بارے میں دانستہ یا نادانستہ طور پر کچھ ناگوار، نامناسب الفاظ کہہ دیتا ہے۔ جس سے دوسرے انسان کے ذہن میں کوئی غلط فہمی، بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو وقت کے ساتھ بغض اور کینہ کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ ایسی بات دونوں انسانوں کے درمیان زندگی کیلئے پریشانی اور مشکلات کا باعث بن جاتی ہے۔ بات کرتے وقت احتیاط کیجئے۔ دوسرے کی عزت

نفس' کا خیال کیجئے۔ اپنے دل کو صاف اور ذہن کو کھلا رکھئے۔ اس سے آپ بہت سی دنیاوی پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں۔

اللہ دلوں کے بھید اور نیتوں کے حال جانتا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

نوٹ: اگر کسی انسان سے کوئی زیادتی ہوگئی ہو تو وہ دوسرے انسان سے معافی مانگ کر اپنا دل و دماغ صاف رکھ سکتا ہے۔ اس سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی بلکہ سکون حاصل ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆☆

بزرگ انسان کی مدد کرنا

اگر کوئی انسان کسی دوسرے انسان کے بزرگ، ماں باپ کی مدد کرے گا تو کوئی دوسرا انسان اس کے بزرگ ماں باپ کی مدد کر دے گا۔

انسانی معاشرے کی تعریف میں شامل ایک دوسرے کی مدد کرنے کا نام بھی ہے۔

☆☆☆

دنیا میں رہنے والے ہر انسان کے خود اپنے آپ سے چند سوال

دنیا کا ہر انسان اپنے آپ سے سوال کرے:

1- کیا اس کو پینے کا صاف پانی ملتا ہے؟

2- کیا اس کو کھانے کیلئے پوری خوراک مل جاتی ہے؟

3- کیا پہننے کے لیے موسم کے لحاظ سے اس کے پاس پورے کپڑے میسر ہیں؟

4- کیا اس کو رہنے کے لیے کوئی چھت میسر ہے؟

5- کیا اس کی صحت کا مناسب خیال رکھنے بندوبست ہے؟

6- کیا اس کی زندگی کو پورا تحفظ حاصل ہے؟

7- کیا اس کے روزگار کا بندوبست ہے؟

8- کیااس کوجلد انصاف مل جاتا ہے؟

9- کیازندگی کے میدان میں اس کومیرٹ پراس کاحق مل جاتا ہے؟

10- کیازندگی میں ترقی پانے کیلیئے اس کے حق اور میرٹ پراس کوترقی مل جاتی ہے؟

ان سب چیزوں کو دنیا میں انسانوں کیلیئے مہیا کرنا کس کا کام ہے؟ دنیا تقریباً200 حصوں میں لکیروں کے ساتھ تقسیم ہے؟ ہر حصے کا کوئی نہ کوئی حکمران/ رکھوالا مقرر ہے؟اس کی مدد کرنے کیلیئے ہزاروں کی تعداد میں افراد بھی ہوتے ہیں۔ کیا یہ ذمہ داری ان کی نہیں ہے؟

نوٹ: دنیا کے ہر حصے میں رہنے والے انسان عام طور پر چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سے بڑی سطح تک اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ وہ منتخب کس مقصد کیلیئے ہوتے ہیں اور وہ کیا کرتے ہیں؟

☆☆☆

انسان۔مذہب۔نفرت

دنیا کے کسی بھی مذہب میں انسان کوانسان سے نفرت کرنے کی تعلیم نہیں بتائی گئی تو پھر مذہبی عقیدے کی بناء پر دنیا میں انسان، انسان سے نفرت کیوں کرتا ہے؟ اگر ان کے نزدیک نفرت کرنا جائز ہے تو پھر وہ دوسرے مذہب والے لوگوں سے لین دین کیوں کرتے ہیں؟ ایک دوسرے کے ملک کیوں جاتے ہیں؟ ویزے کیوں حاصل کرتے ہیں؟ ایک ملک کی بنائی ہوئی چیزیں دوسرا ملک کیوں استعمال کرتا ہے۔ جہاز، کار، بس، ٹی وی، کارپٹ، کپڑا، اوزار وغیرہ وغیرہ۔ کیا دنیا میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی یہ دورخی پالیسی نہیں ہے کہ ایک دوسرے سے نفرت بھی کرتے ہیں اور مفاد بھی اٹھاتے ہیں۔

انسانیت سے محبت۔محبت۔محبت۔میں ہی عظمت ہے۔

☆☆☆

انسانوں کی ایسی مجبوری کیوں ہے؟

دنیا میں تقریباً200 ملک ہیں۔ ان ملکوں کے درمیان سرحدوں کی لکیریں کھینچی ہوئی

ہیں۔ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر دو ملکوں کی سرحد کی لائن کے عین قریب کوئی بے بس زخمی انسان پڑا ہو تو کیا لائن کی دوسری طرف کھڑا انسان اس زخمی انسان کی مدد کر سکتا ہے؟ اگر وہ زخمی کو اپنے ملک کے ہسپتال لائے گا تو زخمی انسان قید ہو سکتا ہے اور مدد کرنے والا زخمی انسان کو اس کے ملک کے ہسپتال لیجائے گا تو مدد کرنے والا قید ہو سکتا ہے۔ اس طرح سے ایک انسان دوسرے انسان کی جان بچانے کیلئے اس کی مدد نہیں کر سکتا۔ دنیا انسانوں کی وجہ سے آباد ہے۔ اکثر اوقات کسی وجہ سے ایک ملک دوسرے ملک کا دشمن ہو جاتا ہے اور بے شمار انسان ملکوں کے درمیان لکیروں کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ اگر دنیا کے تمام وسائل کو دنیا کے تمام انسانوں کیلئے مشترکہ قرار دیا جائے اور عالمی طور پر اس کا انتظام کیا جائے تو پھر ملکوں کے درمیان سرحدوں کی لکیروں کی ضرورت نہیں رہے گی۔ انسانیت سے محبت میں عظمت ہے۔

☆☆☆

کیا ہر انسان اللہ کی عبادت کر رہا ہے؟

کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان، سیارے، زمین، چرند پرند تخلیق کیے۔ ان میں سے انسان اللہ کی بہترین تخلیق ہے۔ دنیا میں ہر چیز اللہ ہی کے حکم کے تحت قائم ہے۔ اللہ نے زمین پر اچھی زندگی گزارنے کے لیے انسانوں کی رہنمائی کیلئے مختلف زمانوں میں پیغمبر بھیجے جنہوں نے برائی اور نیکی کا فرق بتایا۔ انسان کو باقی تمام مخلوقات کے مقابلے میں اللہ نے عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ اور اس کو اشرف المخلوقات کا درجہ بھی دیا ہے۔ ہر انسان شعوری طور پر اپنی زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے عمل کرتا ہے۔ جس کیلئے ایک انسان دوسرے انسان کا مرہون منت بھی ہوتا ہے۔ ہر انسان جو بھی کوئی کام کرتا ہے وہ اس کارخانۂ حیات کو چلانے کے لیے ضروری ہے جو ایک طرح سے غیر شعوری طور پر دنیا میں اپنی ذمہ داری ادا کر رہا ہے۔ ماسوائے برائی کے ان کاموں کے جو اللہ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے منع فرمائے ہیں۔ جن سے انسان کو نقصان پہنچتا ہے ہر انسان اپنی اپنی جگہ پر جو بھی کوئی کام کرتا ہے وہ اللہ کی عبادت ہی کرتا ہے؟

☆☆☆

دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کی انسانیت کے بارے میں دو رخی پالیسی

انسان اللہ تعالیٰ کی بہترین تخلیق ہے اور اللہ نے انسان کو دنیا میں اپنا نائب/خلیفہ مقرر کیا ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ آجکل کے بعض ترقی یافتہ ملکوں میں کوئی جانور زخمی حالت میں سڑک یا فٹ پاتھ پر نظر آئے تو وہاں کے رہنے والے انسان اس زخمی جانور کو فوری طبی امداد مہیا کرتے ہیں۔ حیرت ہے کہ انہی ملکوں کے انسان دنیا کے بعض حصوں میں اپنے ملک کے مفاد کیلئے ایک ملک کے انسان کا دنیا کے دوسرے انسانوں کو جان سے مار دینا جائز سمجھتے ہیں۔ انسان، انسان ہی ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہ رہا ہو اور اس کا مذہبی عقیدہ جیسا بھی ہو۔ کسی مذہب میں انسان کو جان سے مار دینا جائز قرار نہیں دیا گیا۔

نوٹ: اگر ان ملکوں نے دنیا میں یہ روش نہ چھوڑی تو ان ملکوں کو اپنی دو رخی پالیسی کی وجہ سے جلد ہی عالمی رائے عامہ کی بھرپور مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا؟

☆☆☆

اسرائیل، لبنان اور فلسطین

کوئی انسان اگر پاگل ہو جائے تو وہ دوسرے انسانوں کو بلا تمیز پتھر مارتا پھرتا ہے۔ وہ پتھر کسی کو بھی لگ سکتا ہے جس سے کوئی چوٹ بھی لگ سکتی ہے۔ بالکل اسی طرح پچھلے دنوں دنیا میں ایک اسرائیل نامی ملک کی حالت بھی ایسی تھی۔ جس سے ہزاروں بے گناہ معصوم بچے، جوان، بوڑھے انسان ہلاک ہوئے، بے شمار عمارتیں، گھر زمین بوس ہو گئے۔ ایسے مذموم وحشیانہ، مجرمانہ، پاگلانہ حرکت کرنے اور ان کی پشت پناہی کرنے والے ملکوں کے خلاف دنیا کے باقی انسانوں میں نفرت کی آگ پھیل گئی ہے۔ خصوصاً نئی نسل میں جو دنیا کی تمام انسانوں کو برابر سمجھتی ہے۔ ایسی طاقتوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ جس کا سدباب کرنا کسی بھی سپر طاقت کے بس میں نہیں ہوگا۔ یہ سپر طاقت کے زوال کی ایک بنیاد رکھی گئی ہے۔ ابھی وقت ہے کہ سپر طاقت اور اس کے حواری دنیا کے باقی انسانوں سے برابری کا رویہ اختیار کریں۔ اسی میں ان کی

خیریت ہےاوراسی میں ان کی عاقبت ہے۔

انسانیت سے محبت میں عظمت ہے۔

☆☆☆

ایک خیال

ہوسکتا ہے کہ میں ویسا انسان نہ ہوں جو آپ مجھے سمجھتے ہیں

اور آپ ایسے انسان نہ ہوں جو میں آپ کو سمجھتا ہوں۔

☆☆☆

اچھائی کی اچھائی سے لڑائی

دنیا میں انسان کی بہتری بھلائی کیلئے وقتاً فوقتاً مذاہب متعارف کرائے گئے۔ان سب مذاہب میں انسان کی زندگی اچھے طریقے سے گزارنے کے لیے رہنمائی کی گئی ہے۔ مذاہب کی پیروی کرنے والے اپنے اپنے مذاہب کی پیروی کرتے رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ نسل درنسل چلتا آیا ہے۔اچھائی کی تعریف ''ایسا عمل جس سے انسان کی خود اپنی اور دوسروں کی بہتری اور بھلائی ہو''، دوسرے لفظوں میں کسی دوسرے انسان کا نقصان نہ ہواسے اچھائی تصور کیا جاتا ہےاور کہا جاتا ہے۔

مشاہدے میں ہے کہ مختلف مذاہب اور مذاہب کے اندر فرقہ جات کے لوگ اپنے اپنے مذاہب اور عقیدے کو اچھا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں۔اس کے لیے وہ آپس میں فسادات کرتے رہتے ہیں۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسی اچھائی ہے جس کو ثابت کرنے کے لیے دوسرے انسانوں سے لڑائی اور قتل وغارت کی جاتی ہے۔لڑائی اور قتل وغارت ایک براعمل سمجھا جاتا ہے۔

کیسی اچھائی جس کو پھیلانے کے لیے برائی یعنی لڑائی کا سہارا لیا جائے۔

عمل سے اچھائی کا نمونہ پیش کرنے کے بعد اچھائی کی دعوت دینے سے اچھائی پھیلتی ہے

آج کی دنیا میں باہمی زندہ رہنے جیسے اچھائی کے اصول پر چلنے سے ہی سب انسانوں کی عافیت ہے۔

دنیا میں ساڑھے چھ ارب انسان رہتے ہیں اور سارے ایک ہی خدا کی تخلیق ہیں

☆☆☆

کیسی انسانیت جو بچوں کو تعصب اور نفرت کا سبق دیتی ہے

دنیا میں ہر پیدا ہونے والا بچہ اپنی مرضی سے نہیں پیدا ہوتا۔ اگر اس کی مرضی کو دخل ہوتا تو سب بچے امیر، دولت مند گھرانوں میں پیدا ہونے کی خواہش کرتے۔ جہاں زندگی کی تمام سہولتیں، کھانا پینا، اچھا لباس، بڑا گھر موجود ہوتا۔ بچے سب کو پیارے لگتے ہیں۔ بچپن میں سب ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ جب یہی بچے بڑے ہوتے ہیں تو اُن کو علم ہونے لگتا ہے کہ کوئی مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، (ہر مذہب میں مختلف فرقے موجود ہیں ان کے مختلف عقائد ہیں) عربی، امریکن، یورپین، افریقن، برازیلین ہندوستانی اور کوئی پاکستانی ہے۔ صوبائیت اور علاقائیت الگ الگ ہے۔

یہ بچے بڑے ہو کر انہی وجوہات کی بنا پر ایک دوسرے سے تعصب رکھتے ہیں اور نفرت کرنے لگتے ہیں۔ شاید کتابوں میں نفرت انگیز تحریر والدین کی تربیت، مذہبی و سیاسی رہنماؤں کی آپس میں چپقلش کی وجہ سے یہ سب ہوتا ہے۔ اس میں لالچ، ہوس اور مفاد کا عنصر بھی شامل ہو جاتا ہے۔

یہ کیسی انسانیت ہے جو بچوں کو تعصب اور نفرت کا سبق دے؟

بچوں کا کیا قصور......؟

زندگی کا نام......امن، محبت، سلامتی۔

☆☆☆

انسان اپنے اعمالوں کا پہریدار

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا پھر اس کی زندگی گزارنے کی رہنمائی کیلئے اپنے پیغمبروں کے ذریعے اس کو راہ ہدایت بتائی۔ ہر انسان اپنے اندر ہی اپنی زندگی کے اعمالوں کا خود ہی پہریدار ہے۔ بظاہر دنیا کے انسانوں نے مل جل کر قانون بھی بنائے ہیں لیکن جس کو علم، عقل

اور سمجھ ہو اس کیلئے کسی بیرونی پہریدار کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆☆☆

انسان اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ خود اپنی ذات میں ایک گولڈ میڈل

انسانی زندگی میں کسی انسان کو اس کی تعلیمی قابلیت، کھیلوں میں جیت یا انسانی زندگی کے لیے اہم خدمات سرانجام دینے پر اس کو گولڈ میڈل انعام کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اگر انسان خیال کرے تو چرند پرند، کیڑے مکوڑے اور دوسرے جانداروں کے مقابلے میں انسان کی اپنی تخلیق ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انداز میں گولڈ میڈل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گولڈ میڈلسٹ انسان سے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ اگر دنیا کی زندگی اس کے احکامات کے مطابق گزارے گا تو یہ ہمیشہ کی زندگی جنت میں مزے سے گزارے گا۔ وگرنہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ کیلئے ڈال دیا جائے گا۔ اب یہ فیصلہ کرنا انسان کے اختیار میں ہے کہ دنیا کی لُوٹ مار (ہمیشہ کیلئے دوزخ کی آگ) یا دنیا کی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزارنا اور ہمیشہ کیلئے جنت کے مزے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے۔

☆☆☆

انسانیت کا مفاد، ملکی مفاد اور سپر طاقت کا مفاد

دنیا میں اپنے اپنے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف ملک، مختلف لیڈر مختلف فیصلے کرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ فیصلے سپر طاقت کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے جاتے ہیں اور بعض ملکی مفاد کے تحت اور بہت کم فیصلے انسانیت کے مفاد کو مدنظر رکھ کر کیے جاتے ہیں۔ آخرت کے روز بے بس انسانوں کا بھی حساب ہوگا اور طاقت کے نشے میں مدہوش انسانوں کا بھی۔ وقت تو سب کا گزر جاتا ہے۔ دنیا میں سب سے اہم انسانیت کا مفاد ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں مختلف پیغمبر اتارے۔ انسانیت سے محبت میں عظمت ہے۔

☆☆☆

انسان کی ایک نسل محنت کرتی ہے/دوسری نسل اس کا پھل کھاتی ہے

کہتے ہیں کہ ایک نسل محنت کرتی ہے تو دوسری نسل اس کا پھل کھاتی ہے۔ اگر ایک نسل اچھے کام کرنے میں محنت کرے گی تو دوسری نسل اس محنت کا اچھا پھل کھائے گی۔ اگر ایک نسل ہیرا پھیریاں، ناانصافیاں، ملاوٹیں، ناجائز کام کرے گی تو دوسری نسل کو ایسا ہی پھل ملے گا۔ تو پھر دیکھا جائے گا کہ پہلی نسل نے دوسری نسل کو زندگی گزارنے کیلئے کیا تحفہ دیا؟ یہ ذمہ داری کس کی ہے؟ ابو کی یا بچوں کی ؟

☆☆☆

کیا امیر آدمی خیال کرتا ہے کہ وہ مرے گا نہیں؟

یہ قانون قدرت ہے کہ امیر انسانوں اور غریب انسانوں کی پیدائش میں کوئی فرق اور تمیز نہیں۔ اس طرح مرنے کے طریقے میں بھی کوئی فرق اور تمیز نہیں۔ امیر کی روح کو بھی اللہ تعالیٰ ہی اس دنیا میں بھیجتا ہے اور غریب کی روح کو بھی۔ اسی طرح امیر کی روح کو بھی وہی قبض کرتا ہے اور غریب کی روح کو بھی۔ یہ تمیز اور فرق صرف دنیا میں رہنے سے پیدا ہوتا ہے۔ امیر آدمی ساری زندگی اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے اپنی دولت اکٹھی کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی گئی مذہبی کتابوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ دنیا کی جاگیریں اور دولت اسی دنیا میں رہ جاتی ہیں۔ دنیا میں دولت ایک امتحان اور آزمائش ہے۔ آخرت کے روز فیصلہ انسانوں کے اعمالوں کی بنیاد پر ہی ہوگا۔ امیر آدمی غریب انسانوں کا خیال رکھ کر، مدد کرکے اور اس سلسلہ میں اسلام کے مطابق زکوٰۃ ادا کرکے اپنے لیے جنت میں بھی جگہ بنا سکتا ہے۔

☆☆☆

ایسے انسانوں میں کیا فرق ہوتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں میں	اور	شیطان کے پیروکاروں میں

نیکی کرنے والوں میں	اور	برائی کرنے والوں میں
انصاف کرنے والوں میں	اور	ناانصافی کرنے والوں میں
قانون پر عمل کرنے والوں میں	اور	قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں میں
غیرت مند، بااصول قوم میں	اور	بے غیرت، بے اصول قوم میں

دنیا میں کونسے انسانوں کی زیادہ عزت ہوسکتی ہے۔ فیصلہ آپ خود کیجئے

☆☆☆

طاقت یا دولت کا خمار /نشہ

اللہ تعالیٰ سب انسانوں کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی ذمہ داری سونپ دیتا ہے۔ کسی کو عہدہ، کسی کو زیادہ دولت عطا کرتا ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر لوگ تو اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر انہیں اچھی طرح ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو اپنے عہدے (کسی بھی لیول کے) یا زیادہ دولت کے نشے میں رہتے ہیں اور اپنے سے کم عہدے والے یا عام آدمی یا غریب آدمی کو انسان ہی نہیں سمجھتے۔ اپنے آپ کو اپنے ملک کے قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ قانون کی خلاف ورزی کرنا اپنی شان سمجھتے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ اس طاقت کے نشے کی دوڑ میں کئی عوامی نمائندے یا ان کے بچے حتیٰ کہ ملازمین ڈرائیور وغیرہ بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ تو خالصتاً عوام کی خدمت کیلئے عوام کے ووٹوں کی مہربانی سے منتخب ہوتے ہیں۔ ان کو تو انسانیت کا ایک بہترین نمونہ ہونا چاہیے تا کہ نئی نسل ان کو اپنا آئیڈیل بنائے۔ جہاں تک دولت کے خمار کا تعلق ہے دولت تو آنی جانی شے ہے۔ حال ہی میں دیکھا گیا ہے کہ سونامی طوفان میں ایک جزیرہ کا مالک اور کشمیر کے زلزلے میں اربوں روپے کا مالک چند سیکنڈوں میں روٹی کے چند ٹکڑوں کے محتاج ہو گئے۔

اللہ سے ڈر کر ہی زندگی گزارنے میں عافیت ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر انسان کا آخرت کے روز حساب ہونا ہے۔

☆☆☆

انسانیت سے محبت میں عظمت ہے

اس کرہ ارض پر جس کو زمین کہتے ہیں، روزِ ازل سے ملکوں کی سرحدیں بنتی اور ٹوٹتی آئی ہیں۔ ملکوں میں انسان رہتے رہے ہیں اور مستقبل میں بھی رہیں گے۔ تاریخ کے مطالعہ اور زندگی کے مشاہدہ میں دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر ایک خطہ میں انسان رہ رہے ہوں اور کسی بھی وجہ سے ان کے درمیان سرحدیں قائم ہو جائیں تو وہ ایک دوسرے سے نفرت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ سرحد کے ایک طرف بھی انسان رہتے ہیں اور دوسری طرف بھی انسان رہتے ہیں لیکن وہ مذہبی، نسلی اور مختلف قسم کی قومیت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں یورپ میں دو بڑی جنگیں ہوئی ہیں لیکن اب انہوں نے سرحدوں کے باوجود ایک دوسرے سے نفرت کرنا ختم کر دیا ہے۔ اب یورپ میں تقریباً 12 ملکوں کا ایک ہی ویزہ لینا پڑتا ہے۔ ان کا تعلیمی نظام ایک ہو رہا ہے اور ڈگریاں ایک سے دوسرے ملکوں میں قابل قبول ہو رہی ہیں۔ کیا دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی یہ نفرت کی دیواریں ختم ہو سکتی ہیں۔ تاکہ دنیا کے انسان امن و امان سے بہتر زندگی گزار سکیں۔ یہ نفرت کی دیواریں چھوٹی سطح (صوبہ، قبیلہ، ذات، برادری حتیٰ کہ ایک خاندان میں بھی) پر بھی انسانوں کے درمیان پائی جاتی ہیں۔ نفرت سے کبھی بھی انسان امن اور اچھے طریقے سے زندگی نہیں گزار سکتا۔ انسانیت سے محبت میں عظمت ہے۔

☆☆☆

کرپٹ انسان کا المیہ......سزا

دنیا میں کرپشن کو ہمیشہ بری نگاہ سے دیکھا گیا ہے اور اسی وجہ سے کرپٹ انسان کبھی بھی یہ تسلیم نہیں کرتا کہ اس نے کرپشن کی وجہ سے کمائی کی ہو۔ وہ ہمیشہ دوسرے انسانوں کو یہی سمجھاتا اور کہتا رہتا ہے کہ وہ کرپٹ نہیں ہے۔ اگر زندگی کے ایک پہلو کی طرف سے دیکھا جائے تو ایسا انسان خود ہی اپنی نظروں میں ذلیل ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ ایک طرح کی اس کی اس دنیا میں سزا ہے اور یہی کہتے کہتے موت کا فرشتہ آ جاتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جب تک دنیا میں طاقت کے ذریعے حکومت کرنے کا خیال حکمرانوں کے دماغ میں رہے گا۔ دنیا میں جنگ، افلاس اور بھوک رہے گی۔ تاوقتیکہ انسانوں میں عقل اور دلیل کے ساتھ انسانوں کی بھلائی کیلئے حکومت کرنے کا خیال پیدا ہو جائے۔ پھر دنیا میں افلاس، غربت اور بھوک کا خاتمہ ممکن ہوگا۔

☆☆☆

دنیا کے انسانوں کا ایک خوف

اس وقت دنیا میں امریکہ ایک سپر طاقت کا درجہ رکھتا ہے لیکن قانون قدرت ہے کہ کسی ملک کا یہ درجہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ دنیا کے انسانوں میں اب یہ خوف شروع ہو گیا ہے کہ جب امریکی پالیسیاں دنیا میں فیل ہونا شروع ہو گئیں تو اپنی بے عزتی کی وجہ سے امریکہ کہیں دنیا میں کسی جگہ نیوکلیئر بم ہی نہ چلا دے۔ دنیا میں سب سے زیادہ نیوکلیئر بموں کا ذخیرہ اسی کے پاس ہے۔

کیا امریکی عوام اپنی حکومت سے ایسی کوئی ضمانت لے سکتے ہیں؟

کیونکہ ایسا ہونے کا مطلب ہے دنیا کی تباہی؟

☆☆☆

اگر ایک نومسلم پاکستانی معاشرے میں آجائے

اگر کوئی نومسلم اس اسلامی معاشرے میں آجائے تو وہ لوگوں کے اعمال کو دیکھ کر کیا خیال کرے گا کہ یہ مسلمان ہیں؟ کیا یہ ایسے ہی معاشرے میں رہنے کیلئے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں؟ کیا یہی پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ اپنے معاشرے کی برائیوں کو دیکھتے ہوئے کیا یہاں کے لوگ اس کو یہ کہیں گے کہ آجاؤ ہمارے ساتھ لائن میں لگ جاؤ۔ اللہ ہمیں ٹھیک کر دے گا۔ ہمارے ساتھ تم بھی انتظار کرو۔ کوئی نہ کوئی ضرور آئے گا اور ہمیں ٹھیک کرے گا۔

☆☆☆

خوش قسمت یا بد قسمت انسان

دنیا میں بے شمار انسان ایسے ہیں جن کی دولت کو دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ بڑا خوش قسمت ہے لیکن اس کے اپنے گھریلو حالات اتنے دکھی ہوتے ہیں کہ مجبوری میں کسی کو بتا بھی نہیں سکتا۔ مثال کے طور پر ایک بہت دولت مند کی بیوی پاگل تھی وہ اس کو زنجیروں میں باندھ کر گھر میں رکھتا تھا۔ اس کے مطابق نہ وہ پاگل خانے رکھ سکتا تھا، نہ اس کو جان سے مار سکتا تھا۔ ایسے لوگوں کو آپ کیا کہہ سکتے ہیں؟ خوش قسمت یا بد قسمت۔ جو لوگ کسی قسم کی پریشانی میں مبتلا نہیں ہیں وہ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں۔ امیر ہوں یا غریب۔

☆☆☆

انسانوں کی آبادی میں اضافہ......ایک مثبت پہلو

دنیا کی آبادی میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حکمران/ممالک پریشان ہیں کہ ان کو خوراک کیسے مہیا کی جائے۔ یہ فکر، سوچ بالکل ٹھیک اور مناسب ہے کیونکہ انسان کو سب سے پہلے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس آبادی میں اضافے کا ایک مثبت پہلو یہ بھی ہے کہ ہر انسان قابلیتوں کے جوہر کا ایک خزانہ ہوتا ہے جس کو اگر استعمال میں لایا جائے تو انسانیت کی فلاح و بہبود اور انسانیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت ہو سکتی ہے۔ اگر استعمال میں نہ لایا جائے تو یہ انسان خود بخود قانون قدرت کے ہاتھوں موت کے ذریعے ختم ہو جاتا ہے۔

اس کو مثبت انداز میں استعمال میں لانے کیلئے دنیا میں جنگی رجحانات کو ختم کرنا ہوگا، جو رقم ملکوں کے دفاعی بجٹ میں لگتی ہے وہ انسانوں کو خوراک اور ان سے کام لینے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے پر خرچ کی جائے۔ ایسا کرنے سے دنیا کے انسان زیادہ سکھ کے ساتھ رہ سکتے ہیں......ایک خیال۔

☆☆☆

بعض ارب پتی انسان

دنیا میں زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے کیلئے انسان پاگل ہوئے جا رہا ہے۔ اس

پاگل پن میں وہ اپنے سگے بہن بھائیوں کو بھی بھول جاتا ہے۔حتیٰ کہ اس ماں کو بھی جس نے اسے جنم دیا ہوتا ہے۔وہ چونکہ امیر اور پیسے والا ہو گیا ہوتا ہے اور اس کی ماں کسی غریب بھائی کے گھر رہ رہی ہوتی ہے۔لہٰذا وہ اس کو سلام کرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔شاید اس کو اپنی ماں کے کپڑوں سے غربت کی بُو آتی ہے۔اللہ سب کو ہدایت دے۔

☆☆☆

انسانی جوہر

دنیا میں پیدا ہونے والا ہر بچہ ایک جیسا ہوتا ہے۔ چاہے وہ امیر گھر میں پیدا ہو یا غریب گھر میں۔اس میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانی جوہر رکھے ہوتے ہیں وہ بچہ بعد میں اپنے ماحول کے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور ہوتا ہے۔اور اکثر بچوں کا جوہر غربت کے حالات کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے۔کیا ایسا نظام زندگی نہیں بنایا جا سکتا؟ جس میں دنیا کے ہر بچے کا ٹیلنٹ مثبت انداز میں دنیا کی بہتری کیلئے استعمال کیا جا سکے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسان اپنی اولاد کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ انسان اللہ کی تخلیق ہے۔کیا انسان سے ناانصافی کرنے والا اور دکھ دینے والا سکھ میں رہ سکتا ہے؟ بے شک اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆☆☆

اشیاء میں ملاوٹ کرنے والے کی دعا ایسی ہو سکتی ہے

اے اللہ! جن اشیاء میں ملاوٹ کرتا ہوں ان کے استعمال سے جو انسان بیمار ہوتے یا مر جاتے ہیں ان کے وارثوں کی بددعاؤں سے بچا۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اللہ کے نزدیک سب انسان برابر ہیں۔

غریب کو بھی انسان کا درجہ دیں۔

☆☆☆

برداشت اور انسان کی عزت

اگر کوئی انسان کسی دوسرے انسان سے کسی بھی عمل میں یا برتاؤ میں اس لیے فرق کرے، اُس کو برا سمجھے کہ دوسرا انسان ایک الگ مذہب، الگ ملک، علاقے، الگ رنگت، الگ قبیلہ برادری یا غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ کیا وہ ایسا کرنے سے وہ خدا کے عمل کی نافرمانی کا مرتکب نہیں ہوتا؟ کیونکہ ہر انسان کی روح کو بھیجنے والا خدا ہے وہ جس کے گھر میں بھیجے۔ انسان کی پیدائش میں انسان کی اپنی مرضی کا دخل نہیں ہوتا۔

برداشت کا جذبہ رکھنے...... ہر انسان کی بطور انسان عزت کرنے میں ہی انسانوں کی امن وسلامتی پوشیدہ ہے۔

☆☆☆

رب شہ رگ کے نزدیک ہے
ایک پنجابی کہاوت............رب نیڑے یا گھسن نیڑے

ترقی یافتہ ممالک کے معاشرے میں انصاف کے نظام میں بہتری ہے وہاں پر اگر باپ بیٹے کو مارے یا کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو مارے یا گھورے تو وہ پولیس کو اطلاع کر دیتا ہے اور فوراً پکڑ ہو جاتی ہے۔ دنیا میں انسان رب کا نائب ہے اور اسی نے انسان کو عقل دی اور وہ عقل کا استعمال کرتے ہوئے امن وامان برقرار رکھنے کیلئے قوانین بناتے ہیں اور ان پر بخوبی عمل کرواتے ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے زمین پر رب کے خاص نائب کا کردار ادا کرتے ہیں۔ ''رب نیڑے یا گھسن نیڑے'' (رب نزدیک یا مکا نزدیک)۔ عام طور پر ذرا سی جسمانی

طاقت رکھنے والے کمزور انسان کو کوئی بات منوانے کیلئے یہ کہہ دیتا تھا۔ آج کل بھی جن علاقوں میں نا انصافی کا پرانا نظام برقرار ہے وہاں اب بھی یہ کہاوت یاد دلائی جاتی ہے۔

ترقی یافتہ ملکوں میں کوئی انسان نہ سوچ سکتا ہے نہ جرأت کرسکتا ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کو چاہے وہ غریب اور کمزور ہی کیوں نہ ہو ایسا کہہ سکے کہ ''رب نیڑے یا گھُسن نیڑے''

☆☆☆

کسی مشین کو چلانے کیلئے مینوئل اور انسانی زندگی گزارنے کیلئے مینوئل

دنیا میں کسی مشین کو چلانے کے لیے، گاڑی کو چلانے کے لیے، جہاز کو اڑانے کے لیے، موبائل فون کو چلانے کے لیے، ٹریکٹر چلانے کے لیے ایک مینوئل ساتھ دیا جاتا ہے جس میں اس کی تفصیل لکھی ہوتی ہے کہ اس کو کس طرح چلانا ہے۔ ان سب چیزوں کو ایجاد کرنے والا انسان خود کسی کی تخلیق ہے۔ اس کو خدا نے تخلیق کیا ہے۔

انسانی زندگی کو گزارنے کے لیے خدا نے ہی مختلف اوقات میں اپنے خاص بندوں کے ذریعے مینوئل اتارے اور اس سلسلے میں انسانی زندگی گزارنے کے لیے آخری ضابطہ حیات قرآن اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اتارا۔ دنیا کے انسان اگر اس میں دیے گئے احکامات پر عمل کریں گے تو دنیا میں امن و امان قائم ہو جائے گا۔ انسانوں کو پوری خوراک بذریعہ زکوٰۃ خیرات، تحفظ بذریعہ عدل و انصاف ملے گا۔

☆☆☆

کیا ترقی پذیر غریب ملکوں کے رہنے والوں کی قسمت میں یہی لکھا ہوا ہے

کہ لوٹنے والے نسل در نسل لوٹتے جائیں گے اور لٹنے والے نسل در نسل لٹتے جائیں گے۔

عقل وشعور کی اس دنیا میں جہاں دنیا کے کسی کونے کی چھوٹی سی ایک خبر پوری دنیا کے علم میں فوراً آجائے جہاں گھر بیٹھے انٹرنیٹ پر انسان اپنے گھر کو سیٹلائٹ کے ذریعے کمپیوٹر میں دیکھ سکتا ہے وہاں انسانوں کو لوٹنے والوں کے گھر، رہن سہن، جائیداد نہیں دیکھ سکتا۔ انسان کو اپنے برے بھلے کے فیصلے کی عقل کا مالک بنایا گیا ہے اگر پھر بھی اپنی بھلائی کے لیے وہ اچھے فیصلے نہ کرے تو وہ خود ذمہ دار ہے۔

انسان خود ہی اپنا مسیحا ہے اور خود ہی شیطانی فیصلے کرتا ہے۔

☆☆☆

خدا ہر بات سے باخبر ہے.....انسانوں کا جھوٹ بولنا

لعنت اللہ علی الکاذبین

انسان درجے میں چھوٹا ہو یا بڑا اگر جھوٹ بولے تو کیا وہ خیال کرتا ہے کہ

خدا ہر بات سے باخبر نہیں ہے؟

کیا وہ خدا پر یقین نہیں رکھتا یا اس سے ڈرتا نہیں ہے۔

خدا سے نہ ڈرنے والا کون ہوسکتا ہے؟

☆☆☆

جیتی جاگتی دنیا اور عقل مند انسان

کیا اس جیتی جاگتی معلومات سے بھری دنیا میں عقل وشعور کے مالک انسانوں کو قومی خزانہ کو نقصان پہنچانے والے بد دیانت لوگ دوبارہ دھوکہ دے سکتے ہیں؟

جذباتیت سے نہیں بلکہ ہوشمندی سے ہی انسان اپنے حقوق (قومی خزانہ) کی حفاظت کرسکتا ہے۔

☆☆☆

ہر انسان خوبصورت ہے

ہر انسان خوبصورت ہے۔ خدا سب کا خالق ہے۔

انسان کوشکر ادا کرنا چاہیے کہ وہ انسان بنایا گیا ہے۔خالق کائنات اس کو کسی اور مخلوق میں بھی تخلیق کر سکتا تھا۔

☆☆☆

شیطانی عمل اور انسانی زندگی

تمام مذاہب میں جھوٹ، مکروفریب، بددیانتی، بدعہدی، جھوٹے وعدے، ناانصافی، ظلم وغیرہ کو شیطانی عمل کہا جاتا ہے کیونکہ ان سے انسانیت کو نقصان پہنچتا ہے۔سیاست ہو، کاروبار ہو یا زندگی کا کوئی اور شعبہ ہو، اگر شیطانی عمل کیے جائیں گے تو شیطان ان سے تو خوش ہوگا لیکن انسانوں کے حالات خراب اور بدتر ہو جاتے ہیں۔ جو انسان جھوٹ، مکروفریب، بددیانتی، بد عہدی، جھوٹے وعدے، ناانصافی، ظلم اور دیگر شیطانی اعمال سے دور رہے گا وہ خود بھی خوش رہے گا اور دوسرے انسان بھی خوش رہیں گے۔اور خدا بھی راضی ہوگا۔

نوٹ:اگر دنیا میں کچھ لوگ شیطانی کام کرتے ہوں تو کیا دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے باقی اچھے لوگوں کو بھی وہی کام کرنا چاہیے۔ایسا کرنے سے مذاہب کی تعلیمات برائے نام نہیں رہ جاتیں؟

☆☆☆

جب ''ضمیر''......زندہ تھا

دنیا میں پیدا ہونے والے بچوں کے نام اچھے، نیک، خصوصیات والے انسانوں کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں۔کچھ عرصہ پہلے تک دنیا کے بعض غریب ترقی پذیر ملکوں میں ایسے بچوں کا نام ''ضمیر'' بھی رکھا جاتا تھا۔کچھ دیر سے یہ مشاہدے میں آیا ہے کہ اب بچوں کا نام ''ضمیر'' نہیں رکھا جاتا۔غالباً یہ صفت انسانوں میں معدوم ہوتی جارہی ہے۔

''ضمیر'' کیا ہے؟ انسانی دماغ کا وہ حصہ جو انسانیت کے بہترین اصولوں حق، سچ، انصاف، دیانت، امانت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔جب کوئی انسان ان اصولوں کو چھوڑ دے تو کہا جاتا ہے کہ اُس کا ضمیر مر چکا ہے۔ایسی قومیں اپنے بزرگوں (جن کا ضمیر

زندہ ہوتا تھا) کی یاد میں صرف سالانہ دن مناتی ہیں ان کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھاتی ہیں، ہاتھ اٹھا کرنا معلوم کیا دعا کرتے ہیں؟

☆☆☆

انسانی زندگی کا تحفظ

یورپ، امریکہ، چین، جاپان، ملائشیا، سویڈن، ناروے جیسے ملکوں میں قانون کے نفاذ کو یقینی بنا کر انسانوں کی زندگی کے تحفظ کو ممکن بنایا گیا ہے۔ ان ملکوں میں کمزور اور غریب لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرسکتا، اس سلسلہ میں قانون حرکت میں آتا ہے اور بروقت فوری اور سستا انصاف مہیا ہوتا ہے۔ لہٰذا ان ملکوں میں امن وامان کی صورتحال بہتر رہتی ہے۔

کیا دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی ایسا ہوسکتا ہے؟

یہ ذمہ داری کس کی ہوتی ہے؟

☆☆☆

انسان کا دوسرے انسان سے روٹی چھیننے کا سفر

آغاز دنیا ہی سے انسانوں کی آبادی بڑھنے کے باعث انسان خوراک کی تلاش میں ایک علاقے سے دوسرے علاقے کی طرف جاتے ہیں۔ یوں رفتہ رفتہ کرہ ارض پر پھیل گئے بہتر خوراک کھانے اور اسے برے وقت کے لیے جمع کر رکھنے کے لیے انسان نئے نئے علاقے فتح کرتا ہے۔ اس ضمن میں بے شمار جنگیں ہوئیں، لاتعداد انسان مارے گئے۔ مختلف زمانوں میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر بھی آئے جنہوں نے انسانوں کو امن وسلامتی کی راہ دکھائی اور خوراک کو مل جل کر کھانے کی تعلیم دی۔ لیکن انسان وقت کے ساتھ ساتھ تباہ کن ہتھیار تیار کرتا گیا اور زندگی کے دیگر شعبوں (مثال کے طور کمیونیکیشن) میں بھی ترقی کی۔ لیکن آج دنیا کی حالت یہ ہے کہ آدھی سے زیادہ دنیا پوری خوراک سے محروم ہے اور اس میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بظاہر انسان ترقی کی بلند منزلیں طے کرتا جارہا ہے لیکن بنیادی سہولتوں سے محروم انسانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ایک

طرف ترقی یافتہ ملکوں میں جانوروں کیلئے فیکٹری سے تیار کردہ خوراک ولباس اوران کے لیے رہائشی جگہیں بنائی گئیں اور وہ اس بات پر فخر بھی کرتے ہیں۔ نام نہاد ترقی یافتہ ممالک کے انسان باقی دنیا کے انسانوں کو قتل کرنا اور اپنے ملک کے لیے خوراک، تیل، چھین کر لے آنے کو برا نہیں سمجھتے۔

دنیا میں انسانی شعور میں تیزی سے بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ مستقبل قریب میں نئی نسل کی کوششوں سے دنیا کے تمام انسانوں کو ضروریات زندگی میں مہیا ہو سکتی ہیں۔

☆☆☆

سچ اور جھوٹ کے مکسچر کی دنیا اور صرف سچ کی دنیا

اس وقت دنیا سچ اور جھوٹ کے مکسچر سے چل رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی ساری دولت دو فیصد لوگوں کے پاس ہے۔ دنیا میں 946 انسان ایسے ہیں جو کھرب پتی کی لسٹ میں شامل ہیں۔ دنیا کی اکثریت (تقریباً 70-60 فیصد لوگ) غربت کی لکیر پر گزارا کر رہے ہیں۔ انسانوں کا باقی حصہ مڈل کلاس کہلاتا ہے۔ اگر انسان دنیا کے نظام کو اسی طریقے سے چلنا پسند کرتے ہیں تو اس کو اسی طرح ہی چلنا چاہیے۔

لیکن اگر ایسا خیال کر لیا جائے کہ دنیا صرف سچ پر چلے تو پھر دنیا کے لوگوں کا کتنا نقصان ہو سکتا ہے؟ کتنے فیصد امیر؟ کتنے فیصد مڈل کلاس اور کتنے فیصد غربت کی لکیر کے نیچے جا سکتے ہیں؟

ماہرین معاشیات...... ماہرین اخلاقیات...... ماہرین حکمرانیات سے ایک سوال!

☆☆☆

طوطے اور انسان

طوطا ایک پرندہ ہے۔ اس کی ایک خاص قسم ہے جو خاص دانہ کھاتا ہے جو مالک کے سکھانے پر انسانی آواز میں مالک جو کہتا ہے وہ دہراتا ہے۔ کیا انسانوں میں بھی ایسے طوطے جیسی کوئی قسم ہوتی ہے جو مالک کہے وہی وہ انسان دہراتا ہے۔ انسانوں میں ایسی قسم کے لوگ کن ممالک میں پائے جاتے ہیں اور کن جگہوں پر زیادہ پائے جاتے ہیں؟

کیا یہ بھی کوئی خاص دانہ کھاتے ہیں؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کی کل آبادی چھ ارب پچاس کروڑ ہے۔ جس میں سے تقریباً 60 فیصد غریب لوگ ہیں۔ اگر غریبوں کو ایک لائن میں کھڑا کیا جائے تو ایک فٹ فی غریب کے حساب سے یہ تیئس لاکھ پچھتر ہزار میل بنتے ہیں۔ دوسری لائن میں اگر امیروں کو کھڑا کیا جائے تو یہ تقریباً 12 لاکھ پانچ ہزار میل بنتے ہیں۔ یہ اتنا فرق کیوں ہے؟

اگر جنگی ساز و سامان جو صرف انسانوں کو ہلاک کرنے کیلئے بنائے جاتے ہیں جن میں گولی، بندوق، دستی بم، راکٹ، میزائل، ٹرک، ٹینک، ہوائی جہاز وغیرہ کی ایک لائن لگائی جائے تو یہ کتنی لمبی ہو سکتی ہے؟ یا جتنے ڈالر (9 ٹریلین) دنیا میں جنگی اخراجات پر خرچ کیے جاتے ہیں ان کو ایک لائن میں رکھ دیا جائے تو وہ کتنی لمبی لائن ہو سکتی ہے؟

عقل اور بے عقل میں کتنے فٹ کا فاصلہ ہو سکتا ہے؟

نوٹ: چار ارب اٹھارہ کروڑ لوگوں کو تقریباً صرف ایک کھرب ڈالر سالانہ سے زندگی کی بنیادی سہولتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

☆☆☆

مستقبل میں روٹی مانگنے والے کو اچھا نہیں سمجھا جائے گا

مستقبل میں انسانی شعور کی بیداری کی وجہ سے روٹی مانگنے والے کو Abnormal (ابنارمل) سمجھا جائے گا۔ جس طرح انسانی شعور میں تیزی سے بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ آنے والی نسلیں کسی انسان کو بھوکا دیکھنا اچھا نہیں سمجھیں گی۔ اور خوراک مہیا کرنے کیلئے انسانوں کی مدد کرنا زندگی کا ایک مشن سمجھا جائے گا۔ روٹی مانگنے والے کے ہمسایوں کو، محلہ والوں کو، شہر والوں کو اور ملک والوں کو شک کی نگاہ سے دیکھا جائے گا کہ وہ خود غرض لوگ ہیں۔

ملک کے تمام شہری برابر ہوتے ہیں

دنیا کا ہر ملک مختلف علاقوں پر مشتمل ہوتا ہے (میدانی، زرخیز یا بنجر علاقے، ریگستان، خشک یا سرسبز پہاڑ) کسی علاقہ میں خوراک کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے کسی جگہ پھل زیادہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ معدنیات وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ کئی علاقوں میں کم پیداوار اور ریگستان میں ریت زیادہ ہوتی ہے۔ انسان ہر جگہ رہتے ہیں اور یہ تمام اُس ملک کے شہری کہلاتے ہیں۔ ملکوں کے آئین میں لکھا ہوتا ہے کہ حکومت تمام شہریوں کا ہر طرح سے خیال رکھے گی۔ کوئی ملک ایسا نہیں کرتا اگر کسی علاقہ میں کچھ پیداوار نہ ہو تو اتنے رقبے کو اپنے ملک سے الگ کردے۔ اگر اُس علاقوں کو شامل رکھنا ملک کے لیے لازم سمجھا جاتا ہے تو ملک کے ہر شہری کا برابری کی بنیاد پر خیال رکھنا بھی لازم ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا خیال نہیں رکھا جائے گا تو اس علاقے کے لوگوں کی اس ملک کے ساتھ رہنے کی کسی نہ کسی وجہ سے مجبوری ہی ہو سکتی ہے۔

مستقبل میں نئی نسل میں شعور کی بیداری کی وجہ سے سب شہریوں کا برابر خیال رکھنا ضروری ہوگا۔ ورنہ............

☆☆☆

زندگی کے سفر میں بھولے بھالے انسانوں کے قافلے

کیا دنیا میں بھولے بھالے انسانوں پر مشتمل ایسے قافلے بھی ہوتے ہیں جو مکمل ہوش و حواس رکھنے کے باوجود بعض خودغرض رہبروں کے ہاتھوں لٹ رہے ہوتے ہیں۔ کہیں وہ اپنے بھولپن کی وجہ سے ان لوگوں میں تو نہیں شامل ہو جاتے۔

اندھے: وہ خود دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کو لوٹا جا رہا ہے لیکن اس کے باوجود لُٹ رہے ہوتے ہیں۔

بہرے: جن کو بتایا جاتا ہے کہ تم لُٹ رہے ہو لیکن وہ سنتے نہیں۔

گونگے: وہ لُٹ رہے ہوتے ہیں لیکن لوٹنے والوں کو کچھ کہتے نہیں۔

زندگی کے سفر میں ایسے قافلوں کو بھی کوئی منزل مل سکتی ہے؟

انسانیت کا مفاد اور ملکی مفاد

اس دنیا کے آغاز سے ہی مفادات کی جنگ شروع ہوگئی تھی۔ شروع میں قبیلے، بعد میں ملک اپنے اپنے مفادات کی جنگ لڑتے رہے۔ یہ ملکی مفاد کیا ہے؟ کسی بھی ملک کے انسان بہتر زندگی گزاریں خواہ دوسروں ملکوں کے انسان بھوک سے ہی مر جائیں۔

حیرت کی بات ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک کسی نہ کسی مذہب پر یقین رکھتے ہیں کسی مذہب میں بھی اس ملکی مفاد کا ذکر نہیں ہے کہ چند انسان کھائیں باقی بیشک ختم ہو جائیں۔ اب دنیا میں انٹرنیٹ کے ذریعے علم کا خزانہ اتنی تیزی سے پھیل رہا ہے کہ کچھ ہی عرصہ کے بعد ہزاروں سال سے چلا آ رہا یہ ملکی مفاد کا ڈرامہ ختم ہو جائے گا۔ صرف اور صرف انسانیت کے مفاد کا خیال پروان چڑھے گا جو کہ ہر مذہبی کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ انسانیت کا خیال رکھا جائے۔

☆☆☆

کیا یہ انسان اسی آدم کی اولاد ہے؟

اس دنیا کے نظام میں 10% انسان امیر 20% مڈل کلاس اور 70% انسان غربت کی لکیر کے اوپر نیچے رہتے ہیں۔ اس پورے نظام میں ظلم جبر لوٹ کھسوٹ ناانصافیوں، نفسانفسی کو دیکھتے ہیں تو یہ شک ہوتا ہے کہ کیا یہ انسان اسی آدم کی اولاد ہیں جن کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔

☆☆☆

کیا ہم اس دنیا کے رہنے والے عقلمند ہیں؟

دنیا کے انسان تقریباً چھ ارب پچاس کروڑ ہیں اور ان کی اکثریت کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔

ہم دنیا میں اپنے کھانے پینے کا خرچہ تقریباً 200 ارب ڈالر سالانہ کرتے ہیں۔ ہم میں سے تقریباً 70 فیصد لوگ غربت کی لکیر پر رہتے ہیں۔ ہم اپنے اپنے ملکوں کے جنگی اخراجات پر

تقریباً 900 ارب ڈالر سالانہ خرچ کرتے ہیں۔

یہ عقلمندی اور معاشیات کا کونسا اصول ہے؟

اگر کسی مخلوق کا فرد کائنات کے کسی اور سیارے پر بیٹھا اس زمین کے رہنے والوں کو دیکھ رہا ہو تو وہ کیا خیال کرے گا۔ کہ اس دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا وہ فرد اپنے بیٹے کو زمین کی سیاحت پر آنے کی اجازت دے گا؟

☆☆☆

دنیا کا نظام......انسان اور حیوان

صدیوں سے چلا آتا ہے......دنیا کا ایک نظام
کچھ انسان......کچھ حیوان
انسانوں میں کچھ بن جاتے ہیں......حیوان......باقی رہتے ہیں انسان
انسانوں میں ایسے حیوان......لوٹ مار، قتل وغارت
ظلم و جبر، بے انصافی......خود کریں
یا سرپرستی کریں......ایسے حیوانوں کی
عورت، بچوں پر ظلم وزیادتی......غریب بے بس پر ظلم
یا جان سے ماریں......ایک دوسرے کو
انسانوں میں کچھ بن جاتے ہیں حیوان
طاقت ور ملک کمزور ملکوں کے......وسائل لوٹیں، قبضہ کریں
وہ ملک بھی حیوانوں کا......چاہے اس میں رہنے والے کہلائیں انسان
ہوتے ہیں وہ انسان......جو سمجھتے ہیں اپنے جیسا دوسروں کو انسان
جو نہ سمجھے اپنے جیسا......دوسروں کو بھی انسان
ہوتے ہیں وہ حیوان......چاہے کہلائیں وہ انسان
کیا فائدہ ایسی عقل کا......جس سے بن جائے انسان......ایک حیوان

اس سے بہتر، بغیر عقل حیوان

انسان......وہ جو دوسروں کو بھی سمجھے......اپنے جیسا انسان

☆☆☆

انسان، ظلم، ناانصافی

جو انسان کسی دوسرے انسان پر ظلم کرتا ہے یا ظلم کرواتا ہے وہ کتنے فیصد جانور کی نسل کے قریب ہو جاتا ہے؟

جو انسان کسی دوسرے انسان کا کوئی نقصان کرتا ہے ناانصافی کرتا ہے وہ کتنے فیصد انسان رہ جاتا ہے؟

☆☆☆

انسانیت کی اس دنیا میں......زندہ انسانوں کو جلانا

وجوہات کچھ بھی ہوں!

زندہ انسانوں کو کمرے میں بند کر کے آگ لگا کر، جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دینے والے لوگوں کو کیا کہا جا سکتا ہے؟

انسان......ذہنی مریض انسان......درندے......شیطان

ایسا منصوبہ بنانے والوں، ایسے لوگوں کا ساتھ دینے والوں اور سرپرستی کرنے والوں کو کیا کہا جا سکتا ہے؟

تمام انسانوں کیلئے زندگی ہی نعمت ہے۔

☆☆☆

انسان خود سے ناراض

دنیا میں ایسے بھی انسان ہوتے ہیں

جو خود اپنے آپ سے ناراض ہو جاتے ہیں
اچھے بھلے انسان ہوتے ہیں
جب کوئی برائی کرتے ہیں تو اپنے آپ سے ناراض ہو جاتے ہیں
ایسے ناراض انسان نیکی کرنے کے بعد پھر برائی کرتے ہیں
دوبارہ اپنے آپ سے ناراض ہو جاتے ہیں
خود کو ناراض کرتے ہیں خود ہی پریشان ہوتے ہیں
برائی کریں گے تو پریشانی بھی ہو گی، شرمندگی بھی ہو گی
شرمندگی کے بعد ڈھٹائی کو اپنی منزل بنا لیتے ہیں
ڈھیٹ کا علاج ٹھوکر لگنے سے ہوتا ہے
ٹھوکر جب لگے۔

☆☆☆

لفظ ''ظالم''

''ظالم'' دنیا میں سب انسانوں کا ناپسندیدہ لفظ ہے کیونکہ ظالم شخص بے بس مجبور انسانوں پر مختلف انداز سے ظلم کرتا ہے۔ خوراک سے محروم رکھ کر، انصاف سے محروم رکھ کر، ذہنی و جسمانی اذیت دے کر، تنخواہ سے محروم رکھ کر، بیگار کے کام لے کر، مار پیٹ کر کے، خود یا ساتھیوں کے ذریعے غنڈہ گردی کر کے، انسانوں کو اغوا کر کے، محبوس رکھ کر وغیرہ وغیرہ۔ ایسے تمام اعمال کرنے سے ظالم کا مکروہ اور گھناؤنا کردار تشکیل پاتا ہے، سامنے آتا ہے۔ اس کو گندا کردار بھی کہا جا سکتا ہے۔ ظالم کے ہاتھ گندے، ظالم اگر سربراہ ہو تو سر پر رکھا تاج غلاظت سے بھرا، ظالم کا ساتھ دینے والے بھی اسی طرح کے گندے کردار کے مالک، ظالم سے ہاتھ ملانے والے کا ہاتھ بھی گند سے بھر جاتا ہے۔ ظالم کا ساتھ دینے والے بھی ظالم کا حصہ ہوتے ہیں، اکیلے ظالم کو کوئی رہنے نہیں دیتا۔ ظالم سے فائدے اٹھانے والے بظاہر دولت یا جائیداد میں اضافہ سمجھتے ہیں لیکن دراصل وہ مظلوموں سے چھینے جانے والا مال ہوتا ہے جو ان کے پاس جا کر غلاظت کا ڈھیر بن جاتا ہے۔

معاشرے میں ظالم زندگی کے ہر شعبے میں چھوٹی بڑی سطح پر پائے جاتے ہیں۔

ظالم اور ظالم کے ساتھیوں کو کس نام سے پکارا جانا مناسب ہوگا

گندے انسان......اچھے انسان......؟

آدھے گندے......اور آدھے اچھے انسان......یا آدھے جانور، آدھے انسان......؟

باشعور معاشروں میں ظالم کو بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور شدید نفرت کی جاتی ہے

☆☆☆

اے انسان ذرا سوچ......!

انسان کیا تم خود کو......انسان نہ مانو

تمہارے عمل بتاتے ہیں......تم نہ مانو

نہ تم خدا کو مانو......نہ تم نبی کو مانو

نہ تم مذہب کو مانو......نہ تم تعلیمات کو مانو

نہ تم کسی ملک کے قانون کو مانو......نہ تم انسانیت کے اصول کو مانو

انسان سے نچلا درجہ حیوان......کیا تم اپنے آپ کو حیوان جانو

اے انسان کیا تم خود کو......انسان نہ مانو

حیوان کو......حیوان مانو

انسان کو......انسان تو مانو

تمہارے عمل بتاتے ہیں......تم نہ مانو

دنیا میں ظلم، ناانصافی، لڑائی جھگڑے، بھوک، ننگ، افلاس کے شکار انسان، صحت کے مناسب علاج سے محروم، پینے کے صاف پانی سے محروم، غربت میں دن بدن اضافہ، بتلاتے ہیں کہ تم انسان کو انسان نہ مانو۔

☆☆☆

انسان......نصیب کی کڑوی میٹھی گولی

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جو جس کے نصیب میں ہے وہ اس کو مل جاتا ہے۔ دنیا میں چھ ارب پچاس کروڑ انسان رہتے ہیں۔ انسانوں کی اکثریتی آبادی زندگی کی بنیادی سہولتوں (صاف پانی، پوری خوراک، عدم تحفظ، علاج، چھت، تعلیم اور انصاف) سے محروم ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں 99 فیصد انسانوں کو زندگی کی تمام بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ یہ نصیبوں کا اتنا واضح فرق کیوں ہے؟ ان ملکوں میں سہولتیں میسر ہونے کا کیا راز ہے؟ یا یہ سب اُن ملکوں میں رہنے والوں کا نصیب ہے۔ روح کو نصیبوں والے گھر اور بے نصیبوں والے گھر بھیجنے والا کون ہے؟

نصیبوں والے ساری سہولتیں اپنے تک ہی محدود رکھتے ہیں اور بے نصیبوں سے بچی کھچی خوراک اور دوسرے وسائل چھین کر انہیں محروم رکھتے ہیں۔ اگر نصیبوں کا ہی چکر ہے تو پھر انسان کو عقل و شعور کس لیے عطا کی گئی؟ سوچنے اور سمجھنے کا حکم کیوں دیا گیا؟ کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ جن لوگوں نے زندگی پر غور کیا ان ملکوں کے 99 فیصد لوگوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ جن ملکوں کے با اختیار ذمہ دار لوگوں نے صرف اپنی ذات کے لیے غور کیا ان کے رہنماؤں/ حکمرانوں کو زندگی کی تمام سہولتیں میسر ہوتی ہیں، صاف پینے کا پانی، خوراک، ٹرانسپورٹ، علاج اور تحفظ، چھت وغیرہ۔ لیکن انسانوں کی اکثریت ایسی سہولتوں سے محروم رہتی ہے۔ محروموں کو نصیب کا نسخہ (تمہارے نصیب) ہاتھ میں تھما دیا جاتا ہے۔

پینے کیلئے گندا پانی تمہارا نصیب......روٹی ملے نہ ملے تمہارا نصیب......روزگار ملے نہ ملے تمہارا نصیب......چھت ملے نہ ملے تمہارا نصیب...... جان کا تحفظ ملے نہ ملے تمہارا نصیب......میرٹ ملے نہ ملے تمہارا نصیب، انصاف ملے نہ ملے تمہارا نصیب......ظلم سہنا تمہارا نصیب......غریب کی بچی کی عزت لٹ جانا غریب کا نصیب......محتاجی غریب کا نصیب......اور یہ سب کچھ بے بس غریب کا نصیب۔

عوام کو نصیبوں کا کہہ کر خود عوام کے ادا کردہ ٹیکس......(جو استعمال کے ہر شے پر لگتا ہے جو فیکٹری سے تیار ہو، یہ ٹیکس فیکٹری کے مالک سے پہلے ہی لے لیا جاتا ہے) سے سہولتوں کے بے شمار فائدے لیتے ہیں۔ ہر معاشرے کے بنائے ہوئے آئین میں ہر شہری کو بنیادی سہولتوں کا میسر

ہونا اس کا بنیادی حق ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں ایسا ہوتا ہے تو دوسرے ملکوں میں ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ غریب ترقی پذیر ملکوں کے حکمرانوں کو اوپر والی منزل سے نیچے اتر کر زمین پر باقی لوگوں کے ساتھ رہنا چاہیے۔ غریب کے نصیبوں والی میٹھی گولی ان کو بھی چوسنا چاہیے۔ تا کہ میٹھے اور کڑوے نصیب کا فرق محسوس ہو۔

محنت کرنا غریب کا نصیب اور اُس کی محنت کا پھل کسی اور کا نصیب

کسی معاشرے میں سہولتیں فراہم کرنے کے لیے کچھ لوگوں کی ذمہ داری لگائی جاتی ہے اور اُن کو اس ذمہ داری کے عوض قومی خزانے سے تنخواہ بھی دی جاتی ہے۔ اگر ایسے ذمہ دار لوگ سب کا برابر خیال رکھیں تو پھر بے نصیبے کیسے......؟

نوٹ: دو نمبر مال، نا جائز کمائی، ملاوٹ خوری، لُوٹ مار، رشوت، چوری ڈاکے اور دیگر ناجائز طریقوں سے مال بنانے والوں کو بھی ان کا نصیب کہا جائے تو پھر حق سچ، امانت، دیانت، انصاف کا سبق کیسا......قانون کی علمبرداری کیسی؟

☆☆☆

پاگل جانور اور ڈاکو انسان

جانور اگر پاگل ہو جائے تو انسان کو کاٹتا ہے
زخمی کر دیتا ہے بعض اوقات انسان مر جاتا ہے
ایسے جانور کو زہر دے کر یا گولی مار کر مار دیا جاتا ہے
عجب بات ہے ڈاکو انسان دوسرے انسانوں کو لوٹتا ہے
زخمی کر دیتا ہے بعض اوقات جان سے مار دیتا ہے
اور خود کسی مقابلے میں مر جاتا ہے
جانور اور انسان میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟
ہر انسان پیارا ہوتا ہے؟
ڈاکو انسان پریشانیوں کی وجہ سے سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے

اور غلط راستے پر چل نکلتا ہے

خدا اِسے سیدھے راستے پر چلائے اس کی پریشانیوں سے نجات دلائے

اور دوسرے انسانوں کو بھٹکے ہوئے شر سے بچائے (آمین)

☆☆☆

اعتبار اور انسان

وہ کیسا انسان...... وہ کیسی قوم

جس پر دوسرے اعتبار نہ کریں

اعتبار کا تعلق انسان سے ہوتا ہے

انسانوں سے قوم بنتی ہے اعتبار سے قوم بنتی ہے

اعتبار کیسے قائم ہوتا ہے؟

سچ سے...... سچ پر قائم رہنے سے

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

غریب ترقی پذیر ملکوں میں تعلیم اور غریب کا بچہ

غریب ترقی پذیر ملکوں میں تعلیم کا حصول ایک مہنگا عمل ہے۔ اگر انسان کی آمدنی صرف اتنی ہو کہ مہنگائی کے اس دور میں خوراک، رہائش کا خرچہ بمشکل پورا ہوتا ہو تو ایسے لوگوں کے بچے تعلیم حاصل کرنا چاہیں بھی تو نہیں کر سکتے کیونکہ بچوں کی داخلہ فیس کیلئے پیسے نہیں بچتے۔ باقی کتابوں، کاپیوں وغیرہ کے خرچے علیحدہ ہوتے ہیں۔ ان حالات میں تعلیم کا لفظ ہی غریبوں کے بچوں کا مذاق اڑانے کے برابر ہے کیونکہ وہ تعلیمی اداروں میں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ کیسا لگتا ہوگا کہ ایک بچہ سکول یونیفارم میں کتابوں کے ساتھ ہے اور دوسرا بیچارہ غریب کا بچہ بسکٹ بیچ رہا ہوتا ہے۔ غریب کے بچے کا بھی دل چاہتا ہے کہ وہ تعلیم حاصل کرے اور اس میں خدا کی عطا کردہ

قابلیت کے پوشیدہ جوہر بھی ظاہر ہو جائیں، نکھر جائیں۔ جس سے ان کی اپنی ذات کے علاوہ قوم کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ دنیا میں ایجادات کرنے والے غریبوں کے ہی بچے تھے۔ تعلیم کوئی بڑی گاڑی نہیں، بڑا بنگلہ نہیں، بڑی فیکٹری نہیں جس کو غریب کا بچہ حاصل کر کے دنیا کو دکھلائے، جتلائے، حسد میں مبتلا کرے۔ ملکوں کی ترقی میں تعلیم مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم سب کیلئے فری یا اتنی سستی کہ غریب کا بچہ بھی حاصل کر سکے۔

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ عالمی سطح سے لے کر ملکی سطح تک دولت مند، اقتدار کے مالک لوگوں کی غریبوں کے خلاف غیر شعوری اور شعوری سازش ہوتی ہو کہ تعلیم اتنی مہنگی کر دو کہ غریب کا بچہ اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکے اور اپنی اور خاندان کی زندگی کے حالات بہتر نہ کر سکے۔ دنیا میں انسانی شعور کی بیداری اتنی تیزی سے ہو رہی ہے کہ غریبوں کے تعلیم حاصل کرنے کے راستے میں جو بھی رکاوٹ کھڑی ہو گی وہ گر جائے گی۔ لہٰذا غریب ملکوں کے صاحب اقتدار، دولت مند لوگ تعلیم کے معاملے جتنی جلدی اپنی سوچ کو تبدیل کریں گے اتنا ہی جلد ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا اور دنیا کے بڑے ملکوں کے برابر کھڑا ہو سکے گا۔ دولت مندوں کیلئے لمحہ فکریہ۔ اگر غربت میں زیادہ اضافہ ہو جائے تو یہ پہیہ الٹا بھی چل سکتا ہے۔

☆☆☆

انسان، انسان سے کیوں جھگڑے کیوں جان سے مارے؟

ایک خاندان ماں باپ اور چند بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ گھر میں کھانا کھاتے وقت اگر ماں کسی بچے کی پلیٹ میں کھانا زیادہ ڈال دے تو دوسرا بچہ احتجاج کرتا ہے۔ اگر ایک بچہ دوسرے سے کچھ چھین لے تو دوسرا بیشک چھوٹا ہو وہ لڑنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ حالانکہ دونوں ایک ہی والدین کی اولاد، سگے بھائی لیکن پھر بھی محرومیت، ناانصافی اور جبر کے خلاف لڑنے کو تیار۔ کوئی بھی ملک ایک گھر ہوتا ہے۔ اس میں حکومت کا کردار ماں کی طرح ہوتا ہے۔ وہ بچوں (عوام، صوبے، علاقے) میں انصاف رکھے تو بچے نہیں لڑتے۔ ایک بچہ دوسرے سے نہ چھینے تو لڑائی نہیں ہوتی۔ دنیا میں ملکوں، قبیلوں، خاندانوں اور خاندان کے اندر لڑائی اور قتل و غارت کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔

وہ لوگ سکھ، چین آرام سے رہتے ہیں جہاں ان چیزوں کا خیال اچھے طریقے رکھا جاتا ہے۔محروم بچوں کے ساتھ انصاف ہو، بھائی بھائی سے نہ چھینے، نہ حق تلفی کرے۔

ذمہ داری سب کی، سربراہ کی، اداروں کی، بڑوں کی، بچوں کی۔

☆☆☆

سفر میں ساتھ ساتھ انسان......پھر بھی دوری

کسی بحری جہاز، ہوائی جہاز، ٹرین، بس، ویگن کے سفر میں دو انسان ساتھ ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ایک دوسرے سے دور ہوتے ہیں۔

وجوہات:

ملک......روس، امریکہ، فرانس، افریقہ، چین، ہندوستان، برازیل، پاکستان

مذہب......بدھ، یہودی، ہندو، سکھ، عیسائی، مسلمان

زبان......فرنچ، انگلش،، سپینش، جرمن، اردو، پشتو، پنجابی، سرائیکی، سندھی، بروہی

علاقہ......شہر، گاؤں، گوٹھ، گلی، محلّہ

قومیت......قبیلہ، برادری، ذات، پیشہ

انسانی رنگت......کالا گورا

ہیں سب انسان......کہلائیں سب انسان

پھر بھی اتنی دوری......تعصب، نفرت، مفاد اور تکبر کے شکار انسان

سب کی بنیادی ضرورت......روٹی کپڑا اور مکان

اس سے آگے......ناز، نخرے، نشہ اور انسانیت کا نقصان

کسی سفر میں دو انسان ساتھ ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں......پھر بھی کتنے دور ہوتے ہیں؟

ایک انسان دوسرے کو بھی سمجھے اپنے جیسا ہی ایک انسان

زندگی کے سفر میں انسانوں کا احترام کرنے، محبت کرنے اور خیال رکھنے میں سب کی بھلائی ہے۔

عوام

عوام خود منتخب کریں　　　　　　　　خود شور کریں

چور　　　　　　　　　　　　　　　چور

عوام دوبارہ انہی کو منتخب کریں پھر عوام ہی اپنی عقل کے مور (عوام ذاتی مفادات کے مور مصلحتوں کے مور، پارٹی بازی کے مور، برادری ازم کے مور، قبیلہ ازم کے مور، فرقہ بازی کے مور)۔

☆☆☆

اچھا انسان

اچھا انسان کسی معاشرے کے لیے ایک پھول کی مانند ہوتا ہے جو خوشبو بکھیرتا ہے۔ ایسی خوشبو محسوس کی جا سکتی ہے قریب سے بھی اور دور سے بھی۔ اچھے انسان کیوجہ سے معاشرہ خوشبو دار رہتا ہے۔ امن رہتا ہے سکون رہتا ہے۔

☆☆☆

انسان مجبور ہے کیا کرے...... کر بھی کیا سکتا ہے؟

دنیا میں جہاں انسان پیدا ہوتا ہے، جس گھر میں پیدا ہوتا ہے یہ اس کی پیدائشی مجبوری ہے کہ وہ وہی مذہب اختیار کرے، اسی وطن کا نام رکھے۔ اس ملک کے جیسے حالات ہوں گے ویسی ہی زندگی اس کو گزارنا پڑتی ہے۔ بہت کم لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک جا سکتے ہیں۔ بہت کم لوگ ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرتے ہیں۔ چاہے وہ دوسرے مذہب کو پسند بھی کریں۔ انسانیت کے اصول تمام مذاہب میں ایک جیسے ہیں۔ حق، سچ، انصاف، امانت، دیانت، صرف سزاؤں کا فرق ہے، حدود کا فرق ہے، شریعت کا فرق ہے، حرام حلال کا فرق ہے۔ انسان کو زندگی کیسے گزارنا ہے یہ فیصلہ خود کر سکتا ہے، معاشرے میں رہنے والے انسان مل کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ انسانیت کے اصولوں پر سختی سے عمل کرنے والے اچھی زندگی گزارتے ہیں، انسانیت کے اصولوں کو نظر انداز کرنے والے، کوتاہی کرنے والے، اچھی زندگی گزارنے کی نعمتوں سے محروم

رہتے ہیں۔ وہ زیادہ دکھ درد، مصیبتوں اور مشکلات اور مسائل سے دوچار رہتے ہیں۔ یہ سب انسانوں پر، ان کے رہنماؤں پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کیسے فیصلے کرتے ہیں، کیسے عمل کرتے ہیں۔

زندگی تو سب گزار لیتے ہیں، کوئی خوشی سے کوئی روتے ہوئے، یہ سب کچھ انسانوں کے بس میں ہے جو عقل کا صحیح استعمال کر لیں۔

☆☆☆

خدا انسان دوست ہے

خدا نے انسان بنایا، ہر شے سے افضل بنایا، تمام انسانوں کو بلا تمیز مذہب، نسل، رنگت، علاقہ خدا پیدا کرتا ہے۔ اپنے پیدا کردہ خدا کن انسانوں کا دوست ہوسکتا ہے؟

نیک عمل کرنے والے انسانوں کا؟ برا عمل کرنے والے انسانوں کا؟

انسانیت کی بھلائی کرنے والے انسانوں کا؟ انسانیت کی برائی کرنے والے انسانوں کا؟

انسانوں کا بہتر خیال رکھنے والے کا؟ انسانوں کا نقصان کرنے والے؟

☆☆☆

دنیا کے مجبور انسان

دنیا میں مجبور ترین انسان، (1) ایک ایسا انسان جس کو صاف پینے کا پانی میسر نہیں، روزگار نہیں، پوری خوراک نہیں، پورا لباس نہیں، رہنے کو کوئی چھت نہیں، اگر بیمار ہو جائے تو علاج نہیں۔ (2) دنیا میں مجبور ترین انسان ایسا حکمران جس کے ملک میں اتنے وسائل نہیں کہ وہ اپنے تمام شہریوں کو صاف پینے کا پانی فراہم کر سکے، روزگار فراہم کر سکے، پوری خوراک فراہم کر سکے، پورا لباس فراہم کر سکے، سستا علاج فراہم کر سکے۔

(3) مجبور انسان وہ ہوتے ہیں جن کو عوام کی خدمت کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ عوام کے نمائندے بننے کا شوق ہوتا ہے، وہ نمائندے منتخب ہو بھی جاتے ہیں، لیکن مجبور ہوتے ہیں کہ انسانوں کو زندگی کی بنیادی ضروریات فراہم کرنے کا کیسے انتظام کریں۔

بے چارے مجبور انسان...... خدا ان کی بیچارگی، مجبوری دور کرے (آمین)

انسانی سفراورڈاکو

انسانوں کی زندگی ـکے جاری سفر کے دوران اگر کسی راستے/ شاہراہ پر چند ڈاکو قسم کے انسان اس راستہ پر سفر کرنے والے انسانوں کو لوٹنا شروع کر دیں تو اس راستہ پر چلنے والے بے شمار مسافر جن میں بچے، بچیاں، خواتین، بوڑھے، امن پسند، بہادر نوجوان بھی شامل ہوتے ہیں اپنا سفر روک لیتے ہیں۔ ایسے مسافر، ڈاکوؤں کے خود بخود چلے جانے کے بعد یا کسی مقابلے کے بعد ڈاکوؤں کے جانے کے بعد ہی اپنی منزل پر پہنچ پاتے ہیں۔ تعلیم یافتہ ملکوں میں ایسے ڈاکوؤں کی پکڑ فوری طور پر کی جاتی ہے تاکہ ایسی ڈاکوگردی مزید نہ پھیل جائے۔

ڈاکو کیسے بنتے ہیں (ایک رائے): ماں کی گود میں سب معصوم ہوتے ہیں۔ معاشرے کی ناانصافی، بیروزگاری، خوراک کی نامنصفانہ تقسیم کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض ڈاکو دولت کی ہوس اور ذہنی بیماری کی وجہ سے بنتے ہیں۔ بعض ڈاکو دوسرے انسانوں کو اپنا محتاج و محکوم اور غلام بنانے میں خوشی سمجھے ہیں۔ دنیا میں ڈاکو ہر سطح پر پائے جاتے ہیں جس سے دنیا میں انسانوں کی زندگی کا سفر اور امن خطرے میں رہتا ہے۔

☆☆☆

قاتل، نفرت اور انسانیت

کوئی کسی انسان کو جان سے ماردے، قتل کردے اور خود وہ خیال کرے کہ کوئی اس کو نہ مارے۔ انسانیت کی دنیا میں ایسا خیال/ اصول قائم نہیں رہتا۔ کسی بھی انسان کا قاتل دوسرے انسانوں کے لیے قابل نفرت بن جاتا ہے۔

قاتل خیال کرے یا نہ کرے، محسوس کرے یا نہ کرے، قاتل کے بچے خیال کریں یا نہ کریں۔

''ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔'' (القرآن)

☆☆☆

دنیا میں سب انسان برابر ہیں

کیا دنیا کے سب غریب برابر ہوسکتے ہیں۔ کم از کم صاف پینے کا پانی مل جائے، کھانے

کو خوراک مل جائے، صحت کے لیے دوائی مل جائے، ظلم سے تحفظ مل جائے، موسم کے مطابق لباس مل جائے، سردی، گرمی بارش طوفان سے بچنے کے لیے کوئی چھت مل جائے۔ کیا امیر ملکوں کے غریب اور غریب ملکوں کے امیر ایک جیسی زندگی گزارتے ہیں یا کھانے پینے، رہنے سہنے، صحت علاج میں کوئی فرق ہوتا ہے۔ اگر کوئی فرق ہوتا ہے تو کیوں؟ کیا دنیا کے سب غریب بھی ایک جیسے رہ سکتے ہیں؟ دنیا میں انسانوں کے کتنے درجے ہوتے ہیں، غربت کی تعریف کیا ہوتی ہے؟

انسان انسان ہے، چاہے وہ کسی بھی قوم، مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا دنیا کے کسی بھی حصے میں رہ رہا ہو اس کو زندگی کی بنیادی سہولتیں میسر ہونی چاہئیں۔

نئی نسل کے لیے ایک سوال ایک سوچ ایک فکر!

☆☆☆

کسی انسان کو گالی دینا انسانیت کی توہین ہے

کوئی انسان ایسی غلطی ہی نہ کرے جس سے دوسرے شخص کی زبان پر گالی آئے۔
گالی ایک برائی ہے دنیا میں اچھے ماحول میں رہنے کے لیے لوگ ایسی برائی کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ جن معاشروں میں کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ دوستی کا اظہار گالی گلوچ سے کرتے ہیں اور اس میں فخر سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ غیر شعوری طور پر ایک دوسرے کی توہین کرتے ہیں۔ دوستی کا ایسا معیار کیسا جس میں ایک دوسرے کی ماں بہن کو برے الفاظ میں پکارا جائے۔

انسان کو احترام سے بلانا، پکارنا ہی دوستی ہے اسی میں عظمت ہے۔

کوئی غور کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

انسان کے قتل کے سائے

کسی بھی انسان کو قتل کرنے کی سازش کرنے والے، منصوبہ بنانے والے، قتل کرنے

والے زندگی بھر کے لیے اپنی موت کے خوف کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ موت ان کو بھی ویسے ہی مار دے گی۔ یہ لوگ اپنی موت کے علاوہ اپنی اولاد کی بھی موت کے خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ موت اُن کو نہ مار دے۔ بعض انسانوں کے قتل کے سائے سالہا سال قاتلوں کے مرنے کے بعد بھی نسلوں تک اُن کی اولادوں پر قائم رہتے ہیں۔

☆☆☆

انسانیت کی منزل ......ایک رائے!

دنیا کے تمام انسانوں کو بلاتفریق رنگ ونسل، مذہب وملت، ذات قبیلہ برادری، مرد عورت، چھوٹا بڑا...... پہننے کے لیے پورا لباس، صاف پینے کا پانی، پوری خوراک، رہنے کے لیے چھت، صحت کے لیے علاج، جان و مال کا تحفظ، علم کے حصول کی سہولت، روزگار کی فراہمی، انصاف کی بروقت فراہمی ......حق سچ امانت اور دیانت کے ساتھ یکساں حاصل ہو۔

کوشش کے ساتھ عمل کر کے منزل پر پہنچنا سب انسانوں کی عمومی اور رہنماؤں کی خصوصی ذمہ داری ہے۔

☆☆☆

جھوٹ سے تنگ انسان

دنیا میں ہمیشہ سے جھوٹ بولنے والے کو ناپسند کیا جاتا ہے اور جن انسانوں کی جھوٹ بولنا عادت بن جاتی ہے وہ خود بھی اس عادت سے تنگ رہتے ہیں۔ جدید دنیا میں جہاں اور بہت سی بیماریوں کے علاج دریافت کرنے کی کوشش ہو رہی ہے وہاں جھوٹ کے علاج پر بھی تحقیق ہو رہی ہے۔ مستقبل میں جھوٹ کا پتہ بھی خون ٹیسٹ سے چل جائے گا کہ جھوٹ بولنے والے کے خون میں جھوٹ کا عنصر کتنے فیصد شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے مستقل علاج کی ویکسین کی ایجاد کی کوششیں بھی جاری ہیں تا کہ بچوں کو پیدا ہونے پر دوسرے انجکشنوں کے علاوہ جھوٹ نہ بولنے والی ویکسین کا انجکشن بھی لگا دیا جائے کہ بچہ بڑا ہو کر جھوٹ جیسی مہلک بیماری سے بچ

جائے۔اس کا فائدہ اگلی نسلوں کو ہوگا حالیہ نسل اس دریافت سے محروم رہے گی۔ان کو جھوٹ بولنے جیسی مہلک بیماری سے بچنے کیلئے پرہیز پر ہی گزارا کرنا ہوگا۔تاکہ ان کی اور معاشرے کی صحت ٹھیک رہے، ناانصافی نہ ہو، افراتفری نہ ہو، نفسانفسی نہ ہو۔

☆☆☆

نظام کوئی بھی ہو......عام انسان

دنیا کے تمام ملکوں، علاقوں اور قبیلوں میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کا خیال رکھنے کیلئے ایک نظام حکومت قائم کیا جاتا ہے۔دنیا میں نظام چاہے کوئی بھی ہو، بادشاہت ہو، ڈکٹیٹرشپ ہو، کمیونزم ہو، جمہوریت ہو، سرداری ہو یا خاکساری ہو۔دنیا میں رہنے والے ہر انسان کو بلاتمیز رنگ ونسل، مذہب وملت، پیشہ، ذات پات زندگی کی بنیادی ضروریات پوری خوراک، لباس، چھت، صحت کا علاج، زندگی کا تحفظ، انصاف، تعلیم، روزگار کا مہیا ہونا ضروری ہے۔اگر ایسا نہیں ہے تو یہ سب نظام کیسے؟ ذمہ دار لوگ کیسے؟

ذمہ دار لوگ موج اڑائیں......عام انسان دھکے کھائیں......ایسا نظام کیسا؟
زرغون پہاڑ (کوئٹہ) اور میں (انسان)......تبادلۂ خیالات
اکیلا زرغون پہاڑ......اکیلا میں پتھر پہ بیٹھا
دونوں سوچوں میں گم......وہ میری طرف دیکھے
میں اُس کی طرف......نظروں ہی نظروں میں......تبادلۂ خیالات
اس نے پوچھا......کوئی شخص بے گناہ انسان کو کیوں مارے؟
میں خاموش......کیا بتاؤں......کوئی لالچ، مفاد یا خون کی پیاس
وہ بولا......خدا کا فرمان......قرآن، سورۃ المائدہ......آیت نمبر 32
جو شخص کسی بے گناہ انسان کو جان سے مارے......وہ پوری انسانیت کو جان سے مارے
یہ خدا کہے......زرغون صرف یاد دلائے
خدا کا حکم ماننے والا......خدا کا پیارا......جنت کا حقدار

خدا کا نافرمان......شیطان کا پیارا......دوزخ کا ایندھن

میں خاموش......کیسے بتاؤں......سننے والے سب انکاری

دنیا اور آخرت میں......جزا و سزا دینے کا......خدا کا اپنا نظام

خدا سے ڈرنے والے......انسانوں کو......زرغون پہاڑ کا سلام

خدا کا فرمان......سورۃ المائدہ آیت نمبر 32

''جو شخص کسی انسان کی جان بچائے اُس نے پوری انسانیت کو بچایا''

☆☆☆

انسانوں کے لیے دنیا میں جنت کا نمونہ

دین کے اصول

توحید......نماز......روزہ......زکوۃ......حج

حق......سچ......علم......انصاف......امانت......دیانت

دنیا کے علوم

سائنس......ٹیکنالوجی......دیگر علوم

دنیا میں جنت کا نمونہ

ان دونوں علوم کو ملا کر قائم کیا جا سکتا ہے

آج کے مسلمان کی حالت

دین کے اصول..........................؟

دنیا کے علوم..........................؟

دنیا میں دین کے اصولوں پر چلنا اور دنیا کے علوم کا علم حاصل کرنا انسانوں کی اپنی بہتری، بھلائی کے لیے ہے۔

☆☆☆

انسان دنیا میں قید......یا......آزاد

آزادی کی ایک تعریف: صاف پینے کا پانی، پوری خوراک، لباس، چھت، روزگار، انصاف، تحفظ، صحت کا مناسب علاج، میڈیا۔

دنیا میں پچاس ارب ساٹھ کروڑ انسان رہتے ہیں۔ ان میں سے کتنے فیصد انسان قید میں ہیں اور کتنے فیصد آزاد ہیں؟ دنیا میں تقریباً 200 ملک ہیں۔

☆☆☆

سردار لوگوں کے لیے

دنیا میں جو ملک ترقی یافتہ کہلاتے ہیں وہاں پر بھی بندوق، گولی، بغیر تعلیم، بغیر سڑک اور گھوڑے کا کلچر تھا۔

وقت کے ساتھ ساتھ ان کے کلچر میں تبدیلی آئی، ترقی ہوئی اور اب دنیا کے کئی ممالک ان سے امداد کے طلبگار ہوتے ہیں۔

ترقی پذیر ملکوں کے سردار لوگ ترقی یافتہ ملکوں میں تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں اور وہاں سے اپنے لیے بڑی کار، بڑی جیپ ساتھ واپس لاتے ہیں۔ اور اپنے عوام کو غیر تعلیم یافتہ، پیدل اور امداد لینے والا رکھتے ہیں۔

دنیا میں سب انسان برابر ہیں اور دنیا کے تمام وسائل سب انسانوں کے لیے ہیں۔

اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

مستقبل میں بین الاقوامی قانون کی ایک شق

جس طرح تیزی کے ساتھ دنیا میں حصول تعلیم اور انسانی عقل و شعور کی بیداری میں تیزی آتی جا رہی ہے، کیا ایسا ممکن ہوگا کہ ایسا بھی بین الاقوامی قانون بن جائے کہ جس ملک کا سربراہ اپنے منشور کے مطابق اپنے ملک کے تمام بسنے والے انسانوں کو زندگی کی تمام بنیادی

سہولتیں نہ فراہم کر سکا تو اس کو باقی ماندہ زندگی بطور سزا بھگتنا ہوگی (سزا بھی مستقبل کے لوگ ہی تجویز کریں گے)

نوٹ: ہوسکتا ہے کہ مستقبل میں ایک مضبوط بین الاقوامی ادارہ معرض وجود میں آجائے جو دنیا کے انسانوں کی شکایات کا ازالہ کیا کرے۔

☆☆☆

تعصب کی رنگین عینک اور انسانیت کی صاف شفاف عینک

تعصب کی تعریف ہے کہ انسان صرف اپنی برادری، قبیلہ، علاقہ، رنگ ونسل، عقیدہ، مذہب کے لوگوں کو ہی اچھا سمجھتا ہے۔ دنیا میں انسانی زندگی کے آغاز سے ہی انسانوں کے درمیان مختلف قسم کے تعصّبات شروع ہو گئے ہیں۔ جس سے انسانوں نے مختلف وجوہات کی بناء پر ایک دوسرے سے نفرت کرنا شروع کر دیا ہے۔ قبیلہ برادری کا تعصب، علاقائی تعصب، مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا آپس میں تعصب ایک ہی مذہب میں مختلف فرقہ بازی کیوجہ سے تعصب، سیاسی جماعتوں سے وابستگی کی بنیاد پر تعصب۔ انسان کے مختلف رنگ ہونے کی وجہ سے تعصب۔

جو بھی انسان اوپر بیان کیے گئے کسی بھی قسم کے تعصب کی رنگین عینک لگا کر زندگی گزارے گا وہ وقتی طور پر تو کوئی فائدہ حاصل کر سکتا ہے لیکن مستقل طور پر اپنا اور اپنے بچوں کے نقصان کا موجب بنتا ہے۔ اس کو رنگین عینک ہونے کے سبب دنیا دھندلی نظر آئے گی۔ اس کے برعکس اگر انسانیت کے صاف شیشوں والی عینک لگا کر دنیا کو دیکھے گا تو اس کو دنیا صاف اور اجلی اجلی نظر آئے گی جس سے خود اس کا بھی بھلا اور آئندہ آنے والی نسلوں کا بھی بھلا ہوگا۔

نوٹ: تعصب والے کو وقتی فائدہ حاصل ہوسکتا ہے لیکن دائمی طور پر اس کا اور اس کے بچوں کا نقصان ہوتا ہے۔

☆☆☆

ایک انسان......دوسرا انسان

اگر ایک انسان بطور انسان زندگی کا حق رکھتا ہے تو پھر دوسرے انسان کا بھی حق ہے کہ دنیا میں پہلے انسان کی طرح زندہ رہے۔ چاہے وہ کسی دوسرے مذہب، فرقہ، قبیلہ، ذات، پیشہ، گاؤں، شہر، صوبہ یا ملک سے تعلق رکھتا ہو۔

ہر انسان کی زندگی برابر ہے۔

ایک بھی انسان......دوسرا بھی انسان ہے۔

اگر ایک انسان دوسرے انسان کو انسان نہ سمجھے تو وہ انسان کہلانے کا حقدار کیسے ہوسکتا ہے؟

☆☆☆

کئی انسان عمر میں چھوٹے لیکن سوچ میں بڑے ہوتے ہیں

قدرت نے دنیا میں ہر پیدا ہونے بچے کو فطری طور پر بے شمار صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا ہوتا ہے۔ پیدائشی طور پر جو بچہ پہلے پیدا ہوتا ہے اس کو بڑا کہا جاتا ہے۔ مشاہدے میں آتا ہے کہ زندگی کے مختلف شعبوں میں عمر میں چھوٹے ہونے کے باوجود خدا کی عطا کردہ عقل وذہانت کی وجہ سے اچھی اچھی ایجادات اور کارنامے سرانجام دیتے ہیں۔ ایسے کئی انسان عمر میں چھوٹے ہوتے ہیں لیکن اپنی عقل وذہانت کی وجہ سے بڑا درجہ حاصل کرتے ہیں۔

تعلیمی اداروں اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں ایسے عمر میں چھوٹے ہنرمند انسانوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہر قوم کی فرض بنتا ہے۔ اس کے لیے لوگ تنظیموں کے طور پر کوئی فنڈ قائم کر سکتے ہیں۔ ہر کوئی اس میں اپنی بساط کے مطابق حصہ ڈال سکتا ہے۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اول دوئم سوئم آنے والے بچوں کے لیے وظیفہ مقرر کیا جاسکتا ہے۔

ایسے بچے انسانیت کی کسی بھی طریقے سے خدمت کر سکتے ہیں۔

نوٹ: ترقی یافتہ ملکوں کے اداروں میں بچوں کی صلاحیتوں کو پرکھنے کا نظام قائم ہوتا ہے جو بچوں کی رہنمائی کرتا ہے اور ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جن سے قوم و ملک کو بیش بہا فائدہ پہنچتا ہے۔

انسانیت کے مسلمہ اصول

دنیا میں مذاہب کے مطابق فرمان الٰہی کے ذریعے یا مذاہب کو نہ ماننے والوں کے نظریہ کے تحت ارتقائی عمل کے ذریعے وجود میں آنے والے زندگی گزارنے کے مسلمہ اصول۔

سچ، علم، انصاف، دیانت، امانت، مساوات، محبت، برداشت، درگزر۔

دنیا میں اصولوں کو اپنے مفاد کی خاطر ڈھالنے والے، موڑنے والے استعمال کرنے والے کچھ دیر تو اچھی زندگی گزار سکتے ہیں لیکن کچھ عرصہ بعد اصولوں سے انحراف کرنے کا نتیجہ وہ خود یا ان کی اگلی نسل بھگتتی ہے۔ تاریخ کا مطالعہ قوموں کے زوال کے اسباب یہی بتاتا ہے۔

آج کے طاقتور کل کے محتاج ہو سکتے ہیں۔

اصول وضوابط تعلیم، سچ، مثبت سوچ، امانت، دیانت، قانون، انصاف، مساوات یہی امر اصول ہیں۔

☆☆☆

قانون فطرت اور رہنما

دنیا میں رہنماؤں کو انسان ہی اپنا رہنما بناتے ہیں اگر وہ نہ بنائیں تو کوئی خود بخود رہنما نہیں بن سکتا۔ دنیا میں انسان اللہ کا نائب ہے اور انہی اللہ کے نائبین نے ہر رہنما کے بننے اور ہٹنے کیلئے دنیا میں قانون بنائے ہیں۔ ان کا خیال رکھنا خود رہنماؤں کا اور دوسرے انسانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان سے تجاوز کرنا خود رہنما اور دوسرے انسانوں کیلئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ یہ ایک قانون فطرت ہے۔

☆☆☆

وہ قوم کیسی ہوگی؟

وہ قوم جس کے باپ کرپٹ ہوں اور بچے (عوام) اپنے باپوں (رہنما) کے برے کاموں کی پردہ پوشی کریں یقیناً وہ خود کو ایک اچھی قوم نہیں کہہ سکتے۔ انسان جب بچہ ہوتا ہے تو

والدین اس کی پرورش کرتے ہیں جس ماحول میں وہ پرورش پائے گا اس ماحول کا اثر اُس کی ذات پر آئے گا۔قوموں کے راہنما قوموں کے والدین کا درجہ رکھتے ہیں۔ جن قوموں کے رہنما اپنے آپ کو کرپشن سے بچا کر رکھتے ہیں وہ قومیں دنیا میں باقی قوموں سے آگے بڑھ جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل کی نعمت عطا کی ہے۔اور اس کا استعمال انسان پر چھوڑ دیا ہے۔

☆☆☆

دنیا میں انسانیت

دنیا میں انسانیت ملکوں کی سرحدوں کے اندر محدود ہے۔ امریکہ یورپ کے ملکوں کی انسانیت الگ ہے، دبئ اور دیگر ملکوں کی انسانیت الگ ہے۔غریب ترقی پذیر ملکوں کی انسانیت الگ ہے۔غریب ملکوں کے لوگ ترقی یافتہ ملکوں کے سفارت خانوں کے باہر ویزے کیلئے انسانیت کی ایک لمبی لائن میں کھڑے ہوتے ہیں۔غریب ملک کے لوگ اپنی زندگی کی قسمت بہتر بنانے کے لیے دوسرے امیر ملک میں جانے کے لالچ میں لانچوں میں سفر کرتے ہیں۔بعض اوقات ڈوب کر مر جاتے ہیں۔بعض انسان بڑے بڑے کنٹینرز میں بند ہو کر امیر ملک پہنچنے کی کوشش میں سفر کے دوران مر جاتے ہیں۔

☆☆☆

انسان جو اپنے انسان ہونے کی قدر کرتے ہیں

1-اپنی صحت کا مناسب خیال رکھتے ہیں۔

2-اپنی زندگی سچ بولنے، علم حاصل کرنے، انصاف، امانت، دیانت، برابری، عزت احترام، خوش اخلاقی، ہمدردی، محبت، برداشت، مدد کرنے اور مثبت سوچ کے ساتھ گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

3- کسی دوسرے انسان کو نقصان پہنچانے کی سوچ نہیں رکھتے نہ ہی ایسا کوئی عمل کرتے ہیں۔

ایسے انسان اپنے انسان ہونے کی قدر کرتے ہیں

زندگی خدا کی نعمت ہے

☆☆☆

نور......روشنی......اور انسان کی خوبی

ڈکشنری میں لفظ ''نور'' کی تعریف روشنی بتائی گئی ہے۔لفظ نور ایک پاکیزہ معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔خدا نے انسان کو لاتعداد خوبیوں کا مالک بنایا ہے۔انسان کی ہر خوبی ایک روشنی کی طرح ہے۔جس معاشرے میں خوبیوں والے انسان رہتے ہیں وہ روشن رہتا ہے۔روشنی کو نور کہتے ہیں۔انسان خود اپنی ذات میں دیکھ سکتا ہے کہ وہ کتنی روشنی ''نور'' کا مالک ہے۔

خدا نے دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کیلئے انسانیت کے اصول پیغمبروں کے ذریعے انسانوں تک پہنچا دیئے ہیں۔مثبت سوچ، سچ بولنا، علم حاصل کرنا، انصاف کرنا، دیانتداری اور ایمانداری کے ساتھ رہنا، رحم کرنا، سخاوت کرنا، مدد کرنا، انسانوں کا خیال رکھنا، کسی دوسرے انسان کو نقصان نہ پہنچانا، چوری نہ کرنا، ڈاکہ نہ ڈالنا، خوراک، ادویات اور دیگر اشیاء میں ملاوٹ نہ کرنا، کم نہ تولنا، ناجائز منافع نہ کمانا، غیبت وحسد نہ کرنا، غصہ نہ کرنا، بڑوں کا ادب واحترام کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، عورت کی عزت کرنا، تکبر نہ کرنا، لالچ ہوس نہ رکھنا۔

خوبیوں کے مالک، روشنی کے مالک، نور کے مالک انسان اچھے انسان بہتر انسان، بہتر معاشرہ، بہتر ملک، بہتر دنیا۔

فیصلہ انسانوں کا......روشنی یا اندھیرا

آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی ذات روشنی کا مرقع نور تھی۔

☆☆☆

کسی انسان کو حقارت سے دیکھو نہ ہتک سے پکارو

انسانوں کی مجبوری ہوتی ہے کہ وہ کسی کے ماتحت یا کسی ادارے، کاروبار، گھریلو، ورکشاپ، ہوٹل، دکان میں ملازم ہوتے ہیں۔یا کوئی انسان مزدور ہے، غریب ہے، معذور ہے،

کمزور ہے۔ان کی اس مجبوری کو کبھی حقارت سے نہ دیکھو، نہ ہتک سے پکارو۔ حقارت سے دیکھنے والا۔ بُرے اور بے عزتی نما الفاظ سے پکارنے والا کبھی خود بھی کسی دوسرے کی حقارت اور ہتک کا شکار ہو سکتا ہے۔ بعض انسان جو ایسے عمل سے گزر چکے ہوتے ہیں وہ اپنی کم عقلی کی وجہ سے اپنے سابقہ ساتھیوں کو حقارت سے دیکھنا اور پکارنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ وہ دوبارہ اپنی پرانی والی حالت میں واپس جا سکتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آج کے کسی حیثیت والے، مرتبے والے، دولت والے انسان کو آنے والے کل کو اپنے ماتحت، ملازم، غریب یا کمزور کے در پر جانا پڑ جائے۔ روزمرہ کی دنیا میں ایسی بہت سی مثالیں نظر آتی ہیں۔

ہر انسان کی عزت برابر ہے۔

ہر انسان کی عزت کرنے میں دوسرے انسان کی اپنی عزت اور عظمت ہے۔

☆☆☆

انصاف......انسان......اور گھوڑے

دنیا کے جن ملکوں میں انصاف کے محکمہ میں انسان فیصلے کرتے ہیں وہاں کے عوام کی حالت اچھی اور بہتر ہوتی ہے۔ اور ایسے انصاف کرنے والے انسان معاشرے کے بہترین انسان کہلاتے ہیں۔ جن ملکوں میں انسانوں کی بجائے انسان نما گھوڑے فیصلے کرتے ہیں اور وہ نوٹوں کا چارہ کھاتے ہیں۔ چارہ کھلانے والے یا ہنٹر والے کوچوان ان پر سواری کر کے اپنی مرضی کے فیصلے کرواتے ہیں۔ ایسے گھوڑوں کے فضلے کی گندگی سے ملک میں غلاظت پھیل جاتی ہے اور اُس کی بدبو سے انسانوں کا اس ملک میں رہنا محال ہو جاتا ہے۔ گھوڑا دوسرے جانوروں کے درمیان گردن اکڑا کر چلتا ہے کہ وہ انصاف کا گھوڑا ہے اُس کی عزت کی جائے۔

ایسے انسان نما انصاف کے گھوڑوں کے بچے بچھیرے ٹانگوں سے دولتیاں مار کر انسانوں کو زخمی کر دیتے ہیں۔

انسان نما انصاف کے گھوڑوں کے فیصلوں سے انسانی معاشرے ابتری اور تباہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

غربت اور محرومیت ......ایک انسان یا ایک ملک

غربت اور محرومیت میں رہنے کی وجہ سے غریب آدمی کو جب کوئی امیر آدمی امداد دیتا ہے، اُسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے امیر آدمی اپنے کسی مفاد کو پورا کرنے کے لیے غریب آدمی سے ناجائز کام بھی کروالیتا ہے۔ غریب آدمی بیچارگی اور بے بسی کی حالت میں ایسا کام کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ غربت کی وجہ سے دماغ میں لالچ بھی پیدا ہو جاتی ہے اور لالچ انسان کو برے راستے پر لے جاتی ہے۔ جس سے وہ برائیوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ گھر کا نظام بگڑ جاتا ہے۔ انسانیت ،اخلاقیات جیسے اصولوں میں کوئی تمیز یا فرق نہیں رکھ سکتا۔ دنیا کے امیر ملک دنیا کے غریب ملکوں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرتے ہیں جن سے اُن ملکوں کا نظام خراب ہو جاتا ہے۔

سچ، مثبت سوچ، انصاف، امانت، دیانت، برابری جیسے زندگی کے اصولوں پر قائم رہنے والے تنگی کے دور میں بھی گزارہ کر لیتے ہیں۔ انسانوں اور رہنماؤں کی نیک نیت، ایمانداری، خود اعتمادی، ارادے کی مضبوطی اور خلوص کے ساتھ انسانی کوشش انسان اور قوم کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔

☆☆☆

انسانیت کی رہنمائی، قرآن حکیم
ثواب کے ساتھ رہنمائی بھی ......ایک مشورہ

پاکستان کی سترہ کروڑ آبادی میں عربی سمجھنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ پرنٹنگ پریس والے قرآن حکیم اور الگ الگ تیس سپارے مقامی قومی زبان میں باترجمہ ہی چھاپیں۔

نیز سرکاری طور پر پاکستان کے تمام مدرسہ جات اور مساجد میں قرآن حکیم کے تیس سپاروں کے باترجمہ نسخے مہیا کیے جائیں تا کہ طلباء و طالبات اور دیگر لوگ بھی ثوابِ تلاوت کے ساتھ ساتھ زندگی کیلئے رہنمائی بھی حاصل کر سکیں۔ قرآن میں زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فرمائی گئی ہے۔ سائنسی حقیقتوں کے اشارات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ (ثواب کیلئے مخیّر حضرات بھی ایسی کاوش فرما سکتے ہیں)

عربی مسلمان بچوں اور غیر عربی مسلمان بچوں کا قرآن سمجھنے میں فرق کیوں ہو؟

عربی بولنے والا بچہ مادری زبان کی وجہ سے قرآن کی آیت کا مطلب جان لیتا ہے، بتا سکتا ہے۔غیر عربی لوگ اور بچے ان کی قومی زبان میں ترجمے کے ساتھ ہی آیت کا مطلب جان سکیں گے۔ صحیح رہنمائی کیلئے ہر سطح پر قرآن کا مقامی قومی زبانوں میں ترجمہ ہونا از حد ضروری ہے۔

☆☆☆

غلط بیانی اور جھوٹ کا سہارا

ہر تقریب سیاسی، سماجی یا دیگر دوسری تقاریب کا آغاز خدا کے بابرکت نام سے کیا جاتا ہے۔افراد تقریریں کرتے ہیں۔ کچھ افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو شعوری یا غیر شعوری طور پر ان تقاریب میں غلط بیانی اور جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ان کا کردار تقریب کے بعد ان کے مستقبل کے عمل سے ظاہر ہو جاتا ہے۔وہ کچھ فقرے بول کر وقتی طور پر داد تو وصول کر لیتے ہیں شاید کوئی ذاتی فائدہ بھی اٹھا لیتے ہوں گے لیکن ان کے ایسے عمل کا برا اثر معاشرے اور خصوصی طور پر نئی نسل پر پڑتا ہے۔جس کی تلافی ناممکن ہو جاتی ہے۔

خدا کے ماننے والے ایسے افراد سے درخواست ہے کہ کم از کم خدا کے بابرکت نام سے شروع کی جانے والی تقریب میں جھوٹے وعدے اور غلط بیانی کرنے میں احتیاط برتیں اور سچ بولنے پر زیادہ توجہ دیں۔

☆☆☆

انسان خدا کی عطا

ہر انسان خدا کی عطا......ذمہ داری الگ الگ
انسانوں میں اسی بات کا فرق ہوتا ہے
انسانیت کی بھلائی کرنے کا فرق ہوتا ہے
درجہ بدرجہ......رہنمائی کسی کے حصے میں......احساس کسی کے حصے میں
اچھائی کسی کے حصے میں......بہتری/ بھلائی، تحفظ، انصاف کسی کے حصے میں

مدد، محبت، برداشت، ہمدردی کسی کے حصے میں درجہ بدرجہ

یہی فرق ہے......اسی میں سب شامل ہیں۔

عورت، مرد، بچے، بچیاں، نوجوان، مزدور، کسان، کاروباری، ملازمت، شاعر، لکھاری، استاد، موجد، فلاح کار، کوئی بھی کام کار

انسان کی بھلائی......یہی فرق ہے

ایسا انسان جو دوسرے انسان کو نقصان پہنچائے......وہ کیسا نقصان۔

☆☆☆

انسان کا ذاتی کردار......اعلیٰ خاندان

ہر انسان کے ذاتی کردار کی اچھائیوں اور خوبیوں کا مجموعہ ہی اس کا اعلیٰ خاندان ہے۔
جو کہ حق سچ، علم، انصاف، امانت، دیانت کی راہ پر چلتے ہوئے قائم ہوتا ہے۔

اگر ذاتی کردار میں برائیاں ہیں تو پھر

اعلیٰ خاندان کیسا؟ اس کا چشم و چراغ کیسا؟

مال و دولت اور عہدوں کی حیثیت بدلتی رہتی ہے

کل کے بادشاہ آج کے فقیر!

☆☆☆

انسانوں کے معاشرے ٹھیک کیسے ہوتے ہیں؟

انسانوں کے معاشرے انسان ہی ٹھیک کرتے ہیں

مشترکہ کوشش سے...... ہر قسم کے تعصب و نفرت سے بالاتر ہو کر

اپنے مشترکہ مسائل

ظلم، ناانصافیوں، دکھوں، تکلیفوں، مصیبتوں کے حل کیلئے

آپس میں اتفاق کرنے سے

کوئی نہیں آئے گا.....خود ہی اٹھو گے
اپنے لیے.....اپنی نئی نسل کیلئے
جب اٹھو گے.....تب!
انسانوں کے معاشرے انسان ہی ٹھیک کرتے ہیں
مشترکہ کوشش سے.....سب!

☆☆☆

دنیا میں ہر جگہ انسان

دنیا میں ہر جگہ انسان.....ایک ہی انسان
علاقے، عقیدے، بولیاں، مختلف
.....لیکن.....
باتیں، گفتگو، عادتیں.....سب ایک جیسی
خوراک.....پانی، دودھ، گندم، چاول، سبزی فروٹ
دکھ، تکلیفیں، مصائب، ناانصافی، محرومیاں.....ایک جیسی
دنیا سب کی.....وسائل سب کے
آبادی سات ارب
اسلحہ سازی کا خرچہ.....دس کھرب ڈالر
خوراک اور مسائل کے حل کا خرچہ.....چند ارب ڈالر
نہ کوئی جھگڑا.....نہ کوئی لڑائی.....امن وسکون
اگر کوئی خیال کرے تو!

☆☆☆

انسانی زندگی گزارنے کے چند فرق

1- جرم کر کے جیل کی کوٹھڑی میں قید ہونے والے اور جرم سے پاک اپنے گھر میں آزاد

زندگی گزارنے والے شہری کیلئے ہرنئی صبح طلوع میں کتنا فرق ہوتا ہے؟

2- ہتھکڑی بندھے، ہاتھوں اور محنت کرنے والے آزاد ہاتھوں میں کتنا فرق ہوتا ہے؟

3- عزت اور ذلت میں کتنا فرق ہوتا ہے؟

4- انسان اور جانور میں کتنا فرق ہوتا ہے؟

انسان خدا کی پیدا کردہ تمام مخلوقات میں سے سب سے عظیم اور برتر مخلوق ہے کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

انسانی زندگی اور اعمال

دنیا میں مذاہب کے ماننے والوں کے عقیدے کے مطابق انسان کو خدا نے مٹی سے بنایا پھر اُس میں روح پھونکی۔ کچھ لوگوں کے خیال کے مطابق انسان بندر کی ارتقائی شکل ہے۔

عقیدہ جیسا بھی ہو۔ اہم بات یہ ہے کہ جو انسان اس دنیا میں پیدا ہوا وہ زندگی کیسے گزارتا ہے اور اُس کی زندگی کیسے گزرتی ہے؟ بطور انسان اُس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ جھوٹ، ظلم، ناانصافی، دھوکہ دہی، جعل سازی، فریب، چوری، ڈاکہ، قتل، حق تلفی اور کسی دوسرے انسان کو تکلیف یا نقصان دینے سے پاک زندگی گزارے۔ اور اُس کو زندگی میں صاف پینے کا پانی، ملاوٹ سے پاک خوراک، لباس، رہائش، صحت کا علاج، جان کا تحفظ، انصاف اور روزگار مہیا ہو۔ ایسی ذمہ داری ملک کا انتظام کرنے والوں کی ہوتی ہے۔

مذاہب میں بیان کی گئی شریعت کے قوانین کے مطابق انسانوں کا آپس میں مل جل کر رہنے اور قانون وضوابط طے کرنے اور اُن پر سختی سے عمل کرنے میں ہی ہوسکتا ہے۔

یہی عبادت ہے۔ یہی زندگی ہے۔ یہی دنیا میں جنت ہے۔

خدا کی عبادت بھی یہی سکھاتی ہے...... یہی تعلیم دیتی ہے...... پیغمبران دین بھی یہی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ شریعت بھی یہی سبق دیتی ہے۔ خدا کے ذکر اذکار، نماز، سجدہ، حج، روزہ، زکوٰۃ میں بھی یہی حکمت ہے۔ حلال حرام میں تمیز بھی اسی لیے رکھی گئی ہے۔

دنیا میں انسان کی زندگی کے لیے۔

☆☆☆

برائیوں کی آگ، نفرت کے سائے
بھلائی میں رکاوٹ......ایک خیال

گرمیوں کے موسم میں کسی سفر کے دوران انسان دھوپ کی تیز حدت سے بچنے کیلئے کسی سایہ کی آڑ میں چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی درخت کے سائے تلے کچھ دیر آرام کیلئے رک جاتا ہے۔ ایسا سب اپنی جان کو محفوظ رکھنے کیلئے کرتا ہے۔ انسانیت کے سفر میں انسانوں کے بعض معاشروں میں دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ برادری، قبیلہ، صوبائیت، پارٹی بازی، فرقہ بازی کی نفرتوں کا شکار ہیں اور معاشرہ بری طرح برائیوں کی آگ کی لپیٹ میں ہے۔ ایسے لوگ نفرت کے سائے تلے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برائیوں کی اصلاح اور تپش دور کرنے والے عوامی نمائندگان کو برادری، قبیلہ، صوبائیت، پارٹی بازی، فرقہ بازی کی نفرت کی بنیاد پر منتخب کرتے ہیں۔ کسی برائی کو ختم کرنے کے لیے نفرت کی بنیاد پر منتخب ہونے والے برائی کو ختم نہیں کر سکتے۔ وہ تو اپنے آپ کو مزید مضبوط بنانے کیلئے ایسی برائی کو جاری رکھنا ضروری سمجھتے ہیں تا کہ اُسی بنیاد پر دوبارہ منتخب ہو سکیں۔

☆☆☆

نفرت کے سایہ تلے

انسانوں کی......اچھائی......بھلائی......بہتری کیسی

زمانے میں تبدیلی آچکی ہے......دنیا انسانیت کی طرف رواں دواں ہے

سچ، مثبت سوچ، دیانتداری، ایمانداری، محبت برداشت، رواداری، برابری، انصاف، دوسروں کی عزت واحترام کرنے والوں سے ہی اچھائی کی امید رکھی جا سکتی ہے۔ دنیا کے اچھے معاشرے ایسے لوگوں سے ہی وجود میں آتے ہیں۔ جس معاشرے کے لوگ ایسی نفرت کو دور

کرنے کا فیصلہ کرلیں وہ آگے بڑھ جاتے ہیں۔نظام کی بہتری کی وجہ سے امن وسکون، جان کے تحفظ، روزگار، خوراک کے معاملے میں بےفکری کی زندگی گزارتے ہیں۔

نفرت کا شکار لوگ آپس میں لڑائی جھگڑے، افراتفری ،نفسانفسی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

نوٹ: جھوٹ، نا انصافی، بدعہدی، دھوکہ، حق تلفی، ظلم کرنے اور کسی دوسرے کے اعتقاد کی تذلیل اور اعتماد کو ٹھیس پہنچانے سے نفرت کی بنیاد پڑتی ہے۔ مفاد پرست قسم کے رہنما لوگ انسانوں کے جذبات بھڑکا کر اپنے پوشیدہ مفاد ومقاصد حاصل کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

معاشرہ جہاں الفاظ شرمندہ ہوتے ہوں

دنیا میں انسانوں کے کئی معاشرے ایسے ہیں جہاں سچ، دیانتداری، ایمانداری، انصاف، تحفظ، بےلوث خدمت، خلوص، ذمہ داری، برابری، میرٹ، نظم وضبط، اتفاق، اخلاق، عزت، احترام، شرم وحیاء، حق، جائز، برداشت، رواداری، مزدوری، تنخواہ، خالص اصلی سستی اشیاء، روشنی، وقت کی پابندی، احتساب، محاسبہ، آئین، قانون اور انسانیت جیسے اچھے معنی والے الفاظ اکثر وبیشتر پریشان اور شرمندہ رہتے ہیں۔

یہ کیسے معاشرے......؟

وہاں رہنے والے انسان کیسے رہتے ہوں گے؟

وہاں کے ذمہ دار لوگ...... بااختیار لوگ...... رہنما لوگ

کیسے لوگ ہوں گے؟

☆☆☆

اپنا مذاق بننے والے لوگ

ہنسنا ایک فطری عمل ہے۔انسان کوئی لطیفہ سننے پر ہنستا ہے یا کوئی مزاحیہ بات سننے پر

ہنستا ہے۔کبھی کسی کی نادان یا ابنارمل حرکت پر ہنستا ہے۔

دنیا میں بعض انسانوں کے معاشرے ملکی قانون پرسختی سے عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے افراتفری، نفسانفسی، ظلم، ناانصافی، جان کے عدم تحفظ، کرپشن، بیروزگاری پرمبنی ہوتے ہیں۔ایسے معاشروں کا باقی دنیا کے اچھے معاشروں کے لوگ مذاق اڑاتے ہیں۔کسی بھی معاشرے کے لوگ اپنے گزرتے ہوئے معاشرتی حالات کودیکھ کراندازہ لگا سکتے ہیں کہ کہیں دنیا کے لوگ ان کا مذاق تو نہیں اڑا رہے۔ایک معاشرے میں شامل وہاں کے رہنے والے تمام افراد ہوتے ہیں۔حکمران، قانون ساز، انتظامیہ، عدلیہ، اداروں کے لوگ، افسران، عام ملازمین، کاروباری لوگ، سیاسی، مذہبی رہنما اور ورکر لوگ، کاشتکار، مزدور غرضیکہ زندگی کے ہر شعبے میں تعلق رکھنے والے انسان۔

دنیا میں کوئی بھی انسان اپنا مذاق خود بنا پسند نہیں کرے گا۔

خود اپنا مذاق بننے والے لوگ (معاوضہ لینے والے) جوکر کہلاتے ہیں......یا

ذہنی مریض کہلائے جاتے ہیں۔

☆☆☆

آنے والا کل

عام طور پر انسان یہ کہہ دیتا ہے کہ آنے والا کل کس نے دیکھا؟ ایک لحاظ سے درست ہے کہ انسان کو اپنے اگلے سانس یا لمحے کا علم نہیں ہوتا کہ وہ زندہ رہے گا یا نہیں (حادثات، آفات اچانک اموات)

آنے والا کل (مستقبل) انسان کی اگلی نسل دیکھتی ہے۔جیسے حاضر زمانے کا انسان اپنے سے پچھلی نسل کا آنے والا کل دیکھ رہا ہے۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ حاضر زمانہ انسان اپنا حال اچھی طرح گزارنے اور اپنی اگلی نسل کی بہتری بھلائی کے لیے کوشش کرتا ہے۔

اگلی نسل کی اچھی بنیاد حال زمانہ یعنی آج رکھی جاتی ہے۔

جیسی بنیاد آج کی نسل رکھے گی ویسا ہی نظام اگلی نسل دیکھے گی۔

کرپشن کا نظام......یا......انصاف کا نظام

نوٹ: صرف زندہ رہنے کے لیے پانی، پتی، جڑی بوٹیوں سے گزارہ کرتا رہا ہے اور کر سکتا ہے۔ دنیا میں معاشرتی زندگی قائم ہونے سے پہلے قانون کے بغیر زندگی کو وحشی اور جنگلی کہا جاتا تھا۔

☆☆☆

فرد کی تعلیم ہر ملک و قوم کی اپنی ضرورت ہے

انسان کے اچھائی اور برائی کی تمیز کرنے اور عقلی شعور میں اضافہ کیلئے علم حاصل کرنا نہایت ضروری سمجھا گیا ہے۔ اچھی اور بہتر زندگی گزارنے کیلئے تعلیم حاصل کرنا ہر انسان کی ضرورت ہے۔ کسی ملک کے افراد کے علم میں اضافہ کیلئے تعلیم کے آسان مواقع سستے اور برابری کی سطح پر فراہم کرنا اُس کے حکمرانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

تعلیم حاصل کرنا اگر مہنگا ہو جائے تو غریب و درمیانے درجے کے لوگوں کے لیے مشکل اور ناممکن ہو جاتا ہے جو انسانیت کی بھلائی کیلئے ایک نقصان دہ بات ہے۔ امیر تو پہلے ہی امیر اور دولت مند ہوتے ہیں ان کو علم حاصل کرنے کی شاید ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

فراہمی تعلیم کی سہولت مہیا کرنے والے ادارے اتنے مہنگے کیوں؟

تعلیمی ادارے تعلیم کی پہنچ سے دُور کیوں؟

دنیا کے ہر فرد کو علم حاصل کرنے کے برابر اور سستے مواقع فراہم ہونے میں انسانیت کی بھلائی کا راز ہے۔ فراہمی تعلیم کو کاروباری انداز میں چلانا انسانیت کیلئے مضر ہے۔

☆☆☆

مردم خور (Man eator)
انسان......ملک

پرانے زمانے میں جاہلیت کی وجہ سے انسان مردم خور بھی ہوتے تھے۔ یعنی انسان انسانوں کو بطور خوراک کھا جاتے تھے۔ آج کل کی دنیا میں طاقتور ملک مختلف طریقوں، ہتھکنڈوں

سے چھوٹے ملکوں کے وسائل چھینتا ہے اور عالمی مالیاتی اداروں کے ذریعے معاشی طور پر مفلوج کر دیتا ہے۔ ایسا کرنے سے وہ دوسروں کی دولت اور وسائل اپنے ملک کے عوام کو مہیا کرتا ہے۔ اور چھوٹے ملکوں کے عوام بھوک اور فاقے سے مرجاتے ہیں۔

بڑے ملک کا ایسا عمل مردم خوری کے برابر ہے

آج کل کی دنیا میں مردم خور ملک کون......؟

☆☆☆

اپنی ذات سے باہر نکلنے کو کوئی تیار نہیں بہتری کیسے ہو؟

دنیا کے کئی معاشرے نفسا نفسی، معاشی بدحالی، ظلم، نا اصافی، بیروزگاری، مہنگائی اور لوٹ مار کا شکار ہیں۔ ان میں رہنے والے اپنی اپنی ذات میں قبیلہ ازم، برادری ازم، پارٹی ازم، فرقہ واریت، پیشہ ازم، جیسے تعصب اور نفرت کا شکار ہیں۔ ہر ایک اپنے مفادات میں قید ہے۔

لوگوں کے مجموعے کو معاشرہ کہتے ہیں

انسانوں کے مشترکہ اجتماعی مسائل ہوتے ہیں

صاف پانی، سستی خوراک، انصاف، سستی تعلیم، روزگار، میرٹ

لوگ اپنی تنگ نظری، تعصب اور نفرت آمیز خیالات سے باہر نکلتے ہیں تو مسائل حل ہوتے ہیں۔ جن ملکوں اور معاشرے کے لوگ ایسا کر لیتے ہیں۔ وہ اچھے اور بہتر حالات میں زندگی گزارتے ہیں۔

مرضی عوام کی......جس طرح رہنا چاہتے ہوں

ترقی پذیر غریب ملکوں کو سازشوں اور ایجنٹوں کے ذریعے جان بوجھ کر ویسا ہی رکھا جاتا ہے۔

دوسری جنگ عظیم 1945ء کے بعد کی دنیا کی حالت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

پاکستان کے عوام اگر اپنی بہتری چاہتے ہیں تو ہر قسم کے تعصب سے نکلنا ہوگا ورنہ تعصبات کی وجہ سے فائدے اٹھانے والے چند مخصوص گروپ کے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور ہر ذات پیشہ علاقہ کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رہے گی۔ مہنگائی اور کرپشن جیسی دلدل میں پھنسی رہے گی۔

انسانی زندگی کے مختلف کردار

دنیا میں انسانی زندگی میں مختلف کردار نظر آتے ہیں۔ سب لوگ اپنے کام نہایت دیانتداری اور ایمانداری سے سرانجام دیتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بظاہر نیک پارسا نظر آتے ہیں لیکن عملی طور پر انسانیت کے قوانین کے خلاف کام کرتے ہیں۔ ان میں بعض کے ماتھے پر عبادت کا نشان بھی ہوتا ہے۔ معلوم نہیں یہ ایسی صورت بنا کر عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ شکل کیسی......اور......عمل کیسا؟ (ظلم، رشوت، لوٹ مار، ملاوٹ، ناجائز منافع خوری، دھوکہ دہی، جعل سازی، ذخیرہ اندوزی، کمیشن خوری وغیرہ)

ایسے لوگ انسانیت کے دشمن ہوتے ہیں۔

رہنما خاموش......؟ نمائندے خاموش......؟ ادارے خاموش......؟

خدا دلوں کے بھید اور نیتوں کے حال جانتا ہے۔

☆☆☆

اچھے انسان اور برے انسان کی تعریف

دنیا میں اچھے عمل والے انسان کو دوسرے انسان اچھا اور برے عمل والے انسان کو برا کہتے ہیں۔ جو شخص سچ، علم، مثبت سوچ کے ساتھ انصاف، امانت، دیانت کی زندگی گزارے تو کیا دوسرے لوگ اُس کو برا کہیں گے؟ کیا دوسرے لوگ اس کو اچھا کہیں گے یا برا......؟

جس انسان کو دوسرے انسان برا سمجھتے ہوں...... برا کہتے ہوں

خدا کے نزدیک وہ کیسا ہوگا......؟ انسانی عقل کیا کہتی ہے......؟

اچھے عمل سے دنیا میں اچھائی کی خوشبو پھیلتی ہے۔

یہ انسانوں پر منحصر ہے کہ وہ اپنے معاشرہ کو کیسا رکھنے چاہتے ہیں۔ خوشبو دار...... یا..............؟

معاشرے میں تمام رہنے والوں کی مشترکہ ذمہ داری ہوتی ہے اسی لیے قانون بنائے جاتے ہیں۔ ذمہ داری اور احتساب دونوں برابر کے عمل ہیں۔

ان کا توازن برقرار نہ رہے تو معاشرے میں افراتفری، نفسانفسی پھیل جاتی ہے۔ ایسے حالات انسانوں کے لیے جان کے عدم تحفظ، بے سکون ماحول، تباہی و بربادی کا باعث بنتے ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

انسانی شکل...... کردار اور آئینہ

انسان کا انسان ہونا ہی خدا کی ایک عطا کردہ نعمت ہے۔

انسان کو دو مختلف صورتوں میں پیدا کیا گیا ہے "مرد اور عورت"

ہر انسان اپنا چہرہ صاف رکھتا ہے اور آئینہ ضرور دیکھتا ہے۔

ہر انسان خوبصورت ہے

دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کے لیے پیغمبروں کے ذریعے رہنمائی فرمائی گئی اور انسانیت کے بنیادی اصول بتلائے گئے۔ سچ بولنا، انصاف کرنا، دیانتداری، امانتداری، کسی دوسرے کا جانی و مالی نقصان نہ کرنا، برابری کا سلوک، عزت شفقت کرنا، دھوکہ فریب نہ کرنا، ضرورتمند کی مدد کرنا، اخلاقی حدود بھی بیان کی گئیں ہیں اور سزائیں بھی مقرر کی گئی ہیں۔

جس طرح ہر انسان اپنے چہرے کی صفائی رکھتا ہے، آئینہ دیکھتا ہے اسی طرح روزانہ کردار کے آئینے میں بھی اپنے آپ کو دیکھ لے تو زندگی صاف ستھری اور خوبصورت گزر جاتی ہے۔

زندگی کے ہر شعبے میں کام کرنے والے اپنے اپنے مقرر کردہ دائرہ کار میں رہ کر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کتنے صاف چہرے کے مالک ہیں؟

اپنی عقل، اپنا فرض......اپنا چہرہ، اپنا آئینہ

صاف چہرے......اپنی بھلائی......قوم کی بھلائی۔

☆☆☆

جھوٹ ایک بیماری اور معاشرہ

انسانوں کے کسی معاشرے کی سب سے مہلک بیماری 'جھوٹ' ہے۔ یہ بیماری انسان کے گھر سے سروع ہوتی ہے۔ جب والدین اپنے بچے سے جھوٹ بولتے ہیں۔ جب بچہ اپنے والدین کو جھوٹ بولتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جب بچہ کسی غلطی کی وجہ سے والدین یا استاد سے مار کھانے سے بچنا چاہتا ہے۔

جھوٹ کی وجہ سے انسانوں کے معاشرے میں دوسری برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

جھوٹ سے بچنے میں انسانوں کی بہتری اور بھلائی ہے۔

☆☆☆

نفرت کی شراب

جب سے انسانی زندگی میں تہذیب وتمدن کا آغاز ہوا انسان نے خوراک کی طرف توجہ دی کچھ کھانے تیار کرنے کے علاوہ مشروبات بھی بنانے لگا۔ انہی میں سے ایک مشروب شراب کہلاتی ہے۔ یہ مختلف نباتات اجناس کی کشیدگی سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کو پینے سے انسانی جسم میں موجود خون کی گردش میں تیزی آجاتی ہے یہی خون جب دماغ میں پہنچتا ہے تو انسان اپنے آپ کو زیادہ طاقتور، عقل مند محسوس کرنے لگتا ہے۔ مستی میں آجاتا ہے۔ خون میں شراب کی مقدار زیادہ ہوجائے تو انسان اپنے نارمل حواس کھو بیٹھتا ہے جس سے اُس کی اپنی ذات کے علاوہ دوسروں کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب میں اس کے استعمال پر پابندی ہے۔ اس کے باوجود بعض ممالک میں شراب کے استعمال کرنے کے سلسلے میں قانون بنادیئے گئے ہیں جس میں اس کے پینے کی حد مقرر کردی گئی ہے کہ اگر شراب کا عنصر خون میں ایک مقررہ مقدار سے زیادہ پایا جائے تو اس کو ڈرائیونگ کرنے سے منع، بعض دفعہ ایسا کرنے والے کو جیل بھی بھیج دیا جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح جب ایک انسان کو کسی دوسرے انسان کی تحریر، تقریر، گفتگو یا عمل سے تکلیف پہنچتی ہے تو انسانی دماغ میں اُس انسان کے لیے ناپسندیدگی کا عمل شروع ہوجاتا ہے سوچ میں منفی اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ زیادہ ہونے پر ایسی سوچ نفرت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ انسانی

دماغ کی فیکٹری میں جب نفرت کے اثرات بڑھ جائیں تو انسان دوسرے کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتا ہے بعض اوقات جان سے بھی مار دیتا ہے۔کبھی چھوٹی لڑائی بڑھ کر بڑی جنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ایسے سارے عمل کو نفرت کی شراب کے نشے سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔جس طرح شراب پینے سے انسان اپنا ذہنی توازن برقرار نہیں رکھ پاتا تو اسی طرح دماغ میں نفرت کی حدت زیادہ ہونے کی وجہ سے بھی انسان نارمل ہوش وحواس میں نہیں رہتا اور قتل و غارت شروع کر دیتا ہے۔نفرت پر اکسانے والے یا نفرت کی بنا پر دوسروں کو نقصان پہنچانے والے ایسے انسانوں کو بجا طور پر نفرت کے شرابی کہا جاسکتا ہے۔

ایسا عمل رنگ ونسل ،قبیلہ برادری، علاقائی تفریق کی وجہ سے، سیاسی اختلاف یا مذہبی منافرت یا فرقہ واریت کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔عام شراب کے نشے سے انسانوں کو کم نقصان پہنچتا ہے لیکن نفرت کے شرابیوں کی وجہ سے انسانوں کی غارت گری سے انسانیت کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔سینکڑوں بے گناہ لوگ انسانی زندگی سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔خاندان اجڑ جاتے ہیں۔

نفرت کی شراب کے نشے سے بچنے میں انسانیت کی بقاء اور بھلائی ہے۔

☆☆☆

انسانی شعور کی جدید دنیا

نہ کوئی روسی، امریکی، انگلش یا افریقن
نہ کوئی عربی، برازیلی، چینی، جاپانی یا ہندی پاکستانی
سب انسان ہیں......سب انسان
ہاتھ، پاؤں، بازو، آنکھ، ناک، کان، زبان......خون کا رنگ......سب ایک جیسا
پھر دنیا میں......اتنا تعصب کیوں......اتنی نفرت کیوں......؟
تعصب کی یہ دیواریں توڑنا ہوں گی......نفرت کی یہ دیواریں گرانا ہوں گی
ایسی سب پرانی......جذباتی اور مفادات کی سوچ
نیا شعور......نئی سوچ......سب جئیں بنیادی سہولتوں کے ساتھ

پانی، روٹی، صحت، علاج، تحفظ، انصاف ...... برابری کے ساتھ
عزت احترام برداشت کے ساتھ...... امن اور خوشیوں کے ساتھ
یہ میری یا تیری نہیں ...... یہ دنیا سب کی
اس کے وسائل/ ذرائع سب کیلئے ...... بلا کسی رنگ نسل عقیدے مذہب وملت کے
عورت مرد، چھوٹے بڑے، بچے بچیاں سب کیلئے
آج نہیں تو...... کل ایسا ہونا ہے
کیوں نہ آج سے شروع کریں
بھلائی...... سب انسانوں کی!

☆☆☆

بندر...... انسان نما بندر اور معاشرے

دنیا میں جانوروں کی بے شمار اقسام ہیں۔ بندر ایک واحد جانور ایسا ہے جس کی جسامت اور حرکات انسانوں کے جسم اور حرکات سے ملتی جلتی ہیں۔ ماضی کے ایک سائنسدان ڈارون نے یہ کہا تھا کہ انسان پہلے بندر تھا۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ اس میں تبدیلی آ گئی اور انسان بن گیا۔ بندر کی عادات میں خوراک کیلئے ایک درخت سے دوسرے درخت پر چھلانگ مار کر جانا شامل ہے۔

دنیا کے معاشرے میں زندگی کے مختلف شعبوں میں ایسے انسان نما بندر موجود ہوتے ہیں جو خوراک کے لیے اپنی سوچ وفکر اور وفاداریاں تبدیل کر کے اقتدار کے درخت پر چھلانگ لگا جاتے ہیں۔ بعض اوقات اصل بندروں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ شاید یہ انسان نما بندر ڈارون کے نظریہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

صحافت ہو یا سیاست

زندگی کے دونوں شعبے صحافت اور سیاست انسانوں کی خدمت اور رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہیں اور عبادت کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان شعبہ جات میں چھوٹی یا بڑی سطح پر بغیر کسی لالچ/ مفاد

کے کام کرنے والا ہر فرد ایک عظیم انسان ہوتا ہے۔

فیصلہ ان شعبوں سے وابستہ انسانوں کا ہے......عبادات یا مفادات

انسان خدا کی بہترین تخلیق ہے۔

☆☆☆

ایک انسان کی دعا

اے خدا......!

انسان کو بطور انسان اپنی پہچان کرنے کا خیال دلا

انسانوں کو انسان کی قدر و قیمت کا احساس دلا

ایک انسان کو دوسرے انسان کو بھی......

اپنے جیسا ایک انسان سمجھنے کا خیال اور احساس دلا

انسان کو انسانوں کی بھلائی کرنے کا خیال دلا، باعمل بنا

اے خدا......!

ایسی سوچ اور خیال انسان کے دل و دماغ میں نہ آسکے

جس سے کسی انسان کی بات یا عمل سے دوسرے انسانوں کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچے۔

آمین!

☆☆☆

یہ کیسی خوشی

ایسی خوشی......کیسی خوشی

جو دوسروں کو نقصان پہنچا کر حاصل کی جائے

جو دوسروں کو دکھ دے، غم دے

ایسی خوشی......اپنے کو دھوکہ دہی اور عارضی خوشی

خوشی ایسی کہ اس کے اثر سے..... دوسرے بھی خوش ہوں

کسی کی مدد کر کے..... بھوکے کو کھانا کھلا کے

ایک دوسرے کو برابر سمجھ کے

ایسی خوشی ہمیشہ کے لیے خوشی

جب بھی سوچے..... خوشی ملے!

☆☆☆

دنیا میں مذہب یا عقائد کی بنا پر بے فائدہ جھگڑے

دنیا میں ہمیشہ سے مختلف وجوہات کی بناء پر انسانوں کے درمیان لڑائیاں جھگڑے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ خوراک پیدا کرنے والے علاقوں پر اپنا تسلط قائم کرنا، کسی حکمران کا اپنے ملک کا رقبہ وسیع کرنے کے لیے دوسرے علاقے فتح کرنا لیکن زیادہ تر وسائل پر قبضہ کرنا ہی مقصود ہوتا تھا۔ کچھ عرصہ قبل انسانوں کے درمیان مذہبی عقائد کی وجہ سے بھی لڑائی جھگڑے ہونا شروع ہو گئے۔ ایک مذہب کے لوگ اپنے مذہب کو برتر سمجھتے ہوئے دوسرے مذہب کے لوگوں سے ناروا سلوک رکھتے ہیں اور مختلف طریقوں سے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی خیال اور عمل کی وجہ سے ایک مذہب/فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ دوسرے فرقہ کے بانی یا کسی بزرگ کے متعلق نازیبا اور غیر اخلاقی الفاظ استعمال کر جاتے ہیں۔ ہر مذہب یا فرقہ کے رہنما کو ماننے والے، چاہنے والے اس سے ذہنی اور جذباتی لگاؤ رکھتے ہیں۔ جب کوئی دوسرا شخص کسی مذہب یا فرقہ کے رہنما / بزرگ کے متعلق گفتگو، تقریر یا تحریر میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے تو اس رہنما کے پیروکار کے سنتے وقت یا پڑھتے وقت دماغ میں موجود عقلی خلیوں کا جذباتی خلیوں سے رابطہ ہوتا ہے جس سے ذہن میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے جو اس کو غصہ دلاتا ہے۔ پھر وہ غصہ انتقام میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور نوبت مار کٹائی، قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسے جھگڑوں سے دونوں فریقوں کا نقصان ہی ہوتا ہے فائدہ کسی کا نہیں ہوتا۔

کسی فرقہ کے رہنماؤں کا یہ مفاد ہو سکتا ہے کہ نفرت انگیز باتیں کر کے انسانوں کے

جذبات کو ابھار کر ایک دوسرے کے خلاف رکھا جائے تا کہ ایسے رہنما کے ماننے والے اس کے ساتھ جڑے رہیں۔ اس میں مالی یا ذہنی تسکین کا عنصر بھی پوشیدہ ہوسکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہوسکتا ہے کہ ایسا کرنے والے لوگ کسی غیر مذہب کے مفاد کیلئے اپنی نادانی میں غیر شعوری طور پر ایجنٹ کا کام کر جاتے ہوں۔ کسی مذہب کے اگر دو فرقے آپس میں جھگڑیں گے تو غیر مذہب والوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ ان کے مذہب کی تعلیمات اچھی ہیں۔ اگر دو مذاہب کے ماننے والے مذہبی عقائد کی بنا پر آپس میں جھگڑا کریں گے تو تیسرے مذہب کے ماننے والوں کو موقع مل جائے گا کہ ان کے مذہب کی تعلیمات اچھی ہیں۔ انسان کے اندر محبت، اتفاق، ہمدردی کے ساتھ نفرت، بغض، حسد اور خود غرضی کے جذبات بھی موجود ہوتے ہیں۔ یہ انسان کے اختیار میں ہوتا ہے کہ وہ کن چیزوں کو اختیار کرتا ہے۔ اگر نفرت سے بچنا چاہتا ہے تو اس کو ایسی تحریروں کے پڑھنے سے، ایسی تقریروں کے سننے سے پرہیز واحتیاط کرنا ہوگی جو انسانوں کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی کر دیتی ہیں۔ صرف یہی نہیں کافی بلکہ ایسا کرنے والوں کو منع واجتناب بھی کروانا ہوگا۔ کیونکہ جھگڑوں کا اثر کبھی ان کی پُرسکون زندگی پر بھی برا اثر ڈال سکتا ہے۔ یہ سب انسان کے اختیار میں ہوتا ہے اگر انسان اس کا صحیح اور مثبت استعمال کرے۔ یہ اختیار ہر انسان کو خدا کا عطا کردہ ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ مختلف مذاہب اور فرقوں کے ماننے والے ایک دوسرے کے مذہب وفرقہ، بزرگوں اور رہنماؤں کے متعلق اپنی گفتگو، تقریروں میں ایسے الفاظ نہ استعمال کریں جن سے انسانوں کے درمیان اشتعال پیدا ہونے کا خدشہ ہو۔ اگر تحریروں میں ایسی باتیں لکھی ہوئی ہیں تو ان کو حذف کیا جاسکتا ہے۔ دنیا میں چھ ارب پچاس کروڑ انسان بستے ہیں کیا ایک مذہب یا فرقہ کے لوگ دوسرے مذہب یا فرقہ کے لوگوں کو جان سے مار کر سب کو ختم کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو ابھی تک ایسا ہوا کیوں نہیں؟ ایسا کبھی نہیں ہوا؟

قرآن میں فرمان الٰہی ہے:

سورۃ الانعام آیت نمبر 108 ''اور نہ گالیاں دو ان کو جنہیں...... پکارتے ہیں یہ اللہ کے سوا کہ یہ لوگ برا بھلا کہنے لگے اللہ کو...... حد سے بڑھ کر اپنی جہالت کی بناء پر۔'' (یہ انسانوں کیلئے ایک اشارہ ہے کہ کسی کو برا بھلا کہو گے تو وہ......)

سورۃ الحج آیت نمبر 17 ''جو لوگ مومن یعنی مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور مشرک خدا ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دیگا بے شک خدا ہر چیز سے باخبر ہے''۔

بنی نوع انسان کو اپنے مذاہب اور عقائد کی بناء پر لڑنے جھگڑنے کی بجائے انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے سرگرداں ہونا چاہیے تاکہ دنیا میں انسان امن و سلامتی کے ساتھ رہ سکے۔ دنیا کے تمام مذاہب یہی سبق دیتے ہیں۔

ایک دوسرے کو برداشت کرنے میں ہی انسانیت کی بہتری اور فلاح ہے۔

☆☆☆

کرپشن سے انسانوں کے دکھ بڑھتے ہیں......مثال پاکستان

کرپشن کرنے والوں کو بھی دکھ کا سامنا رہتا ہے۔ جب ہر فرد ادارہ کرپشن کرے گا تو عدل و انصاف، امن و امان کا نظام کیسے قائم رہے گا؟ شاید ہر بڑے نے یہ خیال کیا کہ ''کوئی فرق نہیں پڑتا'' تریسٹھ سال بعد کتنا فرق پڑ گیا۔ اگر ملک کے حالات اچھے ہیں تو پھر کہا جا سکتا ہے کہ کرپشن معاشرے کے لیے زہر قاتل ہوتی ہے۔

ہر شخص کے کام کرنے کا معاوضہ (تنخواہ) گزارے کے مطابق ہو اور احتساب و انصاف کا نظام مضبوط بنیادوں پر قائم ہو تو زندگی کے ہر شعبے میں کرپشن کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ سرکاری ادارے ہوں یا کاروباری ادارے ہوں۔

دنیا کے جن ملکوں میں احتساب اور انصاف کے اصول پر مضبوط نظام ہے ان ملکوں کے لوگ اچھی اور بہتر زندگی گزارتے ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

دُکھ دینا اور دکھ دور کرنا

کسی انسان کا دوسرے انسان یا انسانوں کو دکھ دینا برائی اور گناہ ہے۔ کسی انسان کا دوسرے انسان یا انسانوں کے دُکھ دور کرنا نیکی اور ثواب ہے۔

انسان ایسا خود خیال کر سکتا ہے کہ وہ کیا کرتا ہے؟

یہ زندگی تھوڑے عرصے کی ...... دُکھ دے کر جی لیں ...... یا ...... دکھ دور کر کے جی لیں دنیا میں انسانیت اور آخرت میں حساب پر یقین رکھنے والوں کے لیے۔

☆☆☆

انسان خود ہی ظالم اور خود ہی مظلوم ہے

ظالم ...... جب انسان کھانے میں بے احتیاطی کرتا ہے اور اپنی بھوک سے زیادہ کھا جاتا ہے۔

مظلوم ...... جب زیادہ کھانے سے جلد یا بدیر بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے اور پھر چارپائی پر لیٹا ہوتا ہے۔ بعض اوقات معذور ہو جاتا ہے۔

دنیا میں انسانوں کی اکثریت دو وقت کی پوری خوراک سے محروم رہتی ہے۔

کھانے میں سادگی اختیار کرنے اور تھوڑی بھوک رکھ کر کھانے سے انسان صحت مند اور تندرست رہتا ہے۔

ایسا کرنے سے کھانا ضائع ہونے سے بچ سکتا ہے۔ جس سے خوراک سے محروم لوگوں کی بھی محرومی ختم ہو سکتی ہے۔

نوٹ: بعض لوگ شادی یا دیگر دعوتوں میں پلیٹ میں کھانا زیادہ ڈال کر ضائع کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

نسل در نسل زندگی کا جاری عمل

دنیا میں انسانوں کی زندگی ایک عمل سے گزرتی رہتی ہے۔ جو لوگ اس جاری عمل کی حقیقتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اپنے نظام میں اچھی تبدیلیاں لاتے رہتے ہیں۔ وہ دنیا میں آگے

بڑھ جاتے ہیں۔ جوایک جگہ ساکت وجامد رہتے ہیں۔وہ دوسروں کے محتاج ہو جاتے ہیں۔آج کل قوموں کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ خالی نعروں کے پیچھے بھاگتے رہیں اور سالہا سال اپنے مسائل کے حل ہونے کا انتظار کرتے رہیں۔نسلوں کا آنے جانے کا عمل جاری رہتا ہے۔دنیا میں حاضر سروس نسل کی ذمہ داری ہوتی ہے۔کہ وہ اپنے لیے اور آنے والی اگلی نسل کے لیے زندگی کا نظام اچھا بنائے۔

نہیں تو آنے والی نسل اپنے بزرگوں کو اچھے لفظوں سے یادنہیں کرتی۔

☆☆☆

دنیا میں انسانیت

دنیا میں انسانیت ملکوں کی سرحدوں کے اندر محدود ہے۔امریکہ یورپ کے ملکوں کی انسانیت الگ ہے، دبئی اور دیگر ملکوں کی انسانیت الگ ہے۔غریب ترقی پذیر ملکوں کی انسانیت الگ ہے۔غریب ملکوں کے لوگ ترقی یافتہ ملکوں کے سفارت خانوں کے باہر ویزے کیلئے انسانیت کی ایک لمبی لائن میں کھڑے ہوتے ہیں۔غریب ملک کے لوگ اپنی زندگی کی قسمت بہتر بنانے کے لیے دوسرے امیر ملک میں جانے کے لالچ میں لانچوں میں سفر کرتے ہیں۔بعض اوقات ڈوب کر مر جاتے ہیں۔بعض انسان بڑے بڑے کنٹینرز میں بند ہو کر امیر ملک پہنچنے کی کوشش میں سفر کے دوران مر جاتے ہیں۔

☆☆☆

کیا انسانیت کو قتل کرنے پر جنت مل سکتی ہے؟

انسان خدا کی سب سے قیمتی پیاری تخلیق کردہ مخلوق ہے۔جو بے گناہ انسانوں کو مارے گا۔کیا خدا اسے اس کے بدلے جنت دے گا۔

بیٹا اگر کوئی گھر کی چیز کو توڑ دے تو باپ اسے سزا دیتا ہے۔

کیا خالق انسان کو جان سے مارنے والے کو سزا یا انعام دے گا

ایک سمجھدار یا ناسمجھ میں فرق ہوتا ہے؟
فیصلہ انسانوں پر۔

☆☆☆

میں کیا ہوں

دنیا کے تمام انسان مجھ سے زیادہ صاحب علم ہیں۔ میں سب سے کم علم انسان ہوں ۔دنیا کے تمام انسان مجھ سے زیادہ طاقتور ہیں، میں سب سے کمزور ہوں۔

میں کسی بھی انسان کے پیر کے نیچے کی مٹی کا ایک ذرہ ہوں۔

انسان مٹی سے بنایا گیا ہے۔ میں ایک گناہ گار انسان ہوں۔ میری کسی تحریر سے یا میری کسی حرکت سے کبھی بھی کسی کو دکھ پہنچا ہو تو تکلیف ہوئی ہو تو وہ مجھے معاف کر دے۔

میری درخواست ہے کہ کوئی بھی انسان بیٹی بیٹا بہن بھائی یا بزرگ میری رہنمائی فرمائیں مجھے اپنے مشورے سے مستفید فرمائیں اگر کوئی مجھ سے رابطہ نہیں کر سکتے تو میرے لیے دعا ہی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُس بات کی ہدایت دے جس بات کا مجھے خیال دلانا چاہتے ہوں۔

☆☆☆

انسان کی بھلائی کر سکتے ہو

تو مجھے کیا دے سکتا ہے......اگر مجھے کچھ نہیں لینا
دے سکتے ہو تو......کوئی اچھی سوچ دو......اچھی فکر دو
میں تجھے کچھ دے سکتا ہوں......کوئی نیکی کرنے کی فکر دے سکتا ہوں
دل کرتا ہے تو سن لے......نہیں دل کرتا تو نہ سن
عجب زمانہ ہے نیکی کرنا تو کیا......نیکی سننے سے ڈر لگتا ہے
پھر بھی تھوڑی سی سن لے......انسانوں کا کچھ بھلا کر سکتے ہو......تو کر لے
زیادہ نہیں تو......تھوڑا ہی کر لے

انسانوں کا بھلا کر لے......انسانوں کا بھلا کر لے

اپنا بھلا کر لے......بچوں کا بھلا کر لے

زیادہ نہیں تو تھوڑا ہی بھلا کر لے

کسی یتیم کا خیال کر لے...... کسی نادار کا خیال کر لے

کسی غریب کی مدد کر لے...... کسی بھوکے کو کھانا کھلا دے

عورت کی عزت کر لے...... بزرگ کی خدمت کر لے

کسی بیمار کی مدد کر لے......ہمسایہ کا خیال رکھ لے

ظلم سے پرہیز کر لے...... بے کس، مجبور پر رحم کر لے

عدل کر لے......انصاف کر لے

زیادہ نہیں تو تھوڑا ہی بھلا کر لے...... کسی کا بھلا کر دے......اپنا بھلا کر لے

یہ نظم ساؤتھ ایشیا کے ممالک کی بین المذاہب ہم آہنگی کے موضوع پر کانفرنس میں پڑھی گئی جو 21-22 اپریل 2007ء کو زیرِ صدارت وزیراعظم بھارت من موہن سنگھ دہلی میں منعقد ہوئی۔

☆☆☆

ریاست۔ حکومت۔ ادارے

(تیسرا حصہ)

دنیا میں ساٹھ فیصد بے وارث لوگ

دنیا میں عام طور پر جہاں الیکشن ہوتے ہیں وہاں ووٹ ڈالنے کی شرح تقریباً چالیس فیصد ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اکیس فیصد ووٹ حاصل کرنے والی پارٹی کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ اور وہ پارٹی زیادہ تر اپنا ووٹ بنک قائم رکھنے کیلئے اپنی ہی پارٹی کے لوگوں کے جائز کام کرتی ہے۔ اسی طرح اگلی دفعہ دوسری پارٹی والوں کے جائز کام ہو جاتے ہیں۔ جبکہ باقی ساٹھ فیصد لوگ بے وارث رہ جاتے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے دنیا میں تقریباً ساٹھ فیصد لوگ بھوک، ننگ، افلاس اور دیگر انسانی مسائل سے دوچار ہیں۔

یہ دنیا سب انسانوں کی ہے۔ سب انسانوں کو مل جل کر ایسی کوشش کرنی چاہیے جس سے سب انسانوں کے حالات بہتر ہوں تاکہ سب لوگ اچھی زندگی بسر کر سکیں۔ وگرنہ صورتحال اس کے برعکس بھی ہو سکتی ہے۔ آج کے امیر آنے والے کل کے منگتے بھی ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

عوام کا آپس میں شریکہ اور ان کے مسائل

غریب ملکوں کے عوام اپنے اپنے گاؤں، محلّہ، شہر، ذات برادری، قبیلہ کی صورت میں رہتے ہیں۔ ان میں ایک بڑی خصوصیت پائی جاتی ہے کہ اگر ان کے ایک گروپ نے کسی ایک پارٹی کی حمایت کا اعلان کیا تو دوسرا گروپ دوسری مخالف پارٹی میں چلا جاتا ہے۔ کیا اس کو شریکہ کی لڑائی نہیں کہا جائے گا۔ اس شریکا کی لڑائی کی وجہ سے لیڈر حضرات تو اسمبلیوں اور اقتدار میں پہنچ جاتے ہیں اور عوام اپنی شریکا کی ضد پوری کرتے رہتے ہیں۔ لیکن عوام کے مسائل جو دونوں گروپوں کے مشترکہ ہوتے ہیں وہ حل ہونے سے رہ جاتے ہیں۔

نوٹ: کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ اگر لیڈر حضرات ان کے مسائل حل کر دیں تو پھر وہ آئندہ ووٹ کس بنیاد پر حاصل کریں گے۔ ترقی پذیر ملکوں میں جمہوریت جذبات کے کنٹرول میں چلتی ہے اور ترقی یافتہ ملکوں کی جمہوریت میں عقل و دلیل کے ساتھ کام لیا جاتا ہے۔

☆☆☆

پاکستان میں انصاف کی فراہمی میں تاخیر سے کون نجات دلائے گا؟

قیام پاکستان سے ہی ہر حکومت نے شہریوں کو انصاف کی جلد فراہمی کو اپنی ترجیحات میں شامل نہیں کیا جس کی وجہ سے انصاف کی جلد فراہمی میں تاخیر ہوتی ہے۔ کیا پاکستان میں شہریوں کو انصاف کی جلد فراہمی میں کالا باغ ڈیم کی طرح کوئی رکاوٹ ہے؟

انصاف کے انتظار میں لمبی لمبی تاریخیں۔ مقدمات کی شنوائی میں سالہا سال کی تاخیر۔

اگر انصاف کی فراہمی کیلئے مالی وسائل کی کمی ہے تو کوئی قرضہ یا امداد نہیں مل سکتی؟ اگر طریقہ کار میں قباحتیں ہیں تو ان کو دور کیا جاسکتا ہے۔ اگر ججوں کی کمی ہے تو کیا اس کمی کو پورا نہیں کیا جاسکتا؟ (اس کیلئے ضرورت کے مطابق آئین میں ترمیم کی جاسکتی ہے)

نوٹ: انصاف کی جلد فراہمی کیلئے نیشنل جوڈیشل کونسل کی سفارشات پر فوری طور پر عملدرآمد کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

ٹریفک قوانین، ترقی یافتہ ملک اور ترقی پذیر ملک

ترقی یافتہ ملکوں میں ٹریفک کے دوران کوئی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو دوسرے لوگ اس کی طرف دیکھتے ہیں تو وہ خلاف ورزی کرنے والا شرم محسوس کرتا ہے۔ اس کے برعکس غریب ترقی پذیر اور کم تعلیم یافتہ ملکوں میں جب کوئی ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے اپنی اور دوسروں کی جان خطرے میں ڈالتا ہے۔ بالخصوص ون وے کی خلاف ورزی کرتے وقت تو

دوسرے لوگ اس کو دیکھتے ہیں تو وہ بڑے فخر کے ساتھ مسکراتا ہوا گزر جاتا ہے۔

ٹریفک کے قوانین عوام کی جان و مال کی حفاظت کیلئے ہوتے ہیں۔ ٹریفک قوانین کی پابندی کیجئے۔ آپ کا کاروبار، دفتر، گھر، والدین، بچے آپ کا باحفاظت پہنچنے کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

گھرانہ/محلّہ/گاؤں/شہر/ملک۔ نمائندے اور حکمران

ایک گھرانہ چند افراد پر مشتمل ہوتا ہے، بچوں کی نگہداشت والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ایک گھرانہ دوسرے گھرانوں سے مل کر محلّہ، گاؤں بن جاتا ہے، زیادہ گھرانے مل جائیں تو شہر کہلاتا ہے اور کئی شہروں کو ملا کر ملک بن جاتا ہے۔ ان میں رہنے والے انسان اپنے مسائل کے حل کیلئے اپنے نمائندے اور حکمران مقرر کرتے ہیں۔ جن کے الاؤنس بھی مقرر ہوتے ہیں جو قومی خزانے سے ادا کیے جاتے ہیں ۔ یہ نمائندے، حکمران اپنے شہر و ملک کیلئے والدین کا رول ادا کرتے ہیں۔ جن ملکوں کے عوام صاف پانی، پوری خوراک، صحت کا مناسب خیال نہ رکھے جانے سے محروم ہوتے ہیں۔ غالباً ان ملکوں کے والدین کسی دوسری بڑی مصروفیت میں مصروف ہو جاتے ہیں اور عوام بیچارے معصوم بچوں کی طرح آہوں اور سسکیوں کے ساتھ انتظار کرتے رہتے ہیں۔ کہ کب ان کے والدین بڑی مصروفیت سے فارغ ہو کر ان کے چھوٹے چھوٹے مسائل حل کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔

نوٹ: اگر ملکوں کے والدین (نمائندے، حکمران) بڑی مصروفیت میں نہ مصروف ہوں تو دنیا میں تقریباً 60% فیصد انسان بنیادی حقوق سے محروم نہ رہیں۔

☆☆☆

تاریخ اور حکمرانوں کے عہد کی نشانیاں

تاریخ کے مختلف ادوار میں دنیا میں مختلف حکمرانوں نے اپنے اپنے عہد کی تعمیرات کی

نشانیاں چھوڑی ہیں۔مثال کے طور پر اہرام مصر، تاج محل وغیرہ۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں بعض علاقوں کے لوگوں نے اپنے آپ کو ڈاکوؤں سے محفوظ ہونے کیلئے حفاظتی اقدامات کے تحت گلیوں میں گیٹ لگوائے ہوئے ہیں۔ مستقبل میں یہ ایسے گیٹ اپنے زمانے کی یاد لیے وہیں کھڑے ہوں گے جس سے آنے والی نسل اندازہ کر سکے گی کہ یہ کس حکمران کے زمانے میں عوام نے ایسے گیٹ لگوا رکھے تھے۔جس حکمران کے زمانے میں یہ گیٹ لگے رہے تھے کیا اس کو آنے والی نسلیں اچھے حکمران کی نسبت سے یاد کریں گی؟

لوگوں کی جان و مال کے محافظ حکمران ہوتے ہیں تبھی اللہ تعالیٰ ان کو اتنا بڑا رتبہ عطا کرتا ہے۔

☆☆☆

پاکستان کے صابر اور شاکر عوام

1947ء میں دنیا کے نقشے پر ایک نیا ملک ابھرا، اس کا نام پاکستان تھا۔اس کے دو حصے تھے ایک مغربی پاکستان اور دوسرا مشرقی پاکستان۔ 1971ء میں ایک حصہ مشرقی پاکستان الگ ہوگیا۔اب اس کے اثاثے تقریباً 2 ڈالر ہیں اور باقی ماندہ مغربی حصہ پاکستان کے نام سے رہ گیا۔ اب اس کے اثاثے 13 ارب ڈالر ہیں۔اس پاکستان میں عوام کی اکثریت روزمرہ مسائل سے نبرد آزما ہے جس میں عدم تحفظ، بیروزگاری، ہسپتالوں، اچھے علاج کا فقدان، میرٹ میں ناانصافی کی شکایت، میں تاخیر اور اشیائے خوردنی میں ملاوٹ، جعلی ادویات، شام کے وقت شہر سے گاؤں اور گاؤں سے شہر سفر میں عدم تحفظ وغیرہ وغیرہ۔ان حالات میں زندگی گزارنے والے عوام دنیا میں سب سے زیادہ صابر اور شاکر لوگ ہیں اور یہ خصوصی میڈل کے حقدار ہیں۔اللہ ان کے جذبۂ برداشت میں اور اضافہ کرے۔(آمین)

☆☆☆

جمہوریت میں الیکشن اور اس کے تقاضے

دنیا میں جہاں جمہوریت ہے وہاں جب الیکشن ہوتے ہیں تو بڑی بڑی سیاسی جماعتوں

کو بڑے بڑے ادارے اور امیر آدمی الیکشن میں خرچہ پورا کرنے کیلئے چندہ دیتے ہیں۔ کیا وہ جمہوریت اور سیاسی جماعتوں سے بے پناہ محبت کی وجہ سے چندہ دیتے ہیں؟ یہ جماعتیں یا صدور/ وزیر اعظم جب حکومت میں آجاتے ہیں تو کیا اُن پیسے والوں کے ہاتھوں یرغمال تو نہیں بن جاتے؟ کیونکہ وہ پیسے دینے والے ادارے اپنے مقاصد ''ڈالر تے ڈالر'' بناؤ ان منتخب شدہ لوگوں کے ذریعے پورا کرتے ہیں اور نتیجتاً دنیا میں غربت میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے اور آدم کی اولاد بھوک ننگ اور افلاس میں ڈوبتی چلی جارہی ہے۔ شاید دنیاوی خداؤں کا یہ خیال ہے کہ دنیا میں جو مزے لینے ہیں لے لو اس کے علاوہ نہ ہی ان کی کوئی اولاد ہوگی اور نہ ہی کوئی اگلا جہاں ہو گا۔ نہ ہی سزا اور جزا کا کوئی مقام ہوگا۔

اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

سرکاری ملازمین کی زندگی کا گزارہ

اگر کسی بھی ملک کے سرکاری ملازمین کی تنخواہ زندگی گزارنے کے مطابق نہ ہو تو کیا اس کا مطلب یہ سمجھا جائے گا کہ وہ سرکاری ملازمین اپنے ملک اور معاشرے سے وفادار نہ رہیں۔ وہ جس مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔ وہ اس مذہب کی تعلیم کی نفی کریں۔ اس طرح سرکاری ملازم کو ملک، معاشرہ، مذہب سے دور رکھنے کی ذمہ داری اس ملک کی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

ایک سوال: کیا ایسی حکومت خود اپنے آپ سے وفادار اور مخلص ہوتی ہے جو سرکاری ملازمین کو مناسب تنخواہ نہ دے؟

☆☆☆

ملازمت سیاست، خدمت اور کاروبار

1: کسی ملک میں جو شخص رشوت دے کر ملازمت حاصل کرے گا، وہ پہلے عوام کی خدمت کرے گا یا اپنی خدمت کرے گا؟

2: کسی بھی الیکشن میں جو امیدوار لاکھوں روپے خرچ کرکے ٹکٹ حاصل کرے گا الیکشن لڑے گا وہ کامیاب ہوکر پہلے عوام کی خدمت کرے گا یا اپنی خدمت کرے گا؟

اس بارے میں عوام کا کیا خیال ہے؟

☆☆☆

ایک ملک کا نظام کیسے چلتا ہے؟

دنیا کے ہر ملک میں انسان بستے ہیں جو شہری کہلاتے ہیں۔ یہ شہری زندگی کے بے شمار مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کھیتی باڑی والے خوراک فراہم کرتے ہیں۔ ضروریات زندگی کی اشیاء تیار کرنے کے لیے مزدور، انجینئر، دن رات کام کرتے ہیں، دکانداری ہوتی ہے، کپڑے سیتے ہیں، برتنوں کو ٹانکے لگانے والے ہوتے ہیں، ریڑھی بان، سامان اٹھانے والے، اینٹیں بنانے والے، ڈرائیور حضرات۔ غرضیکہ لاتعداد چھوٹے بڑے کام کرنے والے، تعلیمی سکول کالج ہوتے ہیں، اساتذہ ہوتے ہیں۔

انتظامیہ کے لوگ، دیہاتوں، شہروں اور ملک کا نظم ونسق چلانے والے لوگ ہوتے ہیں۔

عدلیہ کے لوگ، لوگوں کے آپس کے ہر قسم کے جھگڑوں کا فیصلہ اور قانون کی علمبرداری قائم رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ دفاع، ملکی سرحدوں کو محفوظ رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔

پارلیمنٹ کے لوگ، ملک کے شہری اپنے درمیان میں سے لوگوں کو منتخب کرتے ہیں تاکہ وہ لوگ ملک کے ہر قسم کے انتظام کو بہتر طور پر چلائیں۔ ہر لحاظ سے اس کا خیال رکھنے اور ضروری قانون سازی کرنے کا کام سرانجام دیں۔ انتظامیہ عدلیہ اور پارلیمنٹ کے لوگوں کو عام شہریوں کے جمع کردہ خزانے سے تنخواہ یا اعزازیہ ملتا ہے۔ اگر کسی ملک کے اداروں کے لوگ اپنے عائد کردہ فرائض سے ماورئی ہوکر ایک دوسرے کے کام میں مداخلت کریں گے تو اس ملک کا نظام منتشر ہونا شروع ہوجائے گا۔ اور ایسا ملک باقی ان تمام ملکوں سے (جن میں ادارے ایک دوسرے کے کام میں مداخلت نہیں کرتے کے مقابلہ میں ہر لحاظ سے پیچھے رہ جائے گا)۔ ایسے ملک کے بیشتر کام دوسرے ملکوں کے مرہون منت ہوجائیں گے (ماسوائے برائی کے کاموں میں)

فیصلہ کرنا شہریوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ کیسا نظام پسند کرتے ہیں۔ کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

دنیا کے بعض ملکوں کی حکومتوں کے اقتدار کو جلد ختم کرنے کی سازشیں اور مفادات

دنیا میں ہمیشہ سے ملکوں کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف ریشہ دوانیوں اور سازشوں کا کھیل کھیلا جاتا رہا ہے اس کا مقصد دوسرے ملک کو معاشی طور پر کمزور کرنا اور ترقی سے محروم رکھنا ہوتا ہے۔ اس سارے کھیل سے دوسرے ملک کے رہنے والے انسانوں کا ہر لحاظ سے نقصان ہوتا ہے۔ وہ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اگر سازشوں کا شکار ملک سازش کرنے والے ملک کو اسی طرح جواب دے تو دونوں ملکوں کے عوام تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، نقصان انسانوں کا ہوتا ہے چاہے لائن کے ایک طرف ہیں یا دوسری طرف۔ سازش کرنے والے لوگوں کو زندگی کی بھرپور سہولتیں، آسائشیں میسر ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے محل، بڑے بڑے دفتر۔ ایسے بڑے ملکوں میں ایک جانور سڑک پر کار کے نیچے آکر زخمی ہو جائے یا مر جائے تو اس ملک کے میڈیا اور انسانوں میں ہمدردی کا طوفان آجاتا ہے۔ اس کے برعکس انہی کے ملک کے سازشوں کی وجہ سے دنیا میں دوسری جگہ ہزاروں لاکھوں معصوم بے گناہ بچے، بچیاں، جوان، بوڑھے ہلاک کر دیئے جائیں تو انسانیت کے جذبہ سے لبریز ان انسانوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ان کی زندگی کی آسائشیں دوسرے ملک کے انسانوں کے خون سے رنگی ہوتی ہیں۔ لیکن وہ اس بات کو محسوس نہیں کرتے یا کرنا نہیں چاہتے۔

ان لوگوں کا نعرہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندہ باد...... دورخی انسانیت...... بھوکے رہ جائیں محروم انسان...... چھین لو ان کے وسائل۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کئی سیاسی لوگ صرف اپنے علاقے میں ہی اپنی حکومت چاہتے ہیں اس کیلئے وہ قوم کا

سب سے نمائندہ ادارہ پارلیمنٹ کی رکنیت چھوڑ کر ایک چھوٹی سطح کے نمائندہ حیثیت کو ترجیح دیتے ہیں جس میں مقامی طور پر انتظامی اختیارات ہوتے ہیں۔ اگر ان اختیارات کو ایک چپڑاسی کے عہدے میں اکٹھا کر دیا جائے تو کیا ایسے سیاسی لوگ اس کو حاصل کرنے کیلئے بھی دل و جان سے کوشش کریں گے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جس طرح ملک کے لیے ڈیم بہت ضروری ہوتے ہیں

بالکل اسی طرح اچھا نظام حکومت بھی ملک کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے

انصاف۔میرٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے تمام مذاہب میں سچ کو سچ کہا گیا ہے۔نیکی کو نیکی اور برائی کو برائی سمجھا جاتا ہے

گلی......محلّہ...... گاؤں (گوٹھ جھوک)......شہر ادارہ...... تنظیم

انتظامیہ......اسمبلیاں...... رہنما............سربراہ

اگر تمام رہنما اور سربراہ سیدھے رستے پر چلتے ہیں تو دنیا میں انسانوں کو امن و امان زندگی اور کم سے کم بنیادی سہولتیں خوراک، صاف پانی، تحفظ، روزگار، مناسب علاج، وغیرہ میسر ہونی چاہئیں۔

کیا دنیا میں ایسا ہی ہے؟

1- کیا تمام رہنما، سربراہ سب مذاہب میں بتائے گئے سیدھے رستے پر چلتے ہیں؟

2- سیدھے رستے پر نہیں چلتے۔

3- خلوص کے ساتھ کوشش نہیں کرتے۔

4- ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔
5- اتنے اہل نہیں ہیں جتنی ذمہ داری ہوتی ہے۔
6- تھوڑی سہولتیں دے کر اپنا ممنون رکھتے ہیں تاکہ مستقبل میں پھر مانگنے کے لیے ان کے پاس آئیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

بعض لوگ عوام کا خزانہ لوٹ کر نیب کے محکمہ کو لوٹ کا مال واپس کر کے رہا ہوتے ہیں۔ تو کئی لوگ اُن کے گلے میں ہار ڈال کر جلوس کے ساتھ گھر واپس لاتے ہیں۔
یہ لوگ ان سے مذاق کرتے ہیں یا ان کا استقبال کرتے ہیں؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

مارشل لاء اور جمہوریت ایک دوسرے کی ضد ہیں
پاکستان میں جن لوگوں نے مارشل لاء لگایا ان کے بچے الیکشن میں حصہ لیتے ہیں
عوامی نمائندہ بنتے ہیں اور وہ جمہوریت کے علمبردار ہیں۔
میری جان۔ پاکستان!

☆☆☆

منتخب ہونا عزت بھی ہے اور عبادت بھی

لوگوں کے ذریعے منتخب ہونا ایک عزت ہے۔ چاہے وہ ایسوسی ایشن ہو، لیبر ادارہ ہو یا ایم پی اے، یا ایم این اے۔
جنرل الیکشن میں عوام اپنے گھروں سے پیدل چل کر پولنگ اسٹیشن پر جا کر پرچی پر

اپنی پسند کے امیدوار کے نام کے آگے نشان لگاتے ہیں۔ شام کو زیادہ پرچیوں والا جیت جاتا ہے، مبارکباد وصول کرتا ہے، خوش ہوتا ہے، گلے میں ہار ہوتے ہیں، جلوس نکالا جاتا ہے اور وہ باقی لوگوں میں نمایاں ہو جاتا ہے۔ یہ اس کے لیے عزت کا باعث ہے۔ لیکن یہ عبادت بھی ہے اور یہ ان منتخب شدہ انسانوں پر منحصر ہے کہ وہ اس عبادت کو کس طرح ادا کریں، لوگوں کی بہتری کیلیئے؟ یا اپنے ذاتی مفاد کیلیئے؟ اگر معاشرے میں کوئی بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو یہ ان کی ذمہ داری ہے، یہ سب ان کا قصور ہے۔

الیکشن میں اگر پہلے والے نمائندے اچھے نہیں ہیں تو عوام اچھے لوگوں کو مجبور کریں اور انہیں منتخب کریں ورنہ صورتحال وہی رہے گی تو پھر قصور عوام کا ہی ہوگا

''جے عوام راضی تے فیر رب وی راضی''

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

1۔ اگر کسی ملک کے لیڈر کرپٹ ہوں کیا وہ چاہیں گے کہ ملک میں میرٹ ہو، تحفظ ہو؟

2۔ پھر وہ خود کیسے کرپشن کر سکیں گے؟

3۔ کرپٹ لیڈران کے نتیجے میں اس ملک میں غربت ہی رہے گی ناانصافی ہی رہے گی میرٹ کا فقدان رہے گا، عدم تحفظ ہی رہے گا، کرپشن ہی رہے گی؟

4- فرض کیجئے کہ اگر عوام کرپٹ لیڈر کو ہی منتخب کریں تو کیا پھر ناانصافی، سیوریج کے ناقص نظام، ٹوٹی ہوئی سڑکوں، عورتوں پر ظلم، اغوا وغیرہ پر عوام کا احتجاج مناسب لگے گا،

اگر عوام راضی تو پھر رب بھی راضی۔

☆☆☆

جس کا کام اُسی کو ساجھے۔ معاشرہ مثالی

دنیا میں انسانوں نے مل جل کر ایک معاشرے کی صورت میں رہنا شروع کیا۔

ضرورت کے تحت زندگی کے مختلف شعبے قائم ہوتے چلے گئے۔ ہر ملک کے آئین اور قانون کے مطابق انسانوں نے اپنی رضامندی سے ان شعبوں میں کام کرنا شروع کیا۔ تربیتی ادارے، تنظیموں اور دیگر اداروں کا قیام عمل میں آیا۔ ہر کام میں لوگ ماہر ہونے لگے۔

لباس بنانے کا کام کرنے والا ماہر جوتے بنانے کا ماہر
فرنیچر کا کام کرنے والا ماہر برتنوں کا کام کرنے والا ماہر
گھر کی تعمیر کا کام کرنے کا ماہر بجلی کا کام کرنے کا ماہر
صحت کا علاج کرنے کا ماہر قانون جاننے اور اس کی ترجمانی کرنے کا ماہر
ٹی وی، کمپیوٹر کا کام کرنے کا ماہر کسی کارخانے ورکشاپ میں کام کرنے کا ماہر
کاشتکاری کا کام کرنے کا ماہر تعلیم دینے کا ماہر
زیور بنانے کا کام کرنے کا ماہر کاروباری، دکانداری کے کام کرنے کا ماہر
عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ضرورت کے تحت قانون سازی کے کام کا ماہر
لڑائی جھگڑے اور زندگی کے دیگر معاملات کے فیصلے کرنے کا ماہر۔ ملکی معاشرتی انتظامی امور سرانجام دینے کا ماہر
بیرونی حملے کی صورت میں ملکی دفاع کے کام کرنے کا ماہر

غرضیکہ زندگی کے ہر شعبے میں کام کرنے والے لوگ الگ الگ کام کے ماہر ہوتے ہیں۔ ایسے سب لوگوں کا ملکی آئین اور قانون کے مطابق اپنی اپنی ذمہ داری اپنے مخصوص دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے کام کرنے سے اور آپس میں تعاون اور ہم آہنگی سے ایک اچھا معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ لوگوں کی زندگی امن، سکون اور آرام سے گزرتی ہے۔

اگر ایک کام کا ماہر کسی دوسرے کام کو کرنے کی کوشش کرے گا یا مداخلت کرے گا تو ناواقفیت کی وجہ سے اُس کام میں خصوصی طور پر اور مجموعی طور پر پورے نظام میں خرابی پیدا کرنے کا باعث بن جائے گا۔

جس سے معاشرہ بدانتظامی، نفسانفسی، افراتفری کا شکار ہو جاتا ہے۔

حافظ کا کلام

اندریں دائرہ مباش چودف حلقہ بگوش
در قضائے خودی ازدائرہ خوش مرو
وفا کی طرح حلقہ بگوش بن کر اس دائرہ میں رہ
ورنہ طمانچہ کھائے گا اپنے دائرے سے نہ نکل

☆☆☆

کسی بھی ملک کو چلانے کے لیے ایک بنیادی اصول

دنیا میں کوئی بھی ملک ہو۔ اس کے نظام کو چلانے کے لیے مختلف شعبے بنائے جاتے ہیں۔ فوج، عدلیہ، سول ادارے، انتظامیہ، پولیس ودیگر مختلف محکمے۔ ان کو چلانے کے لیے ان میں انسان بھرتی کیے جاتے ہیں۔ پھر ان کے کام کرنے کی اجرت بطور تنخواہ حکومت کے خزانے سے ادا کی جاتی ہے۔ اگر ان اداروں کے ملازمین کی تنخواہ سادہ سے سادہ زندگی گزارنے کے مطابق نہ ہو۔ (مثال کے طور پر گھر کا کرایہ۔ ٹرانسپورٹ کا الاؤنس، فیملی کی صحت کے اخراجات، کھانا پینا وغیرہ) تو ایسے لوگ اپنی زندگی گزارنے کیلئے کیا کچھ کر سکتے ہیں؟ کیا ہم اپنی معصومیت میں اسلام دشمنوں کی کسی گہری سازش کا شکار تو نہیں ہو رہے کہ مسلمان اگر ہوش میں آگئے تو دوسرے مذاہب کے لوگوں کا دنیا میں رعب وداب (دھکہ شاہی) ختم ہو جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ فرانس میں ایک انقلاب کے موقع پر وہاں کی ایک ملکہ نے فرمایا تھا کہ اگر لوگوں کو روٹی نہیں ملتی تو کیک کھایا کریں۔ وہ یہ بھی کہہ سکتی تھی کہ اگر روٹی نہیں ملتی تو خودکشی کرلو نہ تم رہو گے نہ تمہیں بھوک لگے گی۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی بھی ملازم کو اس کے گزارے کے مطابق معاوضہ نہ دیا جائے۔ کیونکہ اس سے دنیا میں ناانصافی اور برائی پھیلتی ہے۔

☆☆☆

حکمرانی اور بے بس معصوم بہن بھائی

8 جون 2006ء شام کو جیو ٹی وی پہ ایک بے بس بہن بھائیوں کا خاندان روتا ہوا دکھایا گیا

یہ کیسی حکمرانی ہے جس میں ایک مظلوم بچی اخباروں اور ٹی وی پر بے بس روتی ہوئی نظر آئے۔اس کی بہن قتل ہوجائے، ماں باپ قتل ہوجائیں۔

کہاں ہے وہ جو کہتا ہے کہ ''وہ موت سے نہیں ڈرتا''

تم ایک زناکار سے ڈرتے ہو،تم بے بس مظلوم انسانوں کے قاتلوں سے ڈرتے ہو۔
تیری سلطنت میں معصوم بچے بچیاں اپنی زندگی بچانے کے لیے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔
تیرے بچے پولیس کی حفاظت میں ہوں اور عوام کے بچے لٹنے کے لیے کھلے چھوڑ رکھے ہوں۔
کہاں ہیں وہ سب انصاف دینے کے دعویدار۔ہٹ جاؤ اس حکمرانی سے یہی کام ایک ان پڑھ، مزدور کرسکتا ہے جو تم کرر ہے ہو۔کیسی مسلمانوں کی لیڈر شپ کی دعویداری۔کہاں کی حکمرانی۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا ہمارے ملک میں ترقی نہ ہونے کی ایک وجہ یہ تو نہیں کہ سرکاری ملازم کی تنخواہ ضروریات زندگی کی چیزوں کی قیمتوں کے مطابق نہیں؟ حالانکہ وہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

2004-05 میں سرکاری ملازمین مختلف مد میں الاؤنسز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	ہاؤس رینٹ	کنوینس الاؤنس	میڈیکل الاؤنس
گریڈ1	276روپے	170روپے	210روپے
گریڈ5	310روپے	170روپے	210روپے
گریڈ11	382روپے	170روپے	210روپے

کیا اوپر دیئے گئے چارٹ کے مطابق آج کل کی مہنگائی کے دور میں گزارہ ممکن ہے؟

☆☆☆

عوام سے ووٹ کا حق استعمال کرنے کیلئے ایک درخواست

پاکستان میں ہر الیکشن میں صرف 35% ووٹر حصہ لیتے ہیں۔18% ووٹ حاصل کرنے

والا امیدوار جیت جاتا ہے۔65% ووٹر جو اپنے ووٹ کا حق استعمال نہیں کرتے۔ گھر بیٹھے خیال کرتے ہیں کہ ان کی تکلیفیں دور ہو جائیں گی۔ اس طرح وہ اخلاقی قوت سے محروم رہ جاتے ہیں کہ کسی چیز پر بھی اعتراض کر سکیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ ہر الیکشن میں بھرپور حصہ لیں۔ ملک کی ترقی اور عوام کی بہتری کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔

یاد رکھئے۔ اگر آپ اپنے ملک (گوٹھ، گاؤں، شہر) کے مسائل کے حل میں حصہ نہیں لیں گے تو آپ خود مسائل کا حصہ بن جائیں گے۔

☆☆☆

ایک دردمند پاکستانی کی خواہش

سکولوں، کالجوں میں انسانی زندگی کے متعلق جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس میں ہمیشہ اچھی باتوں کا ذکر ہوتا ہے۔ ایک معصوم پاکستانی انہی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے کسی پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت کر کے زندگی گزارتا رہا ہے۔ ایک دن اس نے ملکی نظام کے بارے میں کوئی کتاب پڑھ لی اور اپنے دوست کو کہنے لگا کہ یار اگر کسی ملک کے ادارے ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی کرنا شروع کر دیں تو اُس ملک کے نظام میں خرابی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ دوسرے دوست نے کہا کہ زمینی حقائق کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

معصوم پاکستانی نے کہا کہ اگر کتابوں میں غلط لکھا ہوتا ہے تو پھر وہ چھپتی کیوں ہیں اور نصاب میں کیوں پڑھائی جاتی ہیں۔ کتابوں میں زندگی کی حقیقتیں بیان ہوتی ہیں جو ان سے ہٹ کر کام کرتا ہے وہ اس ملک کے نظام کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔ وقت تو سب کا گزر ہی جاتا ہے لیکن غلط اقدامات کے برے نتائج اگلی نسلوں کو بھگتنا پڑتے ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے...... اللہ تو دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

محمد حسین ریڑھی والا......ایک سیاسی کارکن بطور سربراہ مملکت یا پارٹی

اس وطن عزیز میں بہت سے حکمران آئے حکومت کر گئے۔ کچھ عرصہ تو ٹھیک گزارا ہوتا رہا لیکن گذشتہ 30-25 سال سے معاشرے کے زوال میں زیادہ تیزی آگئی ہے۔ تھوڑی سی اونچ نیچ حالات میں ہو جاتی ہے لیکن بحیثیت مجموعی معاشرہ زوال پذیر ہے۔ محمد حسین ریڑھی والا ایک مخلص سیاسی کارکن ہے اگر اس کو حکومت کرنے کی دعوت دی جائے تو وہ شاید بہتر خدمت کر سکے (کیونکہ کام تو سارے انتظامیہ کرتی ہے) اور اس کو اپنی غربت کی وجہ سے معاشرے کے حالات (مہنگائی، امن و امان، روزگار، صحت) کا جتنا علم ہے اتنا کسی بنگلے میں رہنے والے کو نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر محمد حسین ریڑھی والے کو کسی مقبول سیاسی پارٹی کا سربراہ بنا دیا جائے تو وہ بطور پارٹی سربراہ کسی شہر جائے تو وہاں کسی بڑے گھر ٹھہرے تو ایسا بڑا آدمی اس کو یہ کہے گا کہ میں نے آپ کی آمد کے خیال سے ٹائلٹ میں کموڈ بھی اپنے ہاتھ سے دھوئے ہیں۔ اور الیکشن کیلئے اس ملک کی ساری اشرافیہ پارٹی ٹکٹ لینے کی خاطر اس کے قدموں میں بیٹھی ہوگی۔ کئی تو اس کو اپنا رشتہ دار ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ ایسے سیاسی کارکن پاکستان کے ہر شہر میں مختلف ناموں سے موجود ہیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی کو بھی موقع ملنا چاہیے۔ شاید ملک میں کوئی بہتری ہو جائے۔ بڑے لوگ نظام کو بدلتے نہیں یا بدلنا نہیں چاہتے۔ یہ عام لوگوں کو اپنے در کا سوالی بنائے رکھتے ہیں۔ اگر کوئی سوالی ان کے در پر نہ جائے تو ان کا نشہ ٹوٹتا ہے۔

بڑے بڑے جلسے اور استقبال بھی ان کے نشے ہیں۔ کیونکہ ملکی نظام میں تو کوئی بہتری نہیں ہوئی۔

☆☆☆

امن و امان یا نظم و نسق میں ایک کمزوری

اگر عوام کا ایک نمائندہ بھی سرعام لٹ جائے تو یہ اس بات کی گواہی ہے کہ اس معاشرے میں قانون کے نفاذ اور علمبرداری میں کوئی کمزوری ہے۔ یہ ایک قسم کی علامت اور ایک قسم کا اشارہ ہوتا ہے......اگر کوئی خیال کرے تو!

اللہ سب سے بڑا ہے

ملکوں کے سربراہ بطور باپ

کسی بھی ملک کا سربراہ اس ملک کے عوام کیلئے باپ کی حیثیت کا درجہ رکھتا ہے جس طرح ایک باپ ایک گھر کا خیال رکھتا ہے اور اس کا نظام چلاتا ہے اسی طرح ایک سربراہ کسی ملک کے نظام کو چلاتا ہے۔ اسی وجہ سے سربراہ مملکت کی سب سے زیادہ عزت اور حفاظت کی جاتی ہے۔ کسی بھی ملک کے شہریوں کا خصوصاً بچوں کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے سربراہ جسے وہ اپنے اپنے ملک کی زبان کے مطابق/ باپ/ پاپا/ ڈیڈ/ ابا جی سے یہ پوچھیں کہ انہوں نے ان کی تعلیم، صحت، حفاظت اور روزگار کیلئے کیا بہتر اقدام کیے ہیں؟ یہ چیز دنیا کے تمام ملکوں کے بچے اپنے اپنے ملک کے ابا جی سے پوچھ سکتے ہیں؟

☆☆☆

ترقی پذیر ملکوں کی سیاست کا المیہ/ دکھ

ترقی پذیر ملکوں کے سیاسی لیڈر عوام سے ووٹ حاصل کر کے حکومت حاصل کرتے ہیں۔ اگر ان لیڈروں سے کوئی اچھے کام نہ ہوسکیں تو وہ الزام کسی اور کے ذمہ لگا کر اپنی جان چھڑا لیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے وہ لوگوں کو استعمال کرنے کی ایک چیز سمجھتے ہیں۔ جبکہ معصوم عوام ان لیڈروں سے ہی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں۔ شاید یہ عوام کو بھی علم نہیں کہ انہوں نے لیڈروں سے کس بات کی امید لگا رکھی ہے۔ عوام شاید اپنے کسی شریکے کی وجہ سے اپنے لیڈروں کے نعرے لگاتے ہیں اور ساتھ دیتے رہتے ہیں۔ ان کے محبوب لیڈروں کی حالت تو بہتر سے بہتر ہوتی رہتی ہے اور خود عوام کی حالت ویسی کی ویسی رہتی ہے۔

اللہ سب کو ہدایت دے اور سب کی راہنمائی فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا کسی ملک کے ذاتی مفاد اٹھانے والے لکھاری، دانش ور، سیاسی و غیر سیاسی رہنما،

مذہبی رہنما، لوگوں کی رہنمائی کا کردار ادا کر سکتے ہیں؟ کسی بھی ملک کے عوام کی حالت دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی رہنمائی مثبت سمت میں جا رہی ہے یا نہیں؟

☆☆☆

جو برائی کرے گا اس کا نقصان اسی کو ہوگا

جو کوئی برائی کرے گا اس کا نقصان اُسی کو ہوگا۔ اگر عوام کے منتخب نمائندے مل کر کوئی برے قومی فیصلے کریں گے تو اُس بات کا نقصان نہ صرف ان کو بلکہ پوری قوم کو ہوگا۔ قوم کا بھی فرض ہے کہ اپنے نمائندے منتخب کرتے وقت احتیاط سے کام لے اور صحیح فیصلے کرے اور منتخب قومی نمائندوں کا بھی فرض ہے کہ فیصلے کرتے وقت حق سچ اور انصاف کے اصولوں کو مدنظر رکھیں۔ مصلحتوں کے تحت فیصلہ کرنے سے نقصان ہو جاتا ہے جس کا خمیازہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی بھگتی ہیں۔

☆☆☆

کسی ملک کے نظام میں بہتری کس طرح ہو سکتی ہے

1- حکومت وقت کے لوگوں کا ساتھ دیا جائے اگر انہوں نے ملک کے لوگوں کی خدمت کی ہے مثلاً مہنگائی کو کنٹرول میں رکھا، لوگوں کو بروقت انصاف مہیا کیا، غریبوں کی داد رسی کی، بیروزگاروں کو روزگار مہیا کیا، علاج کی مناسب سہولتیں فراہم کیں، بجلی پانی اور خوراک کا خیال رکھا۔

یا

2- ایسے رہنماؤں کا ساتھ دیا جائے جو پہلے حکومت میں رہ چکے ہیں اور انہوں نے اپنے دور اقتدار میں مہنگائی کو کنٹرول میں رکھا، لوگوں کو بروقت مہیا کیا، غریبوں کی داد رسی کی، بیروزگاروں کو روزگار مہیا کرنے کی کوشش، علاج کی مناسب سہولیات فراہم کیں، بجلی پانی اور خوراک کا خیال رکھا۔

یا

3- ایسے رہنما یا رہنماؤں کا ساتھ دیا جائے جو پہلے کبھی حکومت میں نہ رہے ہوں اور وہ ملک کے چلتے ہوئے نظام میں بہتری لانے کا دعویٰ کرتے ہوں۔

یا

4- عوام اپنے درمیان میں سے ایسے اچھے لوگوں کو مجبور کر کے حکومت میں لائیں جو کسی مالی مجبوری یا کسی بڑے قبیلے کے ساتھ تعلق نہ رکھنے کی مجبوری کی وجہ سے سامنے آنے سے گریز کرتے ہیں۔

دنیا میں ترقی یافتہ ملکوں نے انہی طریقوں کو اپناتے ہوئے اپنے نظام زندگی کو اچھا اور بہتر بنایا ہے۔

☆☆☆

آدھی جمہوریت + آدھی غلامی = نفسا نفسی

دنیا میں کئی ملک ایسے بھی ہیں جو آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی نسل در نسل جمہوریت کی بحالی کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

آدھی جمہوریت + آدھی غلامی = نفسا نفسی

خدا ایسے ملکوں کو جلد از جلد صحیح جمہوریت کی بحالی سے نوازے (آمین)

☆☆☆

بڑے بڑے اجتماع اور رہنما

دنیا کے کسی غریب ملک میں حکومتی، سیاسی اور مذہبی رہنما میڈیا کے اس جدید دور میں بھی لوگوں کے بڑے بڑے اجتماع اکٹھے کر کے ان کو خطاب کرنا پسند کرتے ہیں۔ حکومتی رہنماؤں نے کسی تعمیری پراجیکٹ کا اعلان کرنا ہوتا ہے، سیاسی رہنماؤں نے لوگوں کے اچھے مستقبل کی خبر سنانا ہوتی ہے اور وعدے کرنا ہوتے ہیں۔ مذہبی رہنما نے کسی مذہبی مسئلہ پر اپنا نقطہ نظر بیان کرنا ہوتا ہے۔ کیا ایسا سب کچھ کسی ٹی وی چینل پر ہینڈ بل کی صورت میں یا اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے نہیں کیا جا سکتا۔ گذشتہ کئی سالوں سے بم دھماکوں کی منصوبہ بندی کرنے والے، دھماکہ کرنے والے چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں خدا کی نفی کرتے ہوئے بے گناہ انسانوں کی ہلاکت کا باعث بنتے ہیں۔ ایسا کرنے والے اپنے کسی ذاتی مفاد یا لالچ میں کرتے

ہیں۔لیکن رہنماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے پیغامات کو لوگوں تک پہنچانے کا کوئی دوسرا رستہ اختیار کریں۔اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو گھر اجڑ جاتے ہیں۔

اکیسویں صدی کے لحاظ سے رہنماؤں کی ایسی سوچ کو کیا کہا جا سکتا ہے؟

نابالغ سوچ......بالغ سوچ......ذہن کی تسلی کی سوچ......

☆☆☆

مفادات کے قیدی

دنیا میں تقریباً دوسو ممالک قائم ہیں۔ ہر ایک ملک کے کا ایک سربراہ ہے جو اپنے ملکی مفاد، عوام کے مفاد کیلئے کام کرنے کیلئے حلف اٹھاتا ہے۔ملک کے نظام کو چلانے کے لیے مختلف ادارے قائم ہوتے ہیں۔اسمبلیاں، انتظامیہ، عدلیہ۔دنیا میں ایک مشترکہ ادارہ اقوام متحدہ کا بھی ہے۔جو مجموعی طور پر دنیا میں بسنے والے تمام انسانوں کے معاملات کی نگرانی و معاونت کرتا ہے۔ اس کے خرچے کے لیے تمام چھوٹے بڑے ممالک اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔تمام ملکوں کے سربراہوں، عدلیہ، اسمبلیوں اور انتظامیہ کے لوگوں کو مشاہرہ، معاوضہ، تنخواہیں اعزازیہ ملتا ہے۔ان سب لوگوں کی مخلصانہ کوششوں کے باوجود دنیا میں صرف ترقی یافتہ ملکوں کے تمام لوگ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے بہرہ مند ہیں۔ باقی دنیا کی تقریباً آدھی آبادی ان سہولتوں سے محروم رہتی ہے۔کیا یہ سب کچھ ان لوگوں کی ناکامی سمجھی جائے گی یا نہیں۔ان کو روزمرہ کی مصروفیت کی وجہ سے مستقبل کے لیے سوچنے کا وقت نہیں ملتا۔یا یہ سب صرف اپنے اعزازیہ، معاوضہ، مشاہرہ کیلئے اپنی ذمہ داری لاپرواہی سے پوری کرتے ہیں۔

بحیثیت مجموعی دنیا کے تمام انسانوں کو زندگی کی بنیادی ضروریات پوری خوراک، صاف پینے کا پانی، رہنے کو چھت، صحت کے لیے مناسب علاج مہیا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔کیا ان سب کو اپنے اپنے ملکی مفادات، معاشی مفادات، مالی مفادات کے قیدی ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

سرداری نظام......کلچر......قبیلے......دنیا

خود سردار کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور قبیلہ کے باقی بچے تعلیم سے محروم رہیں
یہ کیسا کلچر......؟

اگر کلچر کہتا ہے تعلیم نہ حاصل کرو تو سردار کے بچے بھی تعلیم حاصل نہ کریں
دنیا کے انسانوں نے سیاروں کو مسخر کرلیا۔ قبیلے کے عام بچے اب بھی پیدل چلتے ہیں
بھیڑ بکریاں مویشی چراتے ہیں۔
یہ کیسا کلچر......؟

سردار جہازوں میں اور جہاز نما جیپوں میں سفر کرتے ہیں، محلوں میں رہتے ہیں
قبیلے کے عام انسان نسل در نسل پیدل چلتے ہیں اور جھونپڑیوں اور کچے مکانوں میں رہتے ہیں
یہ کیسا کلچر......؟

کیا ہمیشہ سردار کا بچہ ہی عقل والا ہوتا ہے اور غریب کا بچہ ہمیشہ کم عقل؟

خدا نے عقل جیسا خزانہ ہر انسان کو عطا کیا ہے۔ دنیا کا کوئی بچہ بھی ایجادات کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کو موقع فراہم ہو۔ ایسا بچہ قوم، قبیلہ، ملک اور پوری انسانیت کی بھلائی کرسکتا ہے بشرطیکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

جس قبیلے کے لوگ جدید تعلیم اور ٹیکنالوجی کے حصول میں پہل کر جائیں گے وہ دوسرے قبیلوں کے لوگوں سے آگے نکل جائیں گے۔ ایسا دنیا کے ملکوں کے معاملے میں ہو چکا ہے۔ (چین، جاپان، یورپ، امریکہ) تعلیم اور ٹیکنالوجی سے محروم رہ جانے والے ملک آج دوسروں کے محتاج ہیں۔ کسی قبیلے کے لوگ پسند نہیں کریں گے کہ وہ دوسرے قبیلے سے پیچھے رہ جائیں یا اُن کے محتاج ہو جائیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

ملک...... پلاٹ ......اور عوام

دنیا میں کسی ملک کا کوئی بھی خطہ اُس ملک کا حصہ ہوتا ہے اور ملک عوام کی امانت ہوتا ہے۔ کئی غریب ترقی پذیر کم تعلیم یافتہ ملکوں کے ذمہ دار لوگ ڈائریکٹ یا اِن ڈائریکٹ ملک کے کچھ حصوں کو پلاٹوں میں تقسیم کر کے مختلف لوگوں میں بانٹ دیتے ہیں۔ ممکن ہے وہ اس کو جسے وہ اپنے مفادات کے تحفظ کا ذریعہ سمجھتے ہوں۔ شاید ایسا بھی خیال کرتے ہوں کہ ایسے پلاٹ سرکار کے ہوتے ہیں اور وہ سرکار کے مختار اور مالک ہیں۔ یہ پلاٹ اُن کے وراثتی یا ذاتی کمائی کے تو ہوتے نہیں ہیں۔

نہ کوئی پوچھے......نہ کوئی پوچھنے والا...... نہ کوئی مستقبل میں پوچھے
اگر کوئی جرأت کرے تو وہ جیل میں قید یا نظر بند......تو پھر کون پوچھے
عوام......یا......خدا......؟

☆☆☆

بارش اور گندہ پانی......الیکشن اور کھینچا تانی

بارش کو بارانِ رحمت کہا جاتا ہے کیونکہ اس سے درخت دھل جاتے ہیں، کھیتوں میں زرخیزی آتی ہے، صحراؤں میں پینے کے لیے پانی کا ذخیرہ ہو جاتا ہے، بارانی علاقوں میں آبپاشی کا ذریعہ بارش ہی ہوتی ہے۔ ترقی پذیر غریب ملکوں کے شہروں میں جب بارش ہوتی ہے تو بچے بارش میں نہاتے ہیں، کئی دفعہ سڑکوں پر کھڑے گندملا پانی پیروں کے ساتھ ایک دوسرے کے جسم پر پھینکنا شروع کرتے ہیں اسے وہ ایک کھیل سمجھتے ہیں۔ اس کھیل کو ''گند گند کھیلنا'' کا نام دیا جا سکتا ہے۔

دنیا کے ہر جمہوری ملک میں تقریباً چار یا پانچ سال بعد الیکشن ہوتے ہیں۔ سیاسی پارٹیاں اپنے عوام اور ملک کی بہتری کیلئے پروگرام پیش کرتی ہیں۔ عوام اپنے دکھ دور کرنے کے لیے اچھے پروگرام والی سیاسی پارٹیوں کو ووٹ دے کر کامیاب کرواتے ہیں۔ ایک طرح سے الیکشن بارش کی مانند ہوتے ہیں کہ اس کے بعد عوام کی بہتری اور بھلائی کا اِک نیا دور شروع ہوتا ہے۔

کئی ملکوں میں سیاسی اکابرین اپنے ملک میں پہلے سے موجود حالات کے گند کو ایک

دوسرے پر اچھالنا شروع کر دیتے ہیں اسے بھی وہی نام دیا جا سکتا ہے ''گند گند کھیلنا''۔ عوام بیچارے جو اپنے حالات کی بہتری کی توقع لیے بیٹھے ہوتے ہیں وہ دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ ظلم وستم، ناانصافی، بیروزگاری کا اندھیر لذیادہ چھا جاتا ہے۔ مہنگائی کا طوفان پہلے سے زیادہ تیز ہو جاتا ہے اور عوام مزید محرومیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف اکابرین اپنے کھیل میں مصروف رہتے ہیں۔

جب تک ان ملکوں میں ووٹ نہ ڈالنے والی اکثریت ووٹ نہیں ڈالے گی خود اپنے میں سے اچھے لوگوں کو مجبور کر کے سامنے نہیں لائے گی اُس وقت تک یہ ''گند گند کا کھیل'' جاری رہے گا۔

☆☆☆

محبت ایک دماغی کھیل ہے......ایک رائے

محبت بچپن اور جوانی کا (ہارمونز کی وجہ سے) کھیل ہے۔ عاشق اور محبوب ایک دوسرے کے بارے میں خیالوں کی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں، خاکے بناتے رہتے ہیں، خوابوں میں گم رہتے ہیں۔ پھر ظاہری طور پر ایک دوسرے کو دیکھنے سے خوش ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ملاقات بھی اس میں شامل ہو جاتی ہے۔ دنیا کے بعض ممالک میں اس کی اجازت ہے جہاں اجازت نہیں ہے وہاں بھی فطرت سے مجبور اس کی خلاف ورزی کر لیتے ہیں۔ جن کو موقع نہ ملے وہ صبر پر گزارہ کرتے ہیں۔ ایسا سب انسانی فطرت ہے۔ کچھ کھلاڑی عمر بھر کے ساتھی بن جاتے ہیں لیکن اِن کی اکثریت مجبوریوں کی بنا پر تھوڑے سے کھیل کے بعد الگ الگ ہو جاتی ہے۔ شدت جذبات کی وجہ سے بعض کم عمر کھلاڑی اس کھیل میں ٹھوکر کھا جاتے ہیں، ساری عمر کا روگ لگا لیتے ہیں پھر پچھتاتے ہیں۔ ایسے کھیل میں کچھ خاندان اجڑ جاتے ہیں، عدالتی، پنچائتی مقدمات کی ذلت اور سزا کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات اپنی جانوں کے علاوہ بھائی بہنوں اور والدین کی جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ ترقی یافتہ اور تعلیم یافتہ ملکوں میں معاشی ضروریات کو مدنظر رکھ کر یہ کھیل کھیلا جاتا ہے۔ جوانی کا عرصہ گزرنے کے بعد محبت کا رنگ بدل جاتا ہے۔ لیکن یہ دماغی ہی رہتی ہے۔ محبوب بدل جاتا ہے۔ لوگ اپنے خالق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اُس سے اپنی زندگی میں کی گئی غلطیوں کی معافی کے طلبگار ہوتے ہیں۔ ہر انسان کا اپنے خالق کو مخاطب ہونے کا

اندازا لگ ہے۔کوئی خدا،کوئی بھگوان،کوئی قدرت۔

محبت کا بہترین انداز اپنے خالق سے محبت کا ہے۔وہ خوش قسمت انسان ہے جس کو ایسی محبت بچپن اور جوانی میں ہی نصیب ہوجائے۔

نوٹ: ترقی یافتہ ملکوں میں بالغ ہونے کے بعد بچوں کے روزگار کا بندوبست یا اگر وہ بیروزگار رہوں تو اُن کو بیروزگاری الاؤنس مہیا کرنا حکومت کا فرض ہوتا ہے۔

☆☆☆

سپر طاقت کی سلامتی کو خطرہ

دنیا کی ایک سپر طاقت جس کے پاس سیٹلائٹ،ایٹمی میزائل و دیگر ایٹمی ہتھیار اور لامحدود وسائل ہیں اس کی سلامتی کو ایک غریب ملک کے چیف جسٹس سے کیسے خطرہ لاحق ہوسکتا ہے؟

سپر طاقت اور غریب ملک کا چیف جسٹس......؟

کمزور اور غریب ملکوں میں سپر طاقت کی اس حد تک دخل اندازی ہوجائے تو کل کو وہی طاقت اس ملک کے عوام کو مذہب تبدیلی پر بھی دباؤ ڈال سکتی ہے۔ماضی میں تقریباً کئی سو سال پہلے یورپ کے ملک سپین میں ایسا ہوچکا ہے کہ عیسائیت کے ماننے والوں نے اسلام کے ماننے والوں کو مذہب تبدیلی پر مجبور کردیا تھا۔

کہیں یہ تاریخ دہرانے کا پروگرام تو نہیں؟ کیا ایسے عمل میں مقامی لوگ بھی مددگار ہوتے ہیں؟

☆☆☆

کسی ملک کے شہریوں کی آپس میں دولت کی رشتہ داری

دنیا میں تقریباً 200 ملک ہیں ان کی اپنی سرحدیں ہیں۔ان سرحدوں کے اندر رہنے والے تمام انسان اس ملک کے شہری کہلاتے ہیں۔انسانوں کے آپس میں خونی رشتے کے علاوہ علاقائی طور پر رشتہ ہوتا ہے جس کا وہ بے حد احترام رکھتے ہیں۔دیگر رشتوں میں مذہبی رشتہ،لسانی

رشتہ،نظریاتی رشتہ شامل ہے۔ان سب رشتوں کے علاوہ ایک اور نظر نہ آنے والا رشتہ بھی ہے جس سے وہ آپس میں منسلک ہوتے ہیں۔ ہر شہری اپنی ضروریات زندگی کیلئے بازار سے کوئی بھی فیکٹری کی تیار شدہ چیز خریدے تو اس پہ ایک ان ڈائریکٹ ٹیکس ادا کرتا ہے جو اس چیز کی قیمت میں شامل ہوتا ہے یہ سرکاری خزانے میں جمع ہوتا ہے جس سے پورا ملکی نظام چلتا ہے۔اس طرح ہر شہری کا مالی طور پر ایک رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔اس رشتے کا خیال کرنا سب پر لازم ہوتا ہے۔کہیں سرکاری خزانے کا بلاوجہ اور غیر ضروری فضول استعمال تو نہیں ہو رہا؟ کوئی خزانے کو لوٹ تو نہیں رہا جس سے عوام کے خزانے کو نقصان پہنچ رہا ہو۔ اگر ملک کے کسی بھی حصے میں سرکاری املاک کو نقصان پہنچے تو ملک میں کسی بھی گوٹھ، گاؤں، ڈھوک، دیہات،شہر میں بیٹھے ہر شہری کا نقصان ہوتا ہے۔ اپنے اس رشتے کا خیال کیجئے ۔جس ملک کے شہری ایسا خیال رکھنے میں کوتاہی کرتے ہیں وہ نقصان میں رہتے ہیں اور دنیا میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

جو لوگ اپنے ہی پیسے کے صحیح استعمال کا خیال نہیں کرتے۔وہ غیر ضروری سخی یا لاپروا بیوقوف ہی کہلا سکتے ہیں۔

☆☆☆

کیا سارے کے سارے ذمہ دار لوگ

1-جس ملک میں ناانصافی بڑھتی جائے اور انصاف دیر سے ملے۔

2-نوکری اور ترقی میں میرٹ کا خیال نہ رکھا جائے۔

3-ہسپتالوں میں مناسب علاج نہ ہو۔

4- صحیح اور پوری خوراک انسانوں کی اکثریت کو نہ ملے۔

5-پینے کیلئے صاف پانی انسانوں کی اکثریت کو نہ ملے۔

6-عام انسان کو عدم تحفظ ہو۔

7-نوجوانوں کو روزگار نہ ملے۔

”کیا اُس ملک کے سارے ذمہ دار لوگ غیر ذمہ دار ہوتے ہیں یا ان کی ترجیحات کوئی

اور ہوتی ہیں؟

یا لوگوں کی قسمت میں ہی ایسا لکھا ہوتا ہے؟

☆☆☆

معاشرے میں تبدیلی ناگزیر

کسی بھی معاشرے میں انصاف ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتا ہے اور کسی بھی معاشرے میں تبدیلی ناانصافیوں کی وجہ سے آتی ہے۔ اگر معاشرہ آزاد خیال، روشن خیال ہوگا اور ناانصافیاں ہوں گی تو روایت پسند، قدامت پسند لوگ آجائیں گے۔ اگر روایت پسند، قدامت پسند معاشرہ ہوگا اور ناانصافیاں ہوں گی تو آزاد خیال، روشن خیال لوگ آجائیں گے۔

انسان انصاف چاہتا ہے جو بھی اس کو مہیا کرے

جب انسانوں کو انصاف مہیا ہونے میں تاخیر ہو، انصاف کا حصول مہنگا ہو جائے، انصاف میں ڈنڈی ماری جائے، انسان عدم تحفظ کا شکار ہو جائے تو ایسے معاشرے میں تبدیلی آنا ناگزیر ہو جاتی ہے۔ یہ قانون قدرت ہے۔

☆☆☆

ملک کی ترقی کی ذمہ داری سب کی ہوتی ہے

دنیا میں کسی بھی ملک کی ترقی، خوشحالی ہر قسم کے انصاف کیلئے اس ملک کا ہر فرد ذمہ دار ہوتا ہے کیونکہ خوشحالی کا فائدہ اسی کو پہنچتا ہے۔ دنیا میں صرف وہی ملک ترقی کرتے ہیں جہاں پر مروجہ قوانین اور ضابطہ کے مطابق ملک کا نظام چلایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں تمام ذمہ دار لوگوں کو ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر ملک و قوم کے مستقبل کیلئے اپنے فرائض دیانتداری سے سرانجام دینا پڑتے ہیں۔ ذاتی مفادات کے تحت کام کرنے والوں کے برے نتائج اس ملک کی آئندہ آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑتے ہیں۔ آج کے فیصلے کا اثر آنے والے کل پر ہوتا ہے۔ خدا نے ہر انسان کو دماغ جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ عقل سے مثبت کام لینے والے آگے بڑھ جاتے ہیں باقی ان کے مرہون

منت رہ جاتے ہیں۔ انسان اپنا مسیحا خود آپ ہے۔

☆☆☆

کیا ملکوں کی سرکار (گورنمنٹ) کوئی الگ مذہب ہے؟

دنیا میں انسانی زندگی کی رہنمائی کیلئے مختلف مذاہب ہیں۔ان سب مذاہب میں زندگی گزارنے کے لیے اچھے اصولوں پر چلنے کے تحت ہدایت کی گئی ہے۔دنیا کے ہر ملک کے نظام کو چلانے کیلئے مختلف اداروں پر مشتمل ایک پورا نظام ہوتا ہے جسے سرکار یا گورنمنٹ کہتے ہیں۔ مشاہدے میں آتا ہے کہ نظام حکومت کو چلانے کے لیے اچھے اصولوں کے ساتھ برے اصولوں پر بھی عمل کیا جاتا ہے۔ ایک مثال: سرکاری ملازموں کی تنخواہ زندگی گزارنے کے مطابق نہ دی جائے۔وہ رشوت لے کر گزارہ کریں اور سرکار نظر انداز کرے۔اسی طرح کے کئی دیگر برے کام حکومت چلانے کے لیے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

کیا دنیا میں ملکوں کی سرکار (گورنمنٹ) کوئی الگ مذہب ہوتا ہے؟

☆☆☆

ناکامی اور ادارے کا سربراہ

اگر کوئی تنظیم یا ادارہ صحیح طور پر کام نہ کرتا ہو تو اس ادارے اور تنظیم کا سربراہ یا منتظم ہی اس کی وجوہات سب سے بہتر انداز میں بتا سکتا ہے کہ ادارے کا نظام کیوں بگڑا ہوا ہے؟ ادارے چھوٹے ہوں یا ملکی سطح کے بڑے ادارے ہوں ان سب کے سربراہ ہی بہتر طور پر بتا سکتے ہیں۔

☆☆☆

احترام اور خراب نظام

کسی بھی ملک کی انتظامیہ میں کام کرنے والے لوگ اگر ایمانداری، دیانتداری اور انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کریں تو ان کے ماتحتوں میں ان کی شخصیت کا احترام رہتا ہے۔

اگر افسران اپنے ماتحتوں کے ہاتھوں سے نذرانے وصول کرنے لگیں تو ماتحتوں کے دلوں میں ان کی شخصیت کا احترام نہیں رہتا۔ اگر ماتحتوں میں احترام ہی نہ رہے تو پھر چوروں، ڈاکوؤں، ناجائز فروشوں، ملاوٹ خوروں کے دلوں میں ڈر خوف کیسے رہ سکتا ہے؟ یہ نذرانے انہی جرائم پیشہ لوگوں سے وصول کر کے آگے پیش کیے جاتے ہیں۔

اگر کسی ملک میں ایسا ماحول ہو تو کیا اس ملک کا نظام ٹھیک چل سکتا ہے؟ اس میں قصور کس کا؟ عوام کا یا ذمہ داروں کا۔

☆☆☆

غریب ملک، حکومتی عہدیدار، بیرونی دورے اور عوام کی حالت

کسی غریب ملک کے صدر، وزیراعظم، وزیر، مشیر و دیگر حکومتی عہدیدار بیرونی ممالک کے دورے کرتے ہیں۔ ان کے سفر، قیام، طعام کا خرچہ عوامی خزانے (فیکٹری سے بنی ہر چیز پر حکومتی ٹیکس لگایا جاتا ہے جو فیکٹری کے مالک سے لے لیا جاتا ہے، یہ اس چیز کی قیمت میں شامل ہو جاتا ہے، اسی طرح عوام حکومت کو ٹیکس ادا کر دیتے ہیں جو قومی خزانے میں شامل ہوتا ہے) سے کیا جاتا ہے۔ کیا ان حکومتی عہدیداروں کے دورے کرنے کے متعلق عوام سے پہلے پوچھا جاتا ہے۔ کیا عوام کو ان کے دورے سے کوئی فائدہ بھی ہوتا ہے؟ کسی ملک کی مہنگائی کی حالت کو مدنظر رکھ کر ان دوروں کی افادیت کا پتہ لگ سکتا ہے۔

اگر بڑھتی ہوئی مہنگائی میں کوئی کمی ہوتی ہے تو ان دوروں کا فائدہ عوام کو ہے؟

اگر مہنگائی میں روز بروز اضافہ ہوتا ہے جس سے عوام کا برا حال ہوتا ہو تو پھر یہ دورے کس غرض کیلئے؟

کہیں حکومتی عہدیدار ایسا تو نہیں خیال نہیں کرتے کہ اگر بیرونی ممالک کے دورے نہ کیے جائیں تو ان کے ملک کے عوام فقیر و محتاج ہو جائیں گے؟

☆☆☆

قومی مفاد

ہر ملک کے قومی مفاد ہوتے ہیں۔غریب ملکوں کے تقریباً 70 فیصد عوام زندگی کے بنیادی مسائل کے حصول کی مشکلات میں پھنسے رہتے ہیں۔ایسے لوگوں کا قومی مفاد کیا ہوسکتا ہے؟ آزادی......یا......مسائل؟

اگر کسی غریب ملک کو کوئی دشمن ملک فتح کرلے تو کیا غریب لوگوں کے بنیادی مسائل کی مشکلات اور زیادہ ہوجائیں گی؟ کتنی زیادہ ہوجائیں گی؟ ایک سوال!

☆☆☆

غلامی کا دور اور ایک سوال

کیا آزادی سے پہلے قیام پاکستان سے قبل مسلمانوں کے رہنماؤں، عام کارکنوں، وکلاء اور خواتین پر تشدد اور نظر بندی، لاٹھی چارج، آنسو گیس، میڈیا پر پابندیوں جیسی چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا؟ کیا کسی جج کسی سائنسدان کو نظر بندی جیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا؟

☆☆☆

شہری آزادی کی تعریف

دنیا کے کسی بھی معاشرے میں اگر ایک انسان دوسرے انسان کو تھپڑ مار دے تو قانون کے ذریعے اس کا ازالہ ہوجائے تو پہلا انسان ایک آزاد شہری ہے۔انصاف کے نافذ ہونے پر دوبارہ کوئی کسی کو تھپڑ نہیں مارتا۔قانون کی گرفت ہی آزادی کو بحال رکھتی ہے۔وگرنہ جب چاہے کوئی کسی کو تھپڑ مار دے، ناجائز کردے، ظلم کرلے۔کسی بھی ملک کے شہری اس مثال سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کتنے آزاد ہیں؟ کیسے آزاد ہیں؟ ویسے دنیا میں غلام بھی آزادی سے رہ رہے ہوتے ہیں کیونکہ وہ زندہ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

انصاف کا نافذ ہونا ضروری ہے

دنیا کے کسی بھی گھرانے میں ضابطے، قانون نہ ہوں تو ایسا رہنا جنگل میں رہنے کے برابر ہے۔ قانون کے بغیر مذہبی تعلیمات بھی صرف اخلاقی درس رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا انسانی معاشرے کو برائی کی راہ سے بچانے کیلئے مذہب میں قانون کو لازماً رکھا جاتا ہے۔ کسی ضابطے کے بغیر چند افراد پر مشتمل ایک چھوٹا سا گھرانہ بھی نہیں قائم رہ سکتا۔ کسی معاشرہ میں طاقتور طبقہ اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کی خاطر معاشرتی اقدار کو تباہ کر دیتا ہے۔ شاید اتنی سمجھ نہیں رکھتا کہ اس طبقہ کے حال کے بعد اس کی آئندہ نسل نے مستقبل میں بھی رہنا ہے۔ وہ مفادات کی پٹی آنکھوں پر باندھ کر زندگی کے اس پہلو سے اندھا بن جاتا ہے۔ ملکوں کی بیروزگاری، مہنگائی، لاقانونیت کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ماضی کے ذمہ دار لوگوں نے اپنی ذمہ داری کس طرح نبھائی۔ بعض ملکوں کے حال زندگی میں بھی مفاداتی اصولوں کو اپنایا جارہا ہے۔ جہاں کسی ملک کے ذمہ دار لوگ کسی بڑی طاقت کے حکم کے آگے مجبور ہوتے ہوں، اس کی مرضی سے چلتے ہوں تو کوئی دانشور لوگ ہی بتلا سکتے ہیں کہ اس ملک کے عوام کی حالت کیا ہوتی ہے؟ ان حالات میں ایسے واقعات بھی ہوسکتے ہیں کہ انسان بھوک سے تنگ آکر اپنی رضامندی سے باقاعدہ اجتماعی خودکشی کرنے کے شیڈول کا اعلان کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

مقتدر شخصیات اور مسائل

کسی ملک میں جب الیکشن ہوتا ہے تو اس عمل کے دوران بااثر مقتدر شخصیات جو ہمیشہ سے اقتدار میں یا کبھی کبھی اقتدار میں رہتی ہیں وہ ایک دوسرے کے خلاف الیکشن میں صف آرا ہوتی ہیں۔ اسی عمل کے دوران ایک مقتدر شخصیت کے مقابلے میں کئی مقتدر شخصیات مل کر لڑتی ہیں اور کبھی مقتدر شخصیات دوسری مقتدر شخصیات کے خلاف الیکشن لڑتی ہیں۔ بعض اوقات یہ آپس میں صلح بھی کر لیتی ہیں۔

دوسری طرف عوام کی زندگی کے مسائل گذشتہ تریسٹھ سال سے آپس میں لڑ مر رہے

ہیں، گندے پانی کا گٹر، گندے پانی سے لڑ رہا ہے۔ وہ کیوں گٹر کو زیادہ پانی سے بھر رہا ہے۔ لڑتے لڑتے ایک گندا نالہ دوسرے گندے نالے سے جا ملتا ہے اور دوسرا تیسرے سے جا ملتا ہے۔ یہ سارے آپس میں کہیں نہ کہیں مل جاتے ہیں جس سے گندہ پانی بہتا رہتا ہے۔

ایک مسئلہ دوسرے مسئلے سے لڑ رہا ہے۔ اسی طرح مختلف مسائل آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔

لیکن ان کی آپس میں نہ صلح ہوتی ہے نہ کوئی صلح کراتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ترقی یافتہ ملکوں میں بڑے عہدے اور اختیار والے کو خدمت اور محبت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں بڑے عہدے اور اختیار والے کو رعب اور دبدبہ کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

ایسا فرق کیوں؟

☆☆☆

چھوٹی سی بات

تقسیم ہندوستان سے پہلے یہاں کے رہنے والے مسلمانوں کا کہیں یہ تو خیال نہیں تھا کہ مسلمان ایک الگ ملک میں رہیں گے۔ جہاں حکومت کرنے والے مسلمان ہی ہوں گے۔ لیکن نظام حکومت برطانوی طرز کا ہی رہے گا۔ 1947ء سے لے کر اب تک کون سا نظام رائج ہے۔ وہی قانون، وہی بیوروکریسی، وہی سیاسی و فوجی طور طریقے۔

برطانوی یا پاکستانی یا مکسچر یا اسلامی۔

☆☆☆

منتخب نمائندوں کا پروٹوکول

دنیا میں عوام کے نمائندے منتخب ہونے کے بعد ان کو دیا جانے والا سرکاری پروٹوکول

(سہولتوں) کو بالکل سادہ بنادیا جائے تو کیا پھر بھی الیکشن میں لوگ اتنے ہی شوق سے حصہ لیا کریں گے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں ایک ہی نظام نافذ ہے اور اس کا نام ''نظام حکومت'' ہے۔ جس کا مطلب حکومت کرنا ہوتا ہے اس میں اچھے برے دونوں کام کیے جاتے ہیں۔ عوام کو جس زبان میں وہ سمجھیں زبردستی یا آرام سے سمجھایا جاتا ہے۔ نعرہ وہ لگایا جاتا ہے جو عوام کو پسند ہو۔ مقصد وہ بتایا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ عوام کی خاطر کیا جاتا ہے۔

کسی جگہ جمہوریت چلے۔ کسی جگہ ڈکٹیٹرشپ چلے۔ کسی جگہ بادشاہت چلے

کسی جگہ آدھی جمہوریت آدھی ڈکٹیٹرشپ۔ کسی جگہ آدھی بادشاہت آدھی جمہوریت

☆☆☆

پاکستانی لوگوں کے لیے انصاف کا نظام بہتر بنانے کی کوشش!

ازل سے دنیا میں انسانی سفر جاری ہے جو زمانہ گزر جائے اگلا زمانہ اسے ماضی کہتا ہے۔ یہی ماضی تاریخ کہلاتا ہے۔ قومیں اپنا حال اور مستقبل کو بہتر بنانے کیلئے کچھ سبق تاریخ سے حاصل کرتی ہیں اور باقی اپنی دماغی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر معاشرے کے مختلف پہلوؤں کی بہتری کیلئے اقدامات کرتی ہیں۔ انسانوں کے سارے سفر میں بعض اوقات جرم و جبر کی فضا میں قوموں کو اپنا حال سیاہی کی بجائے اپنے خون سے لکھنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں انصاف کے سلسلے میں ایک ایسی ہی تاریخ کو انسانی خون کے قطروں نے لکھا۔ تاریخ کا کچھ حصہ سیاہی سے لکھنے کا موقع ملا لیکن مفاداتی وجوہات کی بنا پر ایسا نہ ہوسکا۔ شاید انصاف کی یہ تاریخ لکھنے کیلئے مزید انسانی خون درکار ہے؟

کیا انسانی خون کی قیمت عام سیاہی کی قیمت سے سستی ہوگئی ہے؟

کیا کسی کے مفادات انسانوں کے خون سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں؟

☆☆☆

جمہوریت، نمائندے، عوام عقل مند پھر نادان

جمہوریت میں عوام اپنے حق رائے دہی ووٹ کے ذریعے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ نمائندے بھی ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ وہ عوام کے فیصلے اور حمایت کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں اور عوام کا فیصلہ غلط نہیں ہوتا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ جب یہی نمائندے حکومت میں آجاتے ہیں تو خود ساختہ مصلحتوں کی خاطر عوام سے زندگی کے حقائق چھپاتے ہیں، غیر شعوری طور پر یا شعوری طور پر عوام سے جھوٹ بولنے جیسے جرم کے مرتکب ہوجاتے ہیں۔ جن عقلمندوں کے فیصلے سے وہ اقتدار میں آتے ہیں انہی کو نادان اور معصوم سمجھنا شروع کردیتے ہیں اور ان سے حقائق چھپاتے ہیں۔

یہ کیسا انوکھا اصول...... منتخب ہوتے وقت عوام عقل مند

منتخب ہونے کے بعد مسائل کی حقیقت بتاتے وقت...... عوام معصوم نادان

والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ بچوں کو زندگی کی حقیقتوں سے آگاہ کریں اسی طرح عوامی نمائندوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ عوام کو مسائل اور ان کے حل کی حقیقتوں سے آگاہ رکھیں۔ عوام پر ہر لحاظ سے بھرپور اعتماد...... ملکوں کی ترقی کا راز۔

☆☆☆

جمہور عقل مند یا ایک عقل مند

یہ جمہور تمہارا ہے...... اسی جمہور سے تم ہو

اسی جمہور سے آج کے بچے ہیں...... ان بچوں نے بھی رہنا ہے

جمہور کا فیصلہ قبول کرو...... مصلحتیں نہ بیان کرو

دل کا چور بیان کرو...... جمہور کا فیصلہ قبول کرو

کتنی گزاری...... کتنی رہ گئی...... بچوں نے ابھی رہنا ہے

احمق نہ بنو...... جمہور کا فیصلہ قبول کرو

ماضی بتائے ...... جمہور کا فیصلہ قبول نہ کیا

پھر ملک پیارا ٹوٹ گیا...... ایک ڈالر، دو ڈالر، چار ڈالر

نہ سنبھالیں اس ملک کو...... جمہور ہی سنبھالے اس ملک کو

جمہور کا فیصلہ قبول کرو...... خدا پر بھروسہ کرو

ابھی وقت ہے...... سنبھل جاؤ، سنبھل جائیں گے سب سارے

جمہور عقل مند...... یا ایک عقل مند

جمہور ہمیشہ عقل مند...... جمہور زندہ باد!

☆☆☆

ناشکرے لوگ......خود اپنے اور اپنی نئی نسل کے دشمن

خدا کی طرف سے عطا کردہ نعمت۔ 1947ء میں مسلمانوں نے اپنا ایک الگ آزاد وطن پاکستان قائم کیا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ ناشکری

☆1947ء......1956ء 9 سال کے عرصہ تک ملکی آئین نہ بنانے والے

☆عدلیہ کی طرف سے نظریہ ضرورت متعارف کرانے والے

☆خوراک میں ملاوٹ کرنیوالے

☆مارشل لاء نافذ کرنے والے، تحفظ دینے والے، ساتھ دینے والے

☆جعلی دوائیاں بنانے والے

☆صوبوں کے جائز حقوق سے ناانصافی اور زیادتی کرنے والے

☆فرقہ واریت کا ناسور پھیلانے والے

☆قومی خزانہ لوٹنے والے

☆کرپشن اور ناانصافی کرنے والے

☆ملکی، غیر ملکی قرضے اور امدادیں

☆ جمہوریت کا نام لے کر آمریت نافذ کرنے والے

☆ ہڑپ کرنے والے

☆ انتقامی کارروائیاں کرنے والے

☆ ملک میں لوٹ کھسوٹ اور دھونس دھاندلی، ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کا بازار گرم رکھنے والے

☆ ضرورت مندوں کے لیے قائم زکوٰۃ اور بیت المال فنڈ کو لوٹنے والے

☆ سرکاری ملازمین کی تنخواہ گزارے کے مطابق نہ بڑھانے والے (کرپشن کی بنیادی وجہ)

☆ صحت اور تعلیم کو غریب کی پہنچ سے دور رکھنے والے۔

☆ نوجوانوں کو ملازمت/روزگار کا بندوبست نہ کرنے والے

☆ خواتین پر ظلم وستم روا رکھنے والے

خدا اپنی عطا کردہ نعمت کو ٹھکرانے والے لوگوں سے واپس بھی لے لیتا ہے

ناشکرے لوگوں کو خدا سزا بھی دیتا ہے جو ان کی سمجھ سے باہر ہوتی ہے۔ یہ سزا مجموعی طور پر پوری قوم کو بھگتنا پڑتی ہے کہ انہوں نے اجتماعی طور پر ظلم، زیادتی، ناانصافی کے خلاف اور اپنی اچھائی و بھلائی کیلئے کوشش وجدوجہد نہیں کی۔

☆☆☆

ملکوں کی ترقی کا ایک راز......عوام وخواص میں کوئی فرق نہیں سمجھا جاتا

جن ملکوں نے ترقی کی ہے۔

1-ان ملکوں کے چھوٹے بڑے سب اپنے گھر کی صفائی خود کرنے میں عار نہیں سمجھتے حتی کہ بیت الخلاء بھی خود صاف کرتے ہیں۔

2-دولت مند، ارب پتی لوگوں کے بچے بھی اخبار بیچنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

3-بڑے بڑے پروفیسر، سیاستدان، دولت مند یا دیگر شعبوں کے لوگ دوران تعلیم

روزی کمانے کیلئے ہوٹلوں میں بیرہ گیری کرنے اور برتن صاف کرنے، گاڑیوں کی پارکنگ ایریا میں ملازمت، بسوں کی کنڈیکٹری، چوکیداری ودیگر ایسے کام کرنے کو عار نہیں سمجھتے۔

۔افسر اپنے ماتحتوں کے ساتھ اور مالک اپنے ملازموں کیساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے اور کافی / چائے پینے میں کوئی بے عزتی محسوس نہیں کرتے۔

5- حکومت کے بڑے سے بڑے عہدیدار بھی ٹکٹ خرید کر لائن میں لگ کر کھیل کا میچ دیکھنے اور فلم دیکھنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

6- ٹرین میں عام لوگوں کے ساتھ سفر کرنے، اپنا بیگ اٹھانے اور عوامی جگہ پر چائے / کافی پینے میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔

7- کسی سرکاری یا غیر سرکاری فنکشن میں مہمان خصوصی کو صرف مسٹر کہہ کر پکارا جاتا ہے اور وہ اس میں کوئی بے عزتی محسوس نہیں کرتا۔

8- زمین پر گرے ہوئے کاغذ یا چھلکے اٹھانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔

9- صدر، وزیر اعظم اور وزیروں کے بچے قانون کی خلاف ورزی کرنے پر سزا کے مستحق ٹھہرائے جاتے ہیں۔

☆☆☆

کسی بھی ملک کے سربراہ بننے کی خواہش رکھنے والے لوگوں کیلئے

جو شخص کسی بھی ملک کا سربراہ بننے کی خواہش رکھتا ہو اس کو عوام کے حالات سے مکمل آگاہی کیلئے تھوڑا عرصہ کیلئے ان لوگوں کے ساتھ رہنا چاہیے جن کو صاف پانی، پوری خوراک، پورا لباس، اور تحفظ جیسی بنیادی سہولتیں بھی میسر نہیں۔ کسی ملک کا سربراہ جب سربراہی سے الگ ہو، اگر وہ اپنے عوام کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں ناکام رہا ہو تو اس کیلئے قانون بننا چاہیے کہ تھوڑے عرصہ کیلئے ان لوگوں کے ساتھ رہے جن کو زندگی کی بنیادی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔

☆☆☆

سربراہان کو قیمتی تحفے اور غریب ملک

غریب ملکوں میں سابق سربراہان پر......سیاسی و مذہبی جماعتوں کے سربراہوں پر
اداروں کے سابق سربراہوں پر
قوم کے خزانے کا بے دردی سے کھلا خرچ...... ملکی و غیر ملکی دوروں پر
مہنگے لباس پہننے پر......مہنگے ہوٹلوں میں رہائش پر
ملک و غیر ملک میں ذاتی اثاثے اربوں روپے بڑھانے پر......الزامات لگتے ہیں۔
جماعتوں اور اداروں کے لوگ دیکھتے ہیں......بس دیکھتے ہیں
انہی کی طاقت کے بل بوتے پر......ایسا سب کچھ ہوتا ہے
خوش نصیب بدعنوان رہنما......جن کو اتنے اچھے عوام کے نمائندے، حمایتی، مددگار اور خاموش عوام ملتے ہیں

غیر ملکی سربراہان کو قیمتی تحفے قوم کے خزانے سے دیئے جاتے ہیں۔ تحفے غیر ملک چلے جاتے ہیں۔

غریب ملک کے سربراہ کو بیرون ملک سے ملنے والے قیمتی تحفے نہایت سستے داموں سربراہ اپنے گھر لے جاتے ہیں۔

عوام کا خزانہ تحفہ بن کر ملک سے باہر گیا۔ باہر سے آنے والا قیمتی تحفہ سابق سربراہوں کے گھر گیا۔

عوام کے نمائندے و جماعتوں، اداروں کے لوگ خاموش......وجہ نامعلوم......شاید اندھی محبت ملک میں مہنگائی، بدعنوانی، ظلم، ناانصافی، چوری، ڈاکے، ملاوٹ عام
عوام ایسا ہوتے ہوئے سب کچھ دیکھتے ہیں......اور برداشت کرتے ہیں
کچھ احتجاج کرتے ہیں......کچھ توڑ پھوڑ کرتے ہیں
اگلے دن کی روٹی کی فکر میں......بھوک کے مارے سو جاتے ہیں
سربراہ، رہنما، بے غم، بے فکری، اور آرام کی نیند سوتے ہیں۔

پڑھے لکھے ملکوں میں سربراہ، رہنما، ملک کی پارلیمنٹ، اپنی جماعت، ادارے اور عوام

کے سامنے اپنے ایک ایک عمل کے جوابدہ ہوتے ہیں۔

غریب ملکوں میں نہ کوئی حساب لینے والا ...... نہ کوئی حساب دینے والا

انصاف کے نظام میں کمزوری ...... یا ...... عوام کی بے بسی و مجبوری ...... یا ...... بے کس محروم مظلوم رہنے کی عادت

☆☆☆

مارشل لاء ...... ملک کے گلے میں رسی

دنیا میں ارتقائی عمل کے ذریعے انسانوں کی اکثریت اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ ملکی نظام عوامی نمائندوں کے ذریعے ہی احسن طریقوں سے چلایا جاسکتا ہے۔ آج کل زیادہ ملکوں میں جمہوری نظام نافذ ہے۔ دنیا کے جن جمہوری ملکوں میں غیر جمہوری طاقتیں مداخلت کرتی ہیں اور مارشل لاء لگاتی ہیں۔ ان کا ایسا عمل ملک کے گلے میں رسی باندھنے کے برابر ہوتا ہے۔ جو عوام کی گردنوں میں آہستہ آہستہ تنگ ہوتی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں عوام کے دکھ، مصیبتیں، مشکلات بڑھ جاتی ہیں۔ مہنگائی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ لوگوں کو آٹا چینی لینے کیلئے لمبی لمبی لائنوں میں گھنٹوں کھڑا ہوکر ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا ہونا انسانیت کی تذلیل ہے۔

کسی بھی ملک کی ترقی، بہتری اور عوام کی بھلائی کے لیے جمہوری نظام کا تسلسل کے ساتھ جاری رہنا ضروری ہے۔ ایسے عمل سے الیکشن میں عوامی نمائندوں کا ہر کچھ عرصہ بعد احتساب ہوتا رہتا ہے وقت گزرنے کے ساتھ اچھے اور نیک لوگ ذاتی مفاد سے بالاتر ہوکر صرف خدمت کے جذبے سے سامنے آتے ہیں۔

اگر کوئی ایسا خیال کرے تو ......؟

☆☆☆

آئین، قانون کی خلاف ورزی، ذمہ دار کو سزا

ہر ملک کا نظام آئین اور قانون کے مطابق چلایا جاتا ہے۔ اس میں ذمہ دار افراد کی

ذمہ داری تعین کی جاتی ہے۔ اگر کوئی ذمہ دار اپنی حدود سے تجاوز کرتا ہے اور اس طرح آئین و قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو ایسے ذمہ دار کو ذمہ داری کی خلاف ورزی کی سزا ملنا ضروری ہے۔ چھوٹا ذمہ دار ہو یا بڑا۔ اگر کسی ملک کے اہلکار نے اپنے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کی ہے تو اس کو سزا سے بچانے کے لیے کوئی دوسرا ملک گارنٹیاں دے تو گارنٹی دینے والے ملک کا کوئی مفاد پوشیدہ ہو سکتا ہے۔ کہیں ایسی ذمہ داری کی خلاف ورزی کسی دوسرے گارنٹی دینے والے ملک کے مفادات کے لیے تو نہیں کی جاتی۔ اس طرح اپنے ملکی مفاد کو کسی دوسرے ملک کے مفاد کی خاطر قربان کر دیا جاتا ہے۔ کیا گارنٹی دینے والے ملک کا کوئی ذمہ دار شخص ایسی ہی خلاف ورزی کرے تو وہ بھی کسی اور ملک کی گارنٹی پر چھوڑ دیا جائے گا۔

اگر کسی خلاف ورزی کو خلاف ورزی نہ سمجھا جائے اور اس کی سزا نہ دی جائے تو پھر ایسا قانون کیسا؟ کسی بھی ملک کی ترقی، بہتری اور عوام کی بھلائی کا راز ملکی نظام کو آئین اور قانون کے مطابق چلانے میں ہی مضمر ہے۔

نوٹ: چھوٹی ذمہ داری کی خلاف ورزی سے چھوٹا نقصان، بڑی ذمہ داری کی خلاف ورزی سے ملک وقوم کا بڑا نقصان۔

☆☆☆

میرا وطن

جہاں میں پیدا ہوا......اس مٹی سے پیار
مٹی کی خوشبو......مرتے دم تک ساتھ
ویسے میرا وطن
سارا جہاں......کیونکہ میں ایک انسان
دنیا میں ہر جگہ انسان......ایک ہی خاندان......سب انسان
ہم سب کا وطن......یہ دنیا
دنیا میں رہتے ہوئے زندگی کے لیے......سب کی بنیادی ضرورت

پوری خوراک، صاف پانی، لباس، چھت
صحت کا خیال...... تعلیم کی سہولت
روزگار، انصاف اور زندگی کا تحفظ
میرا وطن...... ساری دنیا جہاں میں نے زندہ رہنا ہے
سب نے زندہ رہنا ہے...... امن، محبت، تحفظ کے ساتھ
سب انسان...... سب کا وطن...... یہ دنیا

☆☆☆

ایک مثالی نظام

پاکستان میں موٹروے کا نظام ایک مثالی نظام ہے۔
اس پر سفر کرنے والے اور کنٹرول کرنے والے سب پاکستانی ہیں۔
اس کے مثالی نظام ہونے کی ایک وجہ یہاں سرکاری ملازمین کی تنخواہ زیادہ ہے۔
اگر ملک کے تمام شعبوں کے سرکاری ملازمین کی تنخواہ بھی ان کے برابر ہو جائے تو ملک کا سارا نظام مثالی بن جائے گا۔
اور عام عوام بھی مثالی زندگی گذار سکیں گے۔

☆☆☆

ملکوں کی ترقی کے لیے ایک یہ بھی اصول ہوتا ہے

دنیا کے جن ملکوں نے ترقی کی ہے۔ اُن میں تعلیم کو فروغ دینا، قانون کی بالادستی قائم کرنا، عوام کو انصاف کی جلد فراہمی کی سہولت مہیا کرنا، عوام کے حقوق کی حفاظت کرنا، اداروں کی مضبوطی جیسے اصولوں کے ساتھ جمہوری اداروں سے بدعنوان اور نا اہل لوگوں سے پاک رکھنا بھی شامل ہے۔ کسی بھی ملک میں ذمہ دار لوگ ملکی پالیسیاں بناتے ہیں۔ مثلاً درآمدات، برآمدات کی پالیسی، چینی گندم وغیرہ۔
اگر ذمہ دار لوگ عام لوگوں کی سہولت کے لیے بروقت صحیح فیصلوں سے کسی بھی سہولت

خاص طور پر خوراک کا کوئی مناسب انتظام نہیں کر پاتے۔ اس کی وجہ اُن کی نااہلیت یا ذاتی مفاد ہوسکتا ہے۔ اُن کے ایسا نہ کرنے سے عوام کو ضروریات زندگی کی اشیاء کی نادستیابی اور مہنگائی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں ایسے لوگوں کو اُن کی ذمہ داریوں سے فارغ کر دیا جاتا ہے یا وہ خود بخود استعفیٰ دے دیتے ہیں۔ غریب ملکوں میں ایسے لوگ کسی قسم کی شرم یا ندامت بھی محسوس نہیں کرتے۔ ذمہ دار لوگ ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہرانے کی مکروہ روایت شروع کر دیتے ہیں۔ قصوروار کا سراغ ہی نہیں ملتا اور عوام دکھوں کی چکی میں پستے رہتے ہیں۔ آخر کوئی تو قصوروار ہوگا۔ کسی ذمہ دار میں اتنی اخلاقی جرأت نہیں کہ وہ اپنی کوتاہی قبول کرلے۔

غریب ملکوں کے غریب رہنے اور قرضوں کے بوجھ تلے دبے رہنے کی ایک بڑی وجہ ایسی نااہلیت اور بدعنوانیاں بھی ہوتی ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے کسی بھی ملک کے زندگی کی بنیادی سہولتوں (صاف پانی، پوری خوراک، پورا لباس، چھت سے محروم، مناس علاج سے محروم، عدم تحفظ کا شکار، نای کا شکار،) سے محروم ایک بھوکا بچہ اپنے ہمسائے کے بھوکے بچے سے اس طرح مخاطب ہوسکتا ہے:

نہ یہ تیرا ملک ہے.........نہ یہ میرا ملک ہے
یہ اس کا ملک ہے.........جس کا یہ ملک ہے
(جن کو زندگی کی بنیادی سہولتیں میسر ہیں)

☆☆☆

حکومت کا نشہ.....خدمت کی خوشی

حکومت کا نشہ عارضی ہوتا ہے۔ حکومت کرنے والا خدمت کا لفظ اپنا کوئی مطلب حاصل کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے۔

خدمت کی خوشی مستقل ہوتی ہے۔ خدمت کرنے والے کے ذہن میں حکومت کرنے کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔

ترقی یافتہ ملکوں میں حکومت والے لوگ عوام کی خدمت کرتے ہیں

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسی بھی ملک میں مہنگائی کا کنٹرول کرنا۔ بیروزگاروں کو روزگار مہیا کرنا۔ انسانوں کو صاف پانی مہیا کرنا۔ جلد انصاف مہیا کرنا۔ کس کا کام ہے؟

1- گھریلو خواتین کا؟

2- ایسے ووٹر جو ووٹ نہیں ڈالتے ؟

3- ایسے ووٹر جو لمبی لمبی لائنوں میں لگ کر ووٹ ڈالتے ہیں؟

4- حکومتی اداروں کا؟

5- عوام کے نمائندوں (وزیروں) کا؟

یا

فرشتوں کا؟

☆☆☆

عوام کی خدمت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے جدو جہد، لڑائیاں اور ہنگامے

دنیا میں انسان مختلف عقیدوں اور مذاہب پر یقین رکھتا ہے اور ہر عقیدے یا مذہب میں عبادت کرنے کی کوئی مخصوص جگہ ہوتی ہے۔ جہاں انسان جا کر عبادت کرتے ہیں۔ اسلام میں مسلمان فریضۂ حج ادا کرنے کو بہت بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔ اللہ کی بہترین تخلیق انسان ہے۔ انسانوں کی خدمت کرنا بھی انسان کیلئے خدمت کا ایک درجہ ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ اس

سعادت کو حاصل کرنے کے لیے ایک انسان دوسرے انسانوں سے لڑنے، مرنے پر تیار ہو جاتا ہے، کروڑوں کا خرچہ کرتا ہے، سیاسی پارٹیاں یہ سعادت حاصل کرنے کے لیے ہنگامے برپا کر دیتی ہیں جن میں بعض اوقات انسانی جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ اتنی جدوجہد، خرچے اور ہنگامے کے باوجود تقریباً 63 فیصد انسان بھوک، ننگ اور افلاس جیسی بیماری میں مبتلا ہیں۔

کیا یہ ساری لڑائی عوام کی خدمت کیلئے ہوتی ہے؟ یا کوئی اور مقصد یا مفاد پوشیدہ ہوتا ہے؟ عوام کیلئے ایک فکر ایک سوچ

☆☆☆

آبِ سربراہی...... چھوٹی سطح سے لے بڑی سطح تک

دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آ رہا ہے کہ ملکوں کے سربراہوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی حیات تک آب سربراہی پیتے رہیں۔ کسی کی خواہش پوری ہو جاتی ہے اور کوئی محروم رہ جاتا ہے۔

اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

نوٹ: جو ایک دفعہ آب سربراہی پی لیتا ہے اس کی پھر خواہش رہتی ہے کہ وہ دوبارہ پیئے

☆☆☆

یہ ضروری ہے...... تو یہ بھی ضروری ہے

ہر ادارے، محکمے، حکومت کے سربراہ کے علم میں ہونا ضروری ہے کہ اداروں، محکموں حکومت کے تمام شعبوں میں کیا کیا خرابیاں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ سربراہ کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان اداروں محکموں حکومتی شعبوں میں موجود خرابیوں کو دور کرے۔ ان کی اصلاح کرے۔

اگر خرابیوں کا علم نہیں تو سربراہ کیسا؟

اگر خرابیوں کی اصلاح نہیں ہوتی تو سربراہی کے اہل کیسا؟

یا پھر سب میل ملاپ......اور عوام خوار

اگر سربراہ اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے انجام دے تو تو معاشرے میں نظم ونسق، امن وامان کے تحفظ، انصاف کی فراہمی کی حالت بہتر رہتی ہے اور عوام مجموعی طور پر محفوظ آرام و سکون کی زندگی گزارتے ہیں۔

ادار وں کے سربراہ...... محکموں کے سربراہ...... ملک کا سربراہ

☆☆☆

معاشرے کی بد قسمتی کی ایک وجہ

کسی بھی ملک میں برائیوں میں اضافہ حکمرانوں کی غفلت، پردہ پوشی اور نا اہلیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جس ملک کے حکمران برائیوں میں خود ملوث ہو جائیں۔ اس ملک کے عوام عدل و انصاف سے محروم اور بیروزگاری، بھوک، ننگ، افراتفری، نفانفسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

عوام کا شمار بد قسمت لوگوں میں ہونے لگتا ہے۔
اگر عوام ایسے حکمران خود ہی اپنے اوپر مسلط کرلیں تو
بد قسمتی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

☆☆☆

نظام چلانے والے اور ملک کی حالت

دنیا کے ہر ملک میں حکومتی نظام قائم ہوتا ہے اور ایسے نظام میں زندگی کے ہر شعبہ (پارلیمنٹ، عدلیہ، انتظامیہ، سول اور دفاع) میں کام کرنے والے ہر فرد کو قوم کے خزانے سے معاوضہ، تنخواہ، الاؤنس سہولتوں کے خرچے سمیت ادا کیا جاتا ہے۔ ان سب لوگوں نے ملک وقوم کی بہتری کے لیے کام سرانجام دینا ہوتے ہیں۔

ایسے سب افراد معاوضہ، تنخواہ، الاؤنس لینے والے ملک وقوم کی فلاح کیلئے دیانتداری سے کتنا اچھا کام سرانجام دیتے ہیں۔

ملک کے حالات بتلائیں

بلاتبصرہ

نوٹ: قوم کا خزانہ قوم کے خون پسینے کی کمائی ہوتا ہے۔قوم کا ہر فرد اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ ٹیکسز کے ذریعے (جو فیکٹری کی بنی ہوئی ہر چیز پر فیکٹری کا مالک سرکار کو ادا کر دیتا ہے اور اس کی قیمت میں شامل ہوتا ہے جو خریدار شہری کی جیب سے ادا ہوتا ہے)

☆☆☆

اے پاکستانی قوم...... کچھ خیال کرلو

گزرے ہوئے اکسٹھ سال

جو کچھ ہو گیا وہ گزر گیا...... نقصان یا فائدہ

آئندہ کیلئے کچھ خیال کرلو...... کچھ طے کرلو...... کچھ فیصلے کرلو

آئین کی پاسداری...... جمہوریت کا جاری رہنا

دائرے اور اختیار...... اپنے اپنے دائرہ کار...... بیرونی دباؤ سے آزاد

اقتدار اور بااختیار...... کچھ سختی کچھ سہولتوں کی کمی

گاڑی، لباس، خوراک...... رہن سہن میں سادگی

ملازمین کی تنخواہ...... بمطابق گزارہ

قانون کی پابندی...... جلد اور سستے انصاف کی فراہمی

میرٹ پر عمل...... حقوق کی برابری

چھوٹا یا بڑا...... کمزور یا طاقتور

غریب یا امیر...... عوام یا خواص

بلاتمیز رنگ ونسل...... علاقہ...... سب کیلئے ایک جیسا

آئندہ کیلئے کچھ خیال کرلو...... کچھ طے کرلو...... کچھ فیصلے کرلو

نیت صاف، ارادہ پکا...... ہمت اور جذبہ...... مستقبل روشن

وگرنہ.....قدرت کے فیصلے کا.....انتظار کرو

☆☆☆

قانون بھائی جان اور ملکوں کے نظام

مہذب دنیا کا نظام اصول وضوابط پر قائم ہے جو انسانوں نے مل جل کر زندگی کو گزارنے کے لیے طے کیے ہیں۔ جہاں کسی قانون کا نفاذ نہیں ہوتا اس زمینی علاقے کو جنگل کا نام دیا جاتا ہے۔ جس میں صرف جانور رہتے ہیں۔ دنیا میں اس وقت تقریباً دوسو ملک ہیں دیکھنے میں آیا ہے کہ جس ملک (چھوٹے یا بڑے) میں ملکی قانون کا نفاذ سختی سے کیا جاتا ہے، بروقت مہیا کیا جاتا ہے ان ملکوں کا نظام زندگی بہتر حالت میں رہتا ہے۔ امن وامان کی صورتحال اچھی رہتی ہے۔ لوگ اپنے آپ کو گھر یا سفر میں محفوظ سمجھتے ہیں۔ ان ملکوں میں ترقی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ جن ملکوں میں ''قانون بھائی جان'' سونے کی حالت میں رہتا ہو، ست رہتا ہو، غفلت اور کوتاہی کرتا ہو، بروقت اس کی آنکھ نہ کھلتی ہو، ان ملکوں کا معاشرہ نفسانفسی کا شکار رہتا ہے۔ یہ کسی بھی ملک کے قانون بھائی جان پر منحصر ہے کہ وہ کیسی زندگی گزارنے کا فیصلہ کرتا ہے۔

نوٹ: ایک مثال کسی بھی ملک میں صبح کے وقت جب ٹریفک پولیس والا ڈیوٹی پر نہیں ہوتا، اس وقت ٹریفک سگنل سے گزرنے والی ٹریفک کو دیکھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قانون بھائی جان کی غیر حاضری میں لوگ خود بخود قانون کا کتنا خیال رکھتے ہیں۔

☆☆☆

قومی خزانہ.....اندھا فقیر

مثنوی مولانا رومیؒ (دفتر دوئم) حکایت نمبر 63

حملہ کردن سگ بر کور گدا۔ چند اشعار

ایک کتا کسی گلی میں اندھے فقیر پر.....معرکے کے شیر کی طرح حملہ کر رہا تھا۔

کتا غصے سے فقیروں پر حملہ کرتا ہے.....اندھا کتے کی آواز اور ڈر سے عاجز آگیا

اندھا کتے کی تعظیم کرنے لگا.....غلبہ تجھی کو ہے مجھے چھوڑ دے

اے خدا.....وہ پہچاننے والا نور کہاں

اندھا نہیں پہچانتا ......آنکھ نہ ہونے کی وجہ سے نہیں

بلکہ یہ اس وجہ سے کہ وہ جہالت میں مست ہے

قومی خزانہ ایک متبرک امانت ہوتی ہے ایک بھیک مانگنے والا بھکاری بھی فیکٹری کی بنی ہوئی شے خریدے تو اس کی قیمت میں شامل ٹیکس ادا کر دیتا ہے۔اس طریقے سے ملک کا ہر شہری قومی خزانے میں اپنا حصہ ادا کرتا ہے۔

اگر قومی خزانے کو اندھا فقیر سمجھ لیا جائے تو اس پر حملہ کرنے والوں کو کیا نام دیا جا سکتا ہے؟

☆☆☆

پاکستان......تریسٹھ سالہ سفر......ایک تبصرہ

حکمرانوں کا خوف اور لالچ کے ساتھ حکومت کرنا

آمر ہو یا نام نہاد جمہوری ہو

خوف.....جمہوریت کے جاری عمل سے

جمہوریت میں عوام کا فیصلہ.....اجتماعی دانش

یہ سفرِ انسانیت ہے.....اس راہ پر سے.....سب کو گزرنا ہوگا

جلد یا بدیر.....سفر کے راستے میں تکلیفیں آتی ہیں.....ان کو بھی چکھنا ہوگا

سفر کا جاری رکھنا لازم ہے.....سیاسی گندگی صاف ہوتی چلی جاتی ہے

پاکستان کی آدھی سے کم زندگی کنٹرولڈ جمہوریت کے سفر میں گزری

آدھی سے زیادہ زندگی ڈکٹیٹروں کا اس سفر کو روکنے میں گزری

نتیجہ سب کے سامنے.....!

ملک کی حالت،صوبوں کی حالت،اداروں کی حالت،عوام کی حالت

جمہوریت.....مکمل (ملک میں،صوبوں میں،ضلعی نظام میں،سیاسی جماعتوں میں)

جمہوریت......اجتماعی عقل......عوام کی بہتری اور بھلائی

☆☆☆

جمہوریت......سیاسی اغراض ومقاصد

اگر کسی جمہوری ملک میں قانون وانتظام کو سیاسی جماعتوں کے اغراض ومقاصد کے ماتحت کردیا جائے......

- تو کیا ہوسکتا ہے؟

کیا ہوتا ہے؟

خودغرضی ۔لوٹ مار۔نفسانفسی ۔افراتفری ۔لاقانونیت۔ ناانصافی ۔اغوا۔ چوری۔ ڈاکے۔ظلم وبربریت اوراندھیرا۔

ملک میں مارشل لاء......نری بربادی

☆☆☆

راہنما......راہبر

ڈکشنری کے مطابق،راہنماراستہ دکھانے والا اورراہبر راستے کی رہنمائی کرنے والا ہوتا ہے۔

پاکستان......آزادی کے تریسٹھ سال

کتنے راہنما......کتنے راہبر

کتنے حکمران آئے......سب مسلمان

انتظام،انصاف،روزگار،

حالات بتلائیں

کیساراستہ......کیسی راہنمائی

بلاتبصرہ

☆☆☆

عوامی نمائندے، اسمبلیوں کے ارکان

ہر ملک کو نظم وضبط کے ساتھ چلانے کے لیے ایک آئین بنایا جاتا ہے جس میں اداروں کے کام کرنے کے لیے دائرہ کار وضع کر دیئے جاتے ہیں۔

پارلیمنٹ/ اسمبلیوں کا کردار: ملک میں ضرورت کے مطابق قانون سازی کا کام کرنا اور قانون پر عملدر آمد کو یقینی بنانا اور اداروں کے کام پر کنٹرول رکھنا ہوتا ہے۔

عدلیہ کا کردار: ملک میں عوام کو انصاف کی فراہمی کا کام سرانجام دینا ہوتا ہے۔

انتظامیہ کا کردار: ملک کے تمام انتظامی شعبہ جات پر مشتمل ہوتی ہے، ملک کی سرحدوں کی حفاظت اور اندرونی نظام کو قانون کے مطابق چلانا ہوتا ہے۔

کسی ملک کے اراکین اسمبلی ایوانوں میں کس قسم کی کارروائی میں حصہ لیتے ہیں۔ ملک کے امن وامان، جان کے تحفظ، روزگار، خوراک اور انصاف کی جلد فراہمی کے حالات کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آئین کی کتنی پاسداری ہو رہی ہے؟

بلاتبصرہ

☆☆☆

ایک ملک کیسے قائم رہتا ہے

عوام کی طاقت سے...... اداروں کی مضبوطی سے

عوام کو تحفظ، حقوق، انصاف، روزگار فراہم ہونے سے

اگر کسی طاقت کے ذریعے حکومت چلائی جائے تو ادارے کمزور ہوتے ہیں

عوام میں بددلی پھیلتی ہے

غیر ملکی بڑی طاقت کو مداخلت کا موقع ملتا ہے

اگر کسی علاقے میں معدنی ذخائر کی دولت ہو تو طاقت ور ملک اپنے مختلف ہتھکنڈوں، طریقوں سے قبضہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

چھوٹی طاقت کو بڑی طاقت کے سامنے جھکنا پڑتا ہے

انسان کو اپنے فیصلے کرنے کے لیے عقل عطا کی گئی ہے۔

برے اور بھلے کی تمیز بھی بتا دی گئی ہے۔

دنیا کی تاریخ ہمیں بتلاتی ہے......عوام کی طاقت ہی اصل طاقت ہوتی ہے

خدا کائنات کا مالک ہے۔

☆☆☆

کسی ملک کی تباہی و بربادی کا سامان

جب سیاسی اداروں کے لوگ ملک و قوم کی بے لوث خدمت کی بجائے ذاتی لالچ، انتقام، مفاد اور ہوس کے تحت کام کریں۔

جب فوج کے افسران ملکی معاملات میں دخل دینا شروع کر دیں۔ مارشل لاء کا نفاذ ہو۔

جب عدلیہ کے جج لالچ، مفاد یا دباؤ کے تحت فیصلے کریں۔

جب سرکاری اداروں کے لوگ رشوت لینا شروع کر دیں۔ ناجائز کام اور ناانصافی کریں

جب کاروباری لوگ ناجائز منافع خوری، ذخیرہ اندوزی سمگلنگ شروع کر دیں اور پکڑ نہ ہو

جب خوراک میں ملاوٹ، جعلی دوائیاں بننا شروع ہو جائیں اور پکڑ نہ ہو۔

جب تعلیم کو کاروبار کا ذریعہ بنا لیا جائے۔

جب غریب اور کمزور اپنی عزت، جان و مال کو محفوظ نہ سمجھیں۔

جب ملکی دولت لوٹنے کا کوئی احتساب نہ ہوتا ہو، جب ملکی نظام کسی بیرونی دباؤ کے تحت چلے۔

جب عوام برادری، قبیلہ، مذہبی فرقہ بازی اور علاقائی لحاظ سے نفرت اور تعصب کا شکار ہو جائیں۔

جب مختلف صوبوں کے عوام اپنے جائز حقوق کے بارے میں مطمئن نہ ہوں۔

جب عوام اپنے نمائندے منتخب کرنے میں اچھے یا برے کی تمیز نہ کر سکیں۔

تو......!

ایسا ملک تباہی و بربادی کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے۔

کچھ راہنما ایسے بھی ہوتے ہیں

کچھ راہنما ایسے بھی ہوتے ہیں......اچھی خاصی عزت کے مالک ہوتے ہیں
طاقت کے نشے میں......دل میں کچھ خیال کرتے ہیں
کچھ ہائے ہائے کہلوانے کو......پسند کرتے ہیں
ایسی خوشی کو حاصل کرنے کے لیے......کوئی فیصلہ ایسا کرتے ہیں
پھر عوام الناس کی طرف سے......کچھ ہائے ہائے کی......گردان سنتے ہیں
اور خوش ہوتے ہیں
ایسے سب......اگلی منزل کے لیے ایسے ہی رخصت ہوتے ہیں
دنیا کے لیے بری مثال بنتے ہیں......ناسمجھ راہنما ناسمجھ ہی رہتے ہیں
عوام کی بھلائی کو بھول جاتے ہیں......اپنا فیصلہ خود ہی کرتے ہیں
کچھ ٹوٹتا ہے، جلتا ہے، اجڑتا ہے......معاش کا پہیہ الٹا چلنے لگتا ہے۔
کم عقل اور ضد سے جاتے جاتے......ملک وقوم کو نقصان پہنچا جاتے ہیں
ہائے ہائے کی آواز......جب بھی اٹھتی ہے......ایسے رہنما کی رخصتی یقینی ہوتی ہے
جلد یا کچھ دیر
شاید قدرت کا نظام اسی کو کہتے ہیں!

☆☆☆

شیطان بھی شرما جائے

دنیا کے سربراہوں، رہنماؤں، جج صاحبان، افسران اور دیگر ذمہ دار لوگوں کی بعض خبریں ایسی چھپتی ہیں کہ اُن کو پڑھ کر، دیکھ کر انسان کو دکھ ہوتا ہے۔

ایسے ہی دیگر لوگوں کے ذاتی کردار کی اصل شکلیں دنیا کے سامنے آجائیں تو یہ یقیناً شیطان بھی شرما جائے۔

شراب، شباب، رقص وسرود جیسی حرکات وسکنات

عوام کا خیال رکھنے والے..... کیسے ذمہ دار لوگ
ز: اور زن کے پجاری لوگ
اسانیت کے چہرے پر بدنما داغ ہوتے ہیں

☆☆☆

عوامی نمائندوں کی عزت.....عوام کے بھلائی کے کاموں میں ہے

ایک تمنا عوام کی ..... کہ اُن کے روٹی، کپڑا، مکان، علاج، صاف پانی، انصاف، روزگار کے مسائل کوئی حل کر دے۔
ایک تمنا کسی کی..... کہ وہ کونسلر، رکن اسمبلی، وزیر، وزیراعلیٰ، گورنر، وزیراعظم، صدر بن جائے۔
ایک فیصلہ پروردگار کا..... کہ جو نمائندے عوام کی تمناؤں پر پورا نہ اتریں اور اپنے کیے گئے وعدوں پر عمل نہ کریں تو وہ عوام کی نظروں میں گر جاتے ہیں اور ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے
اگر تو عزت چاہتا ہے تو رب کی ذات پر بھروسہ کر
عوام کی بھلائی کے کام کر، ذاتی مفاد کو بھول جا
اے نمائندۂ عوام

☆☆☆

عقل دانش، حکمران اور دنیا

ہر انسان عقل جیسی نعمت اور صفت سے مالا مال ہے۔ انسان اسی عقل کو استعمال میں لاتے ہوئے کوئی عمل کرتا ہے۔
دانش: ایسا عمل جو انسانیت کی بھلائی کیلئے کیا جائے اس بھلائی میں انسان خود بھی شامل ہوتا ہے۔

دنیا میں سمجھا جاتا ہے کہ اچھی، بہتر اور بھلائی والی زندگی کے نظام عقل و دانش والے لوگ چلاتے ہیں۔ ایسے نظام جن میں شر یا کسی ایک انسان یا انسانوں کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانے کا عمل ہو اس کو عقل و دانش کے نظام کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ ایسے لوگ کسی اور زمرے میں آئیں گے۔

دنیا کے حالات اور واقعات کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کے نظام چلانے والے عقل و دانش کے مالک ہیں یا لالچ، ذاتی مفاد، ہوس، انتقام کے مارے ہوئے لوگ ہیں۔

☆☆☆

عوامی نمائندگی کیلئے ایک تجویز

اگر کوئی شخص عوام کی نمائندگی (عزت کا رتبہ حاصل کرنا اور نیک جذبے کے ساتھ عوام کی خدمت کرنے کا ارادہ اور معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنے کا) عزم رکھتا ہے تو اُس کو پہلے اپنے گاؤں، گوٹھ، گلی اور شہر کی گلیوں سے گری پڑی اشیاء شاپر وغیرہ اٹھا کر ثابت کرنا چاہیے کہ وہ عوام کی خدمت کرنے اور معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنے میں مخلص ہے۔

کونسلر، نائب ناظم، ناظم، ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر، وزیر، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، صدر سب ذمہ دار۔

☆☆☆

ایسا ملک......؟

جہاں معاشرہ روٹی، روشنی، تعلیم کی کمی، آبادی میں بے جا اضافہ، بیروزگاری کا شکار ہو۔

جہاں مہنگائی، فاقہ کشی کا دور دورہ ہو۔

جہاں مساجد، عبادت گاہوں میں خودکش بمبار کا خوف ہو۔

جہاں کوئی جانے یا انجانے میں کسی سازش کا شکار ہو۔

جہاں دھونس دھاندلی، لالچ، ہوس، شر عام ہو

جہاں انصاف رسوا سر بازار ہو۔

جہاں نظام قرضوں کی مرہون منت ہو۔

جہاں کشکول ہو اور ڈالر کی خیرات ہو۔

جہاں زندگی کے مختلف شعبوں میں......کوئی بکتا ہو کوئی بکنے کیلئے تیار ہو۔

وہاں ظلم، بربریت، ناانصافی، افراتفری، نفسانفسی نہ ہو تو......

اور کیا ہو؟

☆☆☆

کانٹوں کی فصل

پہلے 1958ء پھر 1969 اور پھر 1977ء میں پاکستان میں کانٹوں کے بیج بوئے گئے تھے۔اب وہ کانٹوں کی فصل بڑی بڑی جھاڑیوں کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ بیج بونے والوں اور اس کے بعد پانی دینے اور اس کا خیال رکھنے والوں سب کو کسی نہ کسی صورت میں کانٹے چبھ رہے ہیں۔حتیٰ کہ اس فصل سے کنارہ کشی کرنے والے بھی اس کے کانٹوں کا شکار ہو رہے ہیں۔

اللہ سب کو ان کانٹوں سے محفوظ رکھے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ملکی مفاد کے لیے قانون کی خلاف ورزی کرنے کو اگر برا نہیں سمجھا جائے گا تو ایک عام انسان کو اپنے کسی مفاد کے لیے قانون کی خلاف ورزی کرنے کا جواز مل جائے گا۔

ملکی مفاد......قوم کا مفاد

قوم کا مفاد......افراد اور فرد کا مفاد ہوتا ہے

بڑی طاقت اپنے ملک کے مفاد کے لیے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتی ہے تو چھوٹے ملکوں میں بھی ایسی روایت قائم ہو جاتی ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کا مجموعی نظام لفظ ''ملکی مفاد'' کے نام پر انتشار کا شکار

ہے۔انسانوں کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔

☆☆☆

ملک کا احساس

شاید کسی کو ملک قائم ہونے کا احساس نہیں

آئین کی پاسداری کا احساس نہیں

ملک چلانے کا احساس نہیں

ملک ٹوٹ جانے کا احساس نہیں

مساجد، عبادت گاہوں میں مسلمان مرنے کا احساس نہیں

خودکش بم دھماکے سے بے گناہ مارنے کا احساس نہیں

انتظامیہ، عدلیہ، قانون سازوں، مذہبی، سیاسی رہنماؤں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں

عوام کو اپنے لُٹ جانے کا احساس نہیں

نتیجہ

اکٹھا بھگتنا ہوگا......سب کو

وقت پر جاگنے والے اور اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنے والے

اپنا اور اپنے بچوں کا مستقبل سنوارتے ہیں۔

☆☆☆

حلف، آئین، قانون اور وفاداری

حلف اٹھانا......آئین کے تحت......قانون کے مطابق ذمہ داری پوری کرنا......ملک کے ساتھ وفاداری

منتخب ہونا......آئین کے تحت قانون کے مطابق......ملک کے ساتھ وفاداری

کسی بھی نوکری پر بھرتی ہونا...... آئین کے تحت قانون کے مطابق ...... ملک کے ساتھ وفاداری

ملک کی حالت دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حلف اٹھانے والے منتخب ہونے والے بھرتی ہونے والے، آئین کے تحت اور قانون کے مطابق...... کام کرتے ہیں...... سب کے سامنے

لازم ہے بطور انسان

آئین و قانون کے مطابق اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے کام کریں۔

ملکوں میں آئین اور قانون کی خلاف ورزی قوم کے مفاد کے لیے ایک بہانہ سازی ہوتا ہے۔

قوم کو کیا فائدہ ہوتا ہے......؟

نوٹ: دنیا کے تمام دوسو ممالک میں آئین موجود ہیں۔ قانون اور ضابطے موجود ہیں جن میں ہر ملک کے شہریوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔ اگر آئین قانون اور ضابطوں کے مطابق کام کیا جائے تو دنیا کے ساڑھے چھ ارب انسان مختلف مشکلات مصیبتوں، بھوک، ننگ، غربت، افلاس، انصاف، روزگار میں مبتلا نہ ہوں اور خوراک کے لیے محرومی کا شکار نہ ہوں۔

☆☆☆

پیارا پاکستان......!

اخبارات کے مطالعے سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ......

عوامی نمائندے پُرکشش وزارتوں کیلئے کوشش کرتے ہیں۔

افسر پُرکشش عہدوں کیلئے کوشش کرتے ہیں۔

عوام اپنی محرومیوں، نا انصافیوں کا رونا روتے رہتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے جائز کاموں کیلئے دفتروں کے چکر لگاتے رہتے ہیں۔

عوامی نمائندوں اور افسروں کا کام...... عوام کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔

عوام کی حالت بتلائے...... عوامی نمائندے اور افسر کیا کرتے ہیں......؟

یہ کیسا پاکستان...... پیارا پاکستان......!

دوسرے ملکوں کے عوامی نمائندے اور افسر کیا کرتے ہیں؟

☆☆☆

ڈکٹیٹر یا جمہوری رہنما، دولت مند، طاقتور لوگ

اپنے ظلم کو انصاف سمجھتے ہیں......کب؟

جب وہ خود زندگی کی ساری اور بے جا سہولتوں کو جائز سمجھتے ہیں اور عوام بنیادی سہولتوں سے محروم رہتے ہیں۔

جب دولت مند اپنی دولت میں اضافہ پہ اضافہ کیے جاتے ہیں اور ضرورتمندوں، حاجت مندوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

جب طاقتور اپنی ہوس وخواہش کو طاقت کے ذریعے پوری کرتے ہیں اور کمزور مظلوم لوگ بے بسی اور مجبوری کا شکار رہتے ہیں۔

ایسے سب لوگ ظلم کے عمل کو اپنے لیے جائز سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ......

وہ انصاف کی زندگی گزار رہے ہیں۔

جن ملکوں میں قانون وانصاف شفاف احتساب کا عمل جاری رہتا ہے وہاں ظالم خود انصاف کی لائن میں کھڑا ہوتا ہے چاہے اس کا دنیاوی مرتبہ کتنا ہی اونچا ہو۔ غریب ملکوں میں عدالتوں پر حملے ہو جاتے ہیں۔ چیف جسٹس کو قید کر دیا جاتا ہے۔

☆☆☆

اے خواب......تیری یاد آئی

بزرگوں نے خواب دیکھا

مسلمان الگ وطن میں......امن وامان، جان کے تحفظ، انصاف، عزت واحترام، روزگار، برابری اور ایمانداری دیانتداری سے زندگی گزاریں۔

لٹے پٹے، لاکھوں اجڑے، خواتین کا اغوا، ہزاروں شہید

قبیلے، ریاستیں، صوبے...... جدوجہد، قربانی میں سب شامل
وطن قائم ہوا...... چند دن گزرے
لوٹ مار، رشوت، سفارش، ظلم وناانصافی، نفرتیں...... آباد ہوئیں
آئین بنا تو...... پامالی شروع...... ایک گیا...... دوسرا آیا
خواب آدھا رہ گیا
لوٹ مار کی تمیز نہ رہی...... حمام میں سب اکٹھے
غریب کی عزت لٹ جائے...... خرچ بھی کرے...... انصاف بھی نہ ملے
سارے ذمہ دار...... سارے انصافیئے...... کدھر؟
آٹا، بجلی، مہنگائی، بیروزگاری، اندھیرا......
خواب کی تعبیر...... کیلئے اندھیرا...... غریب کیلئے اندھیرا
کچھ سانس باقی...... خواب کی نذر
شاید خواب کی تعبیر...... کبھی روشن ہو
اے خواب...... تیری یاد آئی۔

☆☆☆

وطن سے محبت

اپنے وطن سے محبت
وطن میں رہنے والوں...... سب کو ہوتی ہے
دفاع کرنے والوں...... دفاع کے لیے ساز و سامان، سہولتیں، تنخواہ مہیا کرنے والوں کو بھی
ملک کے تمام کاروبار، کاشتکار، مزدور اور اداروں کے چلانے والوں کو بھی
ذمہ داری سب کی الگ الگ اپنے انداز میں
اپنا وطن سب کو پیارا ہوتا ہے
سب کی شناخت وطن سے ہوتی ہے

محبت اپنے وطن سے سب کو ہوتی ہے

☆☆☆

ایسے فیصلے کون کرتا ہے؟

تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانے کے مختلف ادوار میں حکمرانوں، رہنماؤں (چندلوگوں) کے غلط فیصلوں کے ردعمل کے طور پر لاکھوں انسان یکدم بے گھر، بے یارو مددگار، در بدر کی ٹھوکروں اور بھوک ننگ کے عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کھلے آسمان تلے یا جھونپڑی نما کیمپوں میں امداد کے بھکاری بن جاتے ہیں۔ بے قصور، بے بس، مجبور، مرد عورت، بوڑھے، بچے، بیمار معذور لوگ محتاجی کی لعنت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کی واپس بحالی کیلئے ایک لمبا عرصہ اور اربوں روپے کا خرچہ درکار ہوتا ہے۔ چندلوگوں کے غلط فیصلوں کی سزا لاکھوں لوگ کیوں بھگتیں، کروڑوں کیوں پریشان ہوں؟

یہ کیسی عقل کے مالک لوگ...... چندلوگ

ہر کچھ عرصہ بعد قوم متحد اور امداد کی پکار...... ایسے فیصلے کرنے والے کون؟

کوئی نہ ان کو پوچھنے والا؟

صرف امداد دینا ہی فرض نہیں

بربادی کے دہانے تک پہنچانے والوں کا حساب لینا بھی تو کسی کا فرض بنتا ہے

وہ فرض کس کا...... ایک بڑا سوالیہ نشان؟

غلط فیصلے کرنے والوں کو بھی سزا......؟

شاید کوئی خیال کرے اور مستقبل میں احتیاط کرے۔

☆☆☆

حکمران/ رہنما ......اور محروم لوگوں کے آنسو

دنیا کی کل آبادی کی اکثریت 60-70 فیصد غریب اور سہولتوں سے محروم انسانوں کی ہے۔

☆ایک غریب انسان ضرورت کی چیز حاصل نہیں کر سکتا تو وہ خون کے آنسو روتا ہے۔

☆اگر کوئی ماں بیمار بچے کیلیئے دوائی نہ لے سکے تو وہ روتی ہے۔

☆کوئی بچہ تعلیم حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو غربت کی وجہ سے ایسا نہ کر سکتا ہو تو وہ روتا ہے۔

☆کوئی بچہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد میرٹ پر ہونے کے باوجود نوکری نہ حاصل کر سکے تو وہ روتا ہے۔

☆کوئی باپ اپنے تھوڑے وسائل کی وجہ سے اپنی بچی کی شادی نہ کر سکے تو وہ روتا ہے۔

☆کوئی شخص مرد ہو یا عورت اس پر ظلم و زیادتی ہو جائے اور اسے انصاف نہ مل سکے تو وہ روتا ہے۔

ایسے سب انسان روتے ہیں لیکن ان کے آنسوؤں کی کوئی قدر نہیں ہوتی!

آمروں کو حکومت کرنے کا نشہ ہوتا ہے۔ لیڈروں کو اقتدار کی ہوس ہوتی ہے۔ کسی کو دولت جمع کرنے کی لالچ اور خواہش ہوتی ہے۔ دنیا میں وہ انسان حکمران/ رہنما اچھے ہیں جو محروم لوگوں کے آنسوؤں کی قدر کرتے ہیں اور ان کی محرومیاں دور کرتے ہیں۔

نوٹ: جن ملکوں کے محروم لوگ اپنے آنسوؤں کا حساب لے لیتے ہیں وہ اپنی زندگی بہتر بنا لیتے ہیں۔

☆☆☆

محبِّ وطن......حب الوطنی

ہر ملک ایک قطعہ زمین پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کے اردگرد سرحدوں کی لکیریں کھینچی ہوتی ہیں۔ ملک میں رہنے والے لوگ اپنے نمائندوں کے ذریعے ایک آئین بناتے اور اس کے تحت قوانین و ضابطے وضع کرتے ہیں۔ ملک کا پورا نظام اسی آئین اور ضابطوں کے مطابق چلایا جاتا ہے۔ ملک کے تمام شہری ملک سے محبت رکھتے ہیں۔ ملک کے اندرونی اور دفاعی نظام کو چلانے والے دن رات محنت کرتے ہیں۔ وقت پڑنے پر جان کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں

کرتے۔ ملک کے پورے نظام، سیاسی، سماجی، معاشی، عدالتی، دفاعی، کاروباری اور زندگی کے دیگر تمام شعبہ جات میں جولوگ اپنے عمل سے مثبت کردار ادا کرتے ہیں حقیقت میں وہی محبّ وطن کہلانے کے اصل حقدار ہو سکتے ہیں۔

حکمران ہوں یا عام شہری

حکمران کے فرائض میں شامل ہے کہ شہریوں میں کسی بھی قسم کا احساس محرومی نہ پیدا ہونے دے۔ کیونکہ محرومی کا احساس منفی عمل کی طرف راغب کرتا ہے۔

حب الوطنی ایک عظیم انسانی صفت ہے

ایسا عمل جس کا فائدہ ملک کے تمام شہریوں کو پہنچتا ہے۔

آئین اور قانون کی پابندی حب الوطنی کی اولین شرط ہے

نوٹ: زندگی کے کسی بھی شعبہ میں منفی کردار ادا کرنے والے ملک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس کا برا اثر ان کی اولاد پر بھی پڑتا ہے۔

☆☆☆

رہنما قسم کے لوگوں کے کردار اور بدلتے حالات

دنیا کے بعض غریب ترقی پذیر ملکوں کے حالات و واقعات کچھ ایسے انسانی کرداروں کو ظاہر کرتے ہیں۔

کردار نمبر 1: ماضی میں کچھ لوگ اصولوں کی خاطر لڑتے رہے اور جمہوریت کی بحالی کیلئے جدو جہد کرتے رہتے ہیں اس دوران قید و بند، جیلیں، نظر بندیاں بھگتتے رہتے ہیں۔

کردار نمبر 2: انہی حالات میں کچھ لوگ ڈکٹیٹر شپ، بے اصولی اور غیر جمہوری اقدامات کی حمایت کرتے اور ساتھ دیتے اور وزارتوں، عہدوں اور دیگر سہولتوں سے زندگی کے مزے لیتے رہتے ہیں۔

کچھ مدت گزرنے کے بعد حالات بدلنے کے ساتھ کردار بھی بدل جاتے ہیں

ماضی کے زمانے کا ایک نمبر کردار بدل کر 2 نمبر ہو جاتا ہے

2 نمبر بدل کر نمبر 1 ہو جاتا ہے

اس سارے عرصے میں اگر ملک کی صورتحال دیکھی جائے تو عوام کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ ایسا سب ذاتی لالچ، انا، ہوس، مفاد اور انتقام کیلئے کیا جاتا ہے۔ اگر عوام کے مفاد کی خاطر یہ قربانیاں دی جاتی ہوں تو پھر عوام کی حالت بہتر کیوں نہیں ہو جاتی؟ خوراک، صاف پانی، روزگار، سستی اشیاء، انصاف، میرٹ، برابری، جان کا تحفظ، خواتین و بچیوں کی عزت وغیرہ۔

انسانی کردار کیلئے بہترین اصول: علم، سچ، مثبت سوچ، انصاف، دیانت، امانت، برابری، محبت، برداشت، رواداری، ہمدردی، خلوص، بے لوث خدمت۔

☆☆☆

اپنے دکھ خود خریدنے والے اور دکھ حاصل کرنے والے لوگ

ماضی قریب میں ایک ملک روس نے ایک دوسرے ملک افغانستان میں مداخلت کی۔ نامعلوم وجوہات کی بنا پر اس مداخلت کو روکنے کے لیے دنیا کی ایک بڑی طاقت امریکہ نے بھرپور کوشش کی۔ مقامی لوگوں کو تیار کیا اور دنیا میں مختلف ممالک سے روس کے مخالف لوگوں کو وہاں اکٹھا کیا۔ روس کو افغانستان سے نکالنے کے لیے اسلحہ سمیت اربوں ڈالر خرچ کیے، قسمت کی ستم ظریفی جن لوگوں نے روس کو افغانستان سے نکالا انہی لوگوں نے امریکہ میں 9/11 کا واقعہ کیا (امریکہ کے مؤقف کے مطابق)۔

اس واقعہ کے بعد امریکہ میں امریکی شہریوں کی زندگی اجیرن ہوگئی۔ شہریوں پر شک اور ہر جگہ سخت چیکنگ ہونے لگی۔ ذاتی ٹیلی فون ٹیپ ہونے لگے۔ معاشی نظام بگڑنے کے ساتھ عام شہری ذہنی عذاب میں مبتلا ہو گئے۔ اس عمل میں امریکہ کا ساتھ دینے والے ملکوں میں رہنے والے لوگ بھی دکھ مصیبتوں اور پریشانیوں کا شکار ہو گئے۔

یہ کیسے عقل مند اور کیسی دانش کے لوگ جو اپنی مصیبتوں کو اپنے ڈالروں سے خود خریدتے ہیں یا ڈالروں کی خاطر دُکھ حاصل کرتے ہیں

ایسا سب کچھ منفی سوچ رکھنے سے ہوتا ہے۔ اگر انسان یا ملک اپنے رویے میں انسانیت کیلئے مثبت سوچ رکھے تو دکھوں، مصیبتوں، پریشانیوں سے بچا جا سکتا ہے۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

سول حکمران اور فوجی حکمران

ہر ملک میں رہنے والے عام انسانوں کو فوجی ہتھیاروں کے مہلک ہونے اور ان سے تباہی پھیلنے کا اندازہ نہیں ہوتا۔ لیکن فوجی شعبہ جات (آرمی، ائیر فورس، نیوی) سے وابستہ لوگوں کو اس بات کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ جن ملکوں میں حکمران فوجی ہوتے ہیں ان کا بڑی طاقتوں کی دھمکیوں سے جلد خوفزدہ ہو جانا فطری عمل ہے۔ اور اسی ڈر کی فضا میں ایسے ملکی فیصلے کر جاتے ہیں۔ دنیا میں طاقت کا استعمال بچوں کا کھیل نہیں ہوتا، بڑی طاقت رکھنے والے ملک بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ جنگ اور اس کے برے اثرات کیا ہو سکتے ہیں؟ کسی ملک میں اگر سویلین لوگ حکومت کا نظام چلائیں تو وہ ایسی صورتحال کو بخوبی سمجھتے اور جانتے ہوئے اپنے ملک کے لیے بہتر اور اچھے فیصلے کرتے ہیں۔ جو حکمران خود خوفزدگی کے ماحول میں ہوں وہ اچھے فیصلے نہیں کر پاتے۔ کسی ملک کے لوگوں نے اگر اپنی زندگی کے حالات نارمل رکھنے ہیں اور عزت کے ساتھ رہنا ہے تو انہیں دنیا کے دوسرے ملکوں کی طرح اپنے ملک کے نظام کو بھی سویلین کے ذریعے چلانا لازماً ہوگا۔

جمہوریت...... مکمل جمہوریت......

فوجی حکمرانی...... ملک کی تباہی کی نشانی

☆☆☆

راہ نما...... منزل کی طرف راستے کی قیادت کرنے والے راہ نما کہلاتے ہیں

کسی بھی ملک میں سیاسی رہنماؤں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ عوام کو درپیش زندگی کے

مختلف مسائل و مصائب سے نجات دلائیں اور زندگی کی بنیادی سہولتیں مہیا کریں (لباس، پوری خوراک، صاف پانی، تحفظ، علاج، چھت، انصاف، روزگار وغیرہ)۔ اگر وہ ایسا نہ کرسکیں تو کیا وہ راہ نما کہلانے کے حقدار ہوسکتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کو سیاسی کاریگر کہنا زیادہ مناسب نہیں ہوگا؟ مشاہدے میں ہے کہ عام طور پر ترقی پذیر غریب ملکوں میں ایسے سیاسی لوگ عوام کو ایک دائرے کے اندر ہی گھماتے رہتے ہیں اور وعدے کرتے رہتے ہیں ''مل جائے گا''، ''ہوجائے گا'' وغیرہ۔

اسی طرح مذہبی رہنماؤں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ملک میں اخوت بھائی چارہ امن و سلامتی کی فضا قائم رکھیں۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہیں۔ (بم دھماکے، عبادت گاہوں میں قتل) تو کیا اِن کو اپنے اپنے مسلک کے دینی استاد یا ٹیچر کہنا زیادہ مناسب نہیں ہوگا۔

ایک خیال......!

☆☆☆

ملکی اداروں کی ذمہ داری

امن وسکون، انسانوں کے تحفظ کو قائم رکھنے والے اداروں کا اپنے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے ان کی ذمہ داری کو پورا کرنا اور کارکردگی کی بنا پر ایک امیج قائم ہوجاتا ہے۔ جب ایسے ادارے کسی بھی غفلت کی وجہ سے اپنی ذمہ داری پوری نہ کریں یا اپنی ذمہ داری سے غیر ضروری تجاوز کرنے میں ملوث ہوجائیں یا ادارے ایک دوسرے کا احترام نہ رکھنے میں ملوث ہوجائیں تو ایسے ادارے معاشرہ میں اپنا وقار کھو جاتے ہیں۔ جرائم پیشہ افراد کے ذہن سے ڈر اتر جاتا ہے۔ ایسے معاشرے میں جرائم بڑھ جاتے ہیں۔ عام شہری اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگتا ہے۔

اچھے معاشرے کے قیام کے لیے اداروں کا ذمہ دار ہونا اور ادارے کے وقار کو برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے۔

☆☆☆

پرانے زمانے کی دنیا کا نظام

پرانے زمانے کی دنیا میں طاقتور امیر ملک غریب ملکوں کو کمزور اور غریب رکھنا چاہتے تھے۔اور غریب ملک کے طاقتور اور امیر لوگ اپنے ملک کے غریبوں کو کمزور اور غریب رکھنا چاہتے تھے۔

آج کی دنیا کا نظام۔۔۔۔۔۔؟

☆☆☆

عوام کے حقوق سے انصاف کیا جائے

عوام کے حقوق......انصاف سے مہیا کیے جائیں......عوام کے حقوق کو برابر کے مواقع فراہم کیے جائیں......عوام کے حقوق عوام کو میرٹ پر دیئے جائیں......عوام کے حقوق عوام کو دیئے جائیں

صاف پانی، سستی خوراک، پورا لباس، چھت، روزگار، میرٹ پر داخلے، ملازمتیں، سستی تعلیم، سستا جلد انصاف، کسان سے انصاف، مزدور سے انصاف، سب سے انصاف

☆☆☆

سیاست ایک طرز عبادت

خدمت عوام سیاست کا مقصد......لہٰذا سیاست ایک طرز عبادت بھی ہے۔سیاست میں اگر سچائی نہ ہو تو عبادت کیسی، عوام کی خدمت کیسی؟ اگر عوام ہی نہ ہوں تو سیاست کیسی؟

''ایک زہر کے پیالے کو آب حیات تصور کرتے ہوئے......

اس نعمت پر پھولے نہیں سماتے ''

دنیا میں کسی بھی ملک کی پہچان اس ملک کے انداز حکومت سے ہوتی ہے۔جو باقی دنیا کو دیکھنے کے لیے اس قوم کی ایک تصویر ہوتی ہے۔جیسے نظام حکومت ویسی اس قوم کی تصویر......دیکھنے والی دنیا

''مر جائیں گے، وہ قومیں بگڑتی جائیں گی......ٹہنیاں جو سوکھتی جائیں گے جڑتی جائیں گی''

☆☆☆

کسی ملک میں فوج اور باقی سول اداروں کے کام کرنے کا انداز

دنیا کے ہر ملک میں ملکی نظام کو چلانے کیلئے کچھ ادارے ہوتے ہیں ان میں فوج اور پولیس ڈسپلن کے ادارے کہلاتے ہیں۔ ان اداروں میں جب ایک چھوٹے عہدیدار کے پاس بڑے عہدے والا آتا ہے تو چھوٹے عہدے والا اپنا پورا جسم سختی سے تان کر (سر سے پیر تک) بڑے عہدے والے کو سلیوٹ مارتا ہے (اس کے لیے بے حد مشق کروائی جاتی ہے) ان ڈسپلن اداروں میں افسران بالا کا حکم بلا چون و چرا مانا جاتا ہے۔ باقی سول اداروں میں جب ایک عہدیدار کے پاس بڑے عہدے والا آتا ہے تو چھوٹے عہدے والا اُس کو سلام یا ہیلو کہتا ہے اور بڑے عہدے والا جواباً وعلیکم السلام یا ہیلو کہتا ہے۔ ان اداروں میں فائل پر اختلافی نوٹ بھی لکھا جاتا ہے۔ افسر چاہے Agree کرے یا Disagree کرے فیصلہ بڑے افسر کا حتمی ہوتا ہے۔ ڈسپلن کے ادارے سرحدوں کی حفاظت اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ سول ادارے ملک کے باقی انتظام کا خیال رکھتے ہیں۔

دنیا کے ملکوں میں......!

☆☆☆

کوئی کھا گیا......وہ کھا گیا

ایک کہتا ہے دوسرا کھا گیا......دوسرا کہتا ہے پہلا کھا گیا

کون کھا گیا......کوئی غریب کھا گیا

غریب ہوتا تو......پکڑا جاتا

یہ تو کوئی جن کھا گیا......یا کوئی بھوت کھا گیا

انتظامیہ، عدلیہ، پارلیمنٹ...... پولیس، فوج کے ہوتے ہوئے

کوئی کیسے کھا گیا......؟ قومی خزانہ کھا گیا

عوام کا پیسہ کھا گیا...... یہ کون کھا گیا؟

کوئی بیوقوف بنا گیا......ایک دو کونہیں، کروڑوں کو بیوقوف بنا گیا

ان سب عقل والوں کو...... بیوقوف بنا گیا

نہ عوام پکڑے......نہ کوئی پکڑے......تو پھر کون پکڑے؟

جو کھا گیا......ملک کا نظام بگاڑ گیا

کسی کو علم نہیں......کون کھا گیا؟

جن کھا گیا......یا......بھوت کھا گیا۔

☆☆☆

کسی مفکر کا قول......بچے سے بڑا ہونا

"کوئی شخص اچانک اور یک لخت ایک آزاد بالغ نہیں بن سکتا"

(1) بالکل اسی طرح ایک ملک اچانک اور یک لخت ایک آزاد جمہوری ملک نہیں بن سکتا۔ اس کے لیے مسلسل جمہوری سفر کا جاری رہنا لازم ہے۔ جمہوریت کے سفر میں کوئی بھی رکاوٹ یا مارشل لاء عام آدمی کی بھلائی اور مجموعی طور پر ملک و معاشرے کی بہتری و ترقی کیلئے زہر قاتل ہوتا ہے۔

(2) جو لوگ جمہوری سفر میں رکاوٹ کھڑی کرتے ہیں، رکاوٹ بنتے ہیں، رکاوٹ کھڑی کرنے والوں کا ساتھ دیتے ہیں وہ گزرتے ہوئے زمانے کے قومی مجرم ہوتے ہیں۔ وہ آئندہ نسل کے خصوصی قومی مجرم قرار دیئے جا سکتے ہیں کیونکہ وہ اُن کی تقدیر بگاڑنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

کسی ملک کا آزاد جمہوری ملک بننے کے لیے مسلسل جمہوری سفر کا جاری رہنا لازم ہے

☆☆☆

جذبہ اور لالچ

جذبہ اور لالچ میں بہت فرق ہوتا ہے۔ جذبے کی روح خلوص پر مبنی ہوتی ہے۔

لالچ کی روح ہوس ہے۔ ملکوں کی ترقی رہنماؤں کی اعلیٰ مقاصد کے لیے جذبے کے

تحت کام کرنے سے ممکن ہوتی ہے۔لالچ کے تحت کام کرنے والے رہنماؤں کی وجہ سے قوموں کی تقدیر بگڑتی ہے۔

لالچ طاقت کیلئے بھی ہوسکتی ہے اور پیسے کیلئے بھی۔

☆☆☆

رشوت اور نا انصافی

رشوت نا جائز کام اور نا انصافی کرنے کے عوض لی جاتی ہے

اگر نا جائز کام اور نا انصافیاں ہوتی رہیں گی

تو ملک کا کیا بنے گا

تو عوام کا کیا بنے گا

نظر نہیں آتا کیا بنے گا؟

عقل والوں کو نہ نظر آئے تو اُن کو کیا کہا جا سکتا ہے؟

☆☆☆

سب سے بڑی عوامی پارٹی

مسکین محتاج، مجبور پارٹی (ایم ایم ایم)

غیر رجسٹر.........غیر رجسٹر

منشور مشترکہ قومی مسائل رشوت، نا انصافی، پینے کا گندا پانی، آٹا، بجلی و دیگر روزمرہ ضروریات زندگی کی اشیاء کی مہنگائی، بے روزگاری کا علاج سے محرومی جیسے مسائل حل کرنا

رکنیت کی تعداد.........سولہ کروڑ

رہنما.........سولہ کروڑ

کارکن.........سولہ کروڑ

اجلاس.........نعرے ہی نعرے

نتیجہ..................نفسانفسی، شور ہی شور

☆☆☆

خوش قسمت غریب عوام یا رہنما

کیا دنیا میں ایسے بھی غریب ملک ہیں۔ جس میں اس ملک کے راہنما، عوام کے خادم بلٹ پروف گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں۔ ہزاروں لوگ ان کی حفاظت کے لیے مامور ہوتے ہیں۔ کروڑوں ان پر خرچ ہوتے ہیں۔

اگر ایسے عوام کی حالت اچھی ہے۔ تو عوام خوش قسمت۔

اگر ایسے عوام کی حالت اچھی نہیں ہے۔ تو رہنما خوش قسمت۔

☆☆☆

رہنما ذمہ دار نہیں تو پھر کون ذمہ دار ہیں

دنیا کے رہنما اگر سچے ہیں تو پھر دنیا میں

بھوک ننگ کیوں؟ کرپشن کیوں؟

بیروزگاری کیوں؟

اگر رہنما ذمہ دار نہیں تو پھر کس کی ہے۔

☆☆☆

غلامی کا دور اور ایک سوال

کیا قیام پاکستان سے پہلے انگریزوں کے دور حکومت میں سربراہ اور مسلمانوں کی غلامی کے زمانے میں مسلمان رہنماؤں، عام کارکنوں، وکلا کو نظر بندی، تشدد، لاٹھی چارج، آنسو گیس، میڈیا پر پابندیاں اور خواتین پر تشدد جیسی چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا؟

☆☆☆

دنیا کے چند ملکوں کے سربراہ

کیا دنیا کے ایک ملک ناروے کا وزیراعظم اپنی گاڑی خود چلاتا ہے؟ کیا دنیا کے ایک ملک سویڈن کا وزیراعظم اکیلا پیدل بازار میں گھومتا ہے؟

اگر گاڑی خود چلاتے ہیں اور اکیلے پیدل گھومتے ہیں تو...... کیوں اور کیسے کر لیتے ہیں؟

کیا وہ عوام سے سچ بولتے ہیں، ملک کے تلخ تر حقائق سے عوام کو آگاہ رکھتے ہیں، اپنی آمدن اور خرچ کو شفاف رکھتے ہیں، اقربا پروری نہیں کرتے، میرٹ کا خیال رکھتے ہیں، عوام کی رہائش، روزگا، تحفظ، انصاف کا پورا خیال رکھتے ہیں، کسی کو نقصان پہنچانے کی سوچ نہیں رکھتے، ان کے بچے بھی عام بچوں کی طرح رہتے ہیں، بھائی چارے کی فضا میں رہتے ہیں۔ شاید اسی لیے ان کو کسی تحفظ کی ضرارت نہیں رہتی، ان کا کردار ہی ان کا تحفظ بن جاتا ہے۔

کیا دنیا کے دوسرے ملکوں کے سربراہ، وزیراعظم اپنے اپنے ملکوں میں اسی طرح اپنی گاڑی چلاتے ہیں اور اکیلے پیدل بازار میں گھومتے ہیں۔

☆☆☆

باپ اور کتاب۔ بچے کیسے اچھے

جس کا باپ زندگی میں اچھے اعمال کرے اس کا بچہ بڑے فخر سے کہتا ہے کہ میرا باپ بہت اچھا تھا۔ اس نے یہ یہ کام کیے۔ اگر بیٹا باپ کی طرح اچھے کام نہ کرے تو کیسے اچھا کہلائے گا۔ باپ کے نام اور اچھے کام پر زندہ رہنے والے حقیقت سے دور رہتے ہیں۔ اگر خود محنت اور کوشش نہ کریں تو زندگی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کتاب میں اچھی اچھی باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تو اچھی باتیں صرف کتابوں میں رہ جاتی ہیں۔ ان کا ہونا اور نہ ہونا ایک برابر ہوتا ہے۔

اچھے کام......................اچھی باتیں

اچھے عمل......................انسانوں کی زندگی اچھی

☆☆☆

ماہر حیوانات سے انصاف کے بارے میں ایک بچے کے سوال

کیا جنگل میں انصاف ہوتا ہے؟

کیا جنگل میں انصاف کے درخت ہوتے ہیں؟

کیا انصاف کے درختوں پر پرندے بیٹھتے ہیں؟

کیا انہیں جنگل میں انسان کی بجائے بندر کہا جاتا ہے؟

ان کے انصاف کرنے کے کیا اصول ہوتے ہیں۔

جنگل میں کون رہتے ہیں؟

☆☆☆

عوام کے حقوق سے انصاف کیا جائے

عوام کے حقوق...... انصاف سے مہیا کیے جائیں...... عوام کے حقوق کو برابر کے مواقع فراہم کیے جائیں...... عوام کے حقوق عوام کو میرٹ پر دیئے جائیں...... عوام کے حقوق عوام کو دیئے جائیں۔

صاف پانی، سستی خوراک، پورا لباس، چھت، روزگار، میرٹ پر داخلے، ملازمتیں، سستی تعلیم، سستا جلد انصاف، کسان سے انصاف، مزدور سے انصاف، سب سے انصاف۔

☆☆☆

خدا کے پیارے اور شیطان کے چہیتے

خدا کے پیارے انسانوں اور شیطان کے چہیتے انسانوں میں کیا فرق ہو سکتا ہے؟

خدا کے فرمانوں کی فرنبرداری کرنے والے...... خدا کے پیارے انسان

خدا کے فرمانوں کی نافرمانی کرنے والے...... شیطان کے چہیتے انسان

دنیا میں کونسے ایسے انسان ہوتے ہیں جو دوسرے انسانوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں، صاف پینے کا پانی، پوری خوراک، پورا لباس، رہنے کو چھت، روزگار فراہم کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ایسے انسانوں کو کس صف میں شمار کیا جا سکتا ہے؟

خدا کے پیارے انسان......یا......شیطان کے چہیتے انسان؟

☆☆☆

ہلاکوں خان اور خودکش حملہ آور کے بارے میں ایک اور بچے کے چند سوال

ہلاکوں خان......چنگیز خان اور......خودکش حملہ آور خان......میں کیا فرق ہے؟

ہلاکوں خان اور چنگیز خان بھی بے گناہ مسلمانوں کو جان سے مار دیتے تھے۔

آج کا خودکش حملہ آور خان بھی بے گناہ مسلمانوں کو جان سے مار دیتا ہے۔

ہلاکوں خان اور چنگیز خان کافر تھے......خودکش حملہ آور خان کون لوگ ہیں؟

☆☆☆

سرکاری ملازم اور نارمل نظام زندگی

دنیا کے ہر ملک میں ملکی نظام کو چلانے کے لیے مختلف شعبے ہوتے ہیں۔ان شعبوں میں کام کرنے والوں کو سرکاری ملازم کہا جاتا ہے۔مہنگائی کے اس کمر توڑ دور میں ان ملازمین کی تنخواہیں گزارے کے مطابق نہ ہوں تو (رہائش،خوراک علاج ٹرانسپورٹ بچوں کی تعلیم) وہ دوسرے ذرائع اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کیا ایسے ماحول میں کسی بھی ملک کا نظام نارمل رہ سکے گا؟ نارمل چل سکے گا؟ جب نارمل نہ ہوگا تو نفسا نفسی پھیل جاتی ہے۔جب نفسا نفسی پھیلتی ہے تو اس کا اثر سب پر پڑتا ہے۔ذمہ داروں پر بھی اور بے گناہوں پر بھی ،اداروں پر بھی اور عام انسانوں پر بھی۔ایسے حالات میں شعوری طور پر اس کے اپنے بھی دشمن پیدا ہو جاتے ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔اداروں پر بھی عام انسانوں پر بھی۔

☆☆☆

عوامی نمائندگی فارمولا

انتخابی مہم..........عام مسائل کے حل کے بارے میں زبانی وعدے
..........عوام کی طرف سے جواب عملاً ووٹ

نمائندہ منتخب ہونے پر..........سہولتیں ہی سہولتیں..........مزے ہی مزے

دوبارہ انتخابات..........پہلے نہ کیئے کی ہاتھ باندھ کر معافی مانگنا
..........پھر زبانی وعدے

پھر عوام کے مسائل بھول جانے کی بیماری میں مبتلا ....مزے کرنے کی یادداشت ٹھیک عوام بے روزگاری، مہنگائی کا شکار..........عوام پھر انہیں کو نمائندہ اختیار کریں تو پھر ایسی بدبختی کا قصوروار کون؟..........تو رونا کس بات کا؟

کیا عوام اپنے ایک ووٹ والی پرچی سے اپنے ہی نہ حل شدہ مسائل دکھ، تکلیفیں نا انصافیوں کو دوبارہ خریدتے ہیں؟

☆☆☆

عوام اور جذبات۔ حقیقت اور خواب

جذبات ایرلائن وعدہ ایرلائن اور عوامی مسائل بطور مسافر

حقیقت وہ ہوتی ہے۔ جو سامنے نظر آئے۔ خواب ایک ذہنی تصویر ہے۔ عوام کے مسائل حقیقت ہوتے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ غریب ملکوں میں اپنے اپنے محبوب رہنماؤں کے چاہنے والے خوابوں اور خیالوں کی دنیا میں جذبات ایرلائن کے جہاز میں سفر کرتے رہتے ہیں۔ نعرے لگاتے رہتے ہیں۔

ساڈا فلاں ساڈا فلاں۔ ان کے رہنما وعدہ ایرلائن کے جہاز پر سفر کرتے رہتے ہیں۔ جن پر یہ لکھا ہوتا ہے۔ آئیں گے، کریں گے، کیا جائے گا، مل جائے گا، مہنگائی ختم کی جائے گی۔ حقیقت کیا ہے؟ آٹا، بجلی، مہنگائی، بے روزگاری، ناانصافی، کرپشن جیسے مسائل حل طلب رہتے ہیں۔ ایرلائن کا نشان بڑے سے بڑا ہوتا ہے۔ اور مسائل ایک ایک مسافر کی صورت میں

کھڑے رہتے ہیں۔اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

عوام بھی جہاز پر..........رہنما بھی جہاز پر..........مسائل زمین پر

جو اپنا دشمن خود ہو جائے اس کے دشمن کو کچھ نہیں کرنا پڑتا..........کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

☆☆☆

کیا عوام کو اس بات کا علم ہے

کہ قومی سرکاری خزانے کے وہ مالک ہیں۔ ماچس، ملز کا آٹا، گھی، کپڑا، بنیان، جرابیں، جرسیاں، جوتے، پالش، سوئی دھاگہ، کنگھی، برتن، کپڑے دھونے والا صابن، پاؤڈر، نہانے والا صابن، شیمپو، کھلونے، پین، پینسل، ربڑ، کتابیں، کاپیاں، ٹافیاں، بسکٹ، چپس، کھیلوں کا سامان، جوس، کوکا کولا، پیپسی جیسی مشروبات، شربت، سائیکل، کمپیوٹر، ٹی وی، فریج، ڈیک وغیرہ غرض یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو فیکٹری سے بنی ہو اور عوام خرید کر استعمال کرتے ہوں اس کی قیمت میں سیلز ٹیکس (کئی پیکٹوں پر بھی لکھا ہوتا ہے) شامل ہوتا ہیں۔ جو فیکٹری والا گورنمنٹ کے سرکاری خزانے میں پہلے ہی جمع کروا دیتا ہے۔ دوکاندار ٹیکس شامل شدہ قیمت فیکٹری والے کو ادا کر کے لاتا ہے اور عوام اس شامل شدہ ٹیکس والی قیمت ادا کر کے خریدتے ہیں۔ اس طرح ہر شہری قومی خزانے کا حصہ دار اور ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ قومی خزانہ عوام کی فلاح و بہبود اور ملک کے انتظام پر خرچ کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہسپتال، سڑکیں، بجلی، ٹیلیفون وغیرہ اور ہر وہ سہولت جو حکومت عوام کو باہم پہنچاتی ہے۔ اگر کسی جگہ تعمیر کے دوران نالی یا سولنگ یا عمارت میں کوئی ایک اینٹ بھی دوئم کوالٹی کی لگے، دفتروں میں فالتو بجلی استعمال ہو، سرکاری گاڑیوں کا غلط استعمال ہو، پتنگ بازی سے واپڈا کا نقصان ہو، کسی احتجاج کے دوران قومی املاک کو نقصان پہنچے یا کوئی بچہ سرکاری بلب کو توڑے یہ سب نقصان آپ کے جمع شدہ پیسوں کا ہوتا ہے۔ سرکار کا مال مفت کا مال نہیں ہوتا۔ یہ سارے عوام کی جیبوں سے گئے ہوئے پیسے ہوتے ہیں اور اس کا خیال رکھنا بھی قوم کے بچے بچے کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ کی جیب سے کوئی پیسے نکال لے یا آپ کے گھر کو کوئی نقصان پہنچائے تو کیا آپ اس کو چھوڑ دیں گے؟

اپنے قومی خزانے کا خیال کیجئے۔

الیکشن معاشرے کے لئے' صحت افزا انجکشن

کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے آزادانہ' منصفانہ الیکشن ہونا لازمی سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح عوام کو الیکشن میں پہلے سے منتخب شدہ ممبران (یونین کونسل' ضلع کونسل' صوبائی وقومی اسمبلی) کا حساب کرنے کا موقع ملتا ہے۔ امیدوار ووٹ مانگنے جاتے۔ ووٹر صاحبان ان سے پچھلا حساب مانگتے ہیں کہ انہوں نے عوام کی بہتری بھلائی وغیرہ کے لیے کیا کام کیا۔ مثلاً تحفظ' روزگار' جلد انصاف' میرٹ' صاف پینے کا پانی' مہنگائی پر کنٹرول وغیرہ۔ نئے امیدوار ایسے عمل سے سبق حاصل کرتے ہیں اور منتخب ہو کر عوام کی بہتر انداز میں خدمت کرتے ہیں۔ اس طرح الیکشن کسی بھی معاشرے کے لیے صحت افزا انجکشن کا کام دیتے ہیں۔ اس کے برعکس کسی ملک میں اگر ایمرجنسی' مارشل لاء لگے (ایسا ہونے سے عوام کے بنیادی حقوق سلب ہو جاتے ہیں)۔

ترقی یافتہ ممالک کے لوگ ایمرجنسی' مارشل لاء کو معاشرے کے لئے جراثیم بھرے قرار دیتے ہیں۔ اس لئے دنیا میں ایمرجنسی اور مارشل لاء کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اگر ملک کی ترقی' معاشرے کی بھلائی کے لیے ایمرجنسی' مارشل لاء کے انجکشن لگنا بہتر ہوتے تو ان ملکوں میں ہر دس سال کے بعد ایسی ڈوذ ضرور لگتی اگر ماضی میں ایسا ہوا ہے کہ وہ اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔

☆☆☆

اس ملک نے کیا ترقی کرنی؟

1۔ جس ملک میں جمہوریت (نام نہاد' کنٹرولڈ) کے سفر کو بار بار روک کر مارشل لاء لگا دیا جائے یا مارشل لاء نما کنٹرولڈ جمہوریت رکھی جائے۔

2۔ جمہوریت (نام نہاد' کنٹرولڈ) کے ذریعے باوردی صدر منتخب کیا جائے یا ہوا جائے۔

3۔ جس ملک میں عام شہری کو سرکاری دفتروں میں انسان کا درجہ نہ دیا جائے۔

4۔ جس ملک میں عام انسان کوئی زیادتی ہونے پر رپورٹ درج کرانے سے ڈرتا ہو۔

5۔ جس ملک میں مقدمات کی سماعت نسل در نسل چلنی ہو۔

6۔ جس ملک میں اعلیٰ عدالتوں کے ججوں نے دباؤ کے تحت فیصلے کرنے ہوں۔

7۔ جس ملک میں کسی جج کا کوئی دباؤ قبول نہ کرنے سے برطرف ہو جانا۔

8۔ جس ملک میں جعلی دوائیاں بنانے اور خوراک میں ملاوت کرنے پر کوئی، پوچھ گچھ نہ ہو۔ ڈاکو ناکے لگتے ہوں' انسان اغواء ہوتے ہوں بچیوں کی عزت لٹتی ہو' پوچھنے والا کوئی نہ ہو۔

9۔ جس ملک کے رہنماؤں کی جائیدادیں و دولت غیر ملک میں جمع ہو اور عوام انہی رہنماؤں کو اپنا نمائندہ منتخب کرتے ہوں تو......

☆☆☆

ایسے ملک کی ترقی ایک خواب......؟

ایسے سب لوگوں سے ایسے گندے اعمالوں سے جب تک عوام نفرت کا اظہار نہیں کریں گے یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ عوام کے دکھ' مصیبتیں' ظلم' مہنگائی اور مسائل ختم نہیں ہوں گے۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

صرف ایسے رہنماؤں کے لیے جو عوام کا پیسہ کھا جاتے ہیں

ایسا انسانی سمجھ سے باہر ہے۔

انسان جن لوگوں کو بہتری' بھلائی کے لیے منتخب کرتے ہیں وہی لوگوں کی بہتری بھلائی کی بجائے خود نوٹ' ڈالر اکٹھے کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ان کو تو لاکھوں کروڑوں انسان بڑی عقیدت کے ساتھ بڑی محبت کے ساتھ بڑی چاہت کے ساتھ نہایت پاکیزہ جذبے کے ساتھ اور بڑے عزت کے ساتھ گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر لائنوں میں لگ کر اپنا ووٹ ڈال کر' اپنا نمائندہ' اپنا رہنما منتخب کرتے ہیں۔ پھر بھی وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

وہ کسی مذہب پہ یقین رکھتے ہیں...... وہ پیدائشی امیر ہوتے ہیں۔

پھر بھی وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

عزت شہرت' تنخواہ' سہولتیں...... عوام دے دیتے ہیں۔

جانور تو جانور کو کھا جاتے ہیں
منتخب نمائندے عوام کا پیسہ کیوں کھا جاتے ہیں؟
وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟......وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟
ایسا انسانی سمجھ سے باہر ہے؟

☆☆☆

سمندروں کی وسعت، پہنائی اور گہرائی پانی کی چھوٹی چھوٹی سی بوندوں ہی سے وجود پاتی ہے۔ سر بفلک پہاڑوں کے لامتناہی سلسلے بھی پتھر کی چھوٹی چھوٹی سی کنکریوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہی بوندیں اور کنکریاں، ابابیلوں کی چونچوں میں آکر آتشِ نمرود کو گلزارِ خلیل میں بدل سکتی ہیں، تو ہاتھیوں کی فوج کو بھی تلف کر سکتی ہیں۔

''شعور کی سچائی'' دکھا دینے والی بہت سی باتیں چھوٹی نہیں ہوتیں ان کے پیچھے زندگی یا زندگیوں کے تجربات کام کر رہے ہوتے ہیں۔ دوسروں کے تجربات سے سیکھنا بھی اسی قدر اہمیت رکھتا ہے جتنا اپنے تجربات سے سبق حاصل کرنا، اصل اہمیت کسی شعور کی سچائی، کنکری یا بوند کو مناسب، موزوں، مؤثر اور بروقت استعمال کرنے کی ہوتی ہے۔

بہت اچھی بات ہے کہ رانا احتشام ربانی نے بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں جمع کر کے ہمیں ان کے مناسب، موزوں، مؤثر اور بروقت استعمال کی سہولت فراہم کی ہے۔

منو بھائی

جمہوری
JUMHOORI